جادو کی ستم نوازیوں اور سفلی عمل کی
چیرہ دستیوں سے نمٹنے کے لئے اک ضربِ یدِ الٰہی

جادو شکن

تالیف
عابد عسکری

جادو کی ستم نوازیوں اور سفلی عمل کی چیرہ دستیوں سے نمٹنے کے لیے اِک ضربِ یداللٰہی

جادو شکن

تالیف

عابد عسکری

ناشر: ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔ فون: 5425372

نام کتاب ——— جادو شکن

تالیف ——— علامہ عابد عسکری

اہتمام ——— علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر ——— ادارہ منہاج الصالحین، لاہور

کمپوزنگ ——— ملک عقیل

تعداد ——— 500

پروف ریڈر ——— صابر علی، انور سجاد

ایڈیشن ——— دوم

اشاعت ——— اپریل 2006ء

قیمت ——— 250 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ: منہاج الصالحین، الحمد مارکیٹ، فرسٹ فلور مکان نمبر 20

غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔ فون: 7225252

فہرست

چھٹا باب

حرفِ ناشر

جادو...... کے متعلق کون نہیں جانتا اور اگر جانتا ہے تو کس قدر جانتا ہے۔ کوئی اس پر یقین کرتا ہے اور کوئی اس کی حقیقت سے مکمل انکار کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جادو کا ذکر موجود ہے، جو کہ ایک شیطانی علم ہے، لیکن کلام الٰہی کی موجودگی میں اس علم کی حقیقت بالکل اس طرح سے ہے جیسے عصائے موسیٰ کے سامنے فرعون کی رسیوں سے بنے ہوئے سانپ۔

بے شمار واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ جادو کے ذریعے میاں بیوی کے تعلق کو یکسر ختم کر دیا گیا یعنی طلاق تک نوبت آ پہنچی، لڑکیوں کے رشتے میں جادو کے ذریعے رکاوٹ ڈال دی جاتی ہے۔ روزگار کی بندش، مسلسل ناکامی، اولاد کا نہ ہونا، روزگار کے باوجود برکت کا نہ ہونا، بیماری کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ، خاندان کی تباہی، غرض کہ زندگی کے ہر شعبے میں جادو کا اثر نمایاں نظر آتا ہے حد ہوگئی کہ جانور تک جادو کے اثر سے محفوظ نہیں۔ دودھ دینے والے جانور دودھ نہیں دے پاتے۔ جادو کرنے اور جادو کروانے والا دونوں مجرم ہیں اور ایسے مجرموں کو آخرت میں جواب دینا ہوگا کیونکہ اُن کی اس زیادتی کی وجہ سے کوئی گھر اجاڑ دیئے جاتے ہیں۔ یہ ایک حرام عمل ہے۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اکثر افراد کسی بھی پریشانی میں مبتلا ہوتے ہی یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ مجھ پر جادو کا اثر ہے۔ جس کی وجہ سے حالات میں بہتری نہیں آ رہی، اگر ایسی صورت حال محسوس ہو تو کسی [illegible] عمل [illegible] سے پہلے اس بات

کی تشخیص کرائیں کہ اُس کی موجودہ پریشانی کی وجہ جادو ہے یا کسی اور وجہ سے وہ پریشانیوں میں مبتلا ہے۔

محترم علامہ عابد عسکری (فاضل قم) نے اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے جادو و سحر کی حقیقت اور اس سے چھٹکارے کے لیے کئی آزمودہ عمل تجویز کیے ہیں جس کی توسط سے پریشانی میں مبتلا خواتین و حضرات یقینی فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ موجودہ حالت میں جب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہر فرد جادو کا شکار ہے۔ کتاب جادو شکن کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تاکہ اگر کوئی شخص اس بھیانک پریشانی کا شکار ہے تو اس کا علاج ممکن ہو سکے۔ اُمید ہے ہماری دیگر علمی و قلمی کاوشوں کی طرح روحانی علوم کی بابت یہ منفرد کاوش بھی پسند آئے گی۔ (انشاءاللہ)

دعا گو!

ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

سربراہ: ادارہ منہاج الصالحین لاہور

حرفِ آغاز

ہم میں سے ہر شخص بچپن سے یہی سنتا آ رہا ہے کہ جادو ایک انہونی سی چیز ہے۔
جادوئی کیفیات اور سحری اثرات کو سمجھنے اور جانچنے پرکھنے تک نوبت ہی نہیں آتی کہ انسان
بڑھاپے کی دہلیز پر جا بیٹھتا ہے۔ گویا یہ ایک ایسا پُر اسرار اور مخفی راز ہے جو کسی کو سمجھانے کے
باوجود اس کی سمجھ میں نہیں آتا۔

میں خود بھی شروع ہی سے اِسی طلب و جستجو میں لگا رہا۔ بیشمار کتابوں کا مطالعہ کیا
یہاں تک سحرِ اسود (کالے جادو) تنتر منتر اور جنتر کی کتابوں کو بھی بغور پڑھا، لیکن جادو کی
حقیقت تک نہ پہنچ سکا۔ خیالات تھے کہ بکھرتے چلے جا رہے تھے، سوچیں تھیں کہ مجتمع ہونے
کا نام نہیں لے رہی تھیں۔ پھر ایک وقت آیا کہ میں نے جادو کے بارے میں سوچنا چھوڑ
دیا۔ لیکن اسرارِ مخفی اور روحانی کے بارے میں میرا جذبہ جستجو روز بروز بڑھتا چلا گیا، پھر ایک
وقت ایسا آیا کہ جادو اور جنات میری سوچ کا محور بن کر رہ گئے۔ میں ہر وقت سوچا کرتا تھا کہ
جادو کیا ہے؟ اس کا آغاز کیسے اور کب ہوا؟ جادوگر لوگ کس طرح لوگوں کو اپنے جال میں
پھنساتے ہیں؟ جادو کا توڑ کیا ہے؟ میں نے اس کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے
باب میں بتایا ہے کہ جادو صرف شعبدہ بازی کا نام ہے۔ ایک صاحب طرز بزرگ مصنف کی
تحقیق کی روشنی میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ جادوگر لوگ عوام کو بے وقوف بنانے اور ان
سے پیسہ بٹورنے کے لیے اس طرح کی شعبدہ بازیاں کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے لوگوں کو
جادوگروں کے کرتبوں اور چرب زبانیوں سے مرعوب و مرغوب نہیں ہونا چاہیے۔
دوسرے باب میں سرزمینِ ہند کے ممتاز منجم جفار جناب شفیق احمد ایڈووکیٹ کے
جنتر منتر کے بارے میں تحقیقی مضمون کو شامل کیا ہے۔ جس میں موصوف نے یہ ثابت کیا ہے
کہ تنتر منتر اور اس نوع کے مختلف کلام اپنے اندر بھرپور افادیت و تاثیر رکھتے ہیں۔ ان کا
مختلف اشیاء پر اثر ہوتا ہے۔ تیسرے باب میں قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا گیا ہے

کہ جادو ایک حقیقتِ واقعیہ کا نام ہے۔ یہ ایک شیطانی علم ہے۔ اس کے اثرات ضرور
ہوتے ہیں، لیکن کلامِ الٰہی کے سامنے اس کی وہی حیثیت ہے جو عصائے موسیٰ علیہ السلام
کے سامنے فرعون کی رسیوں سے بنے ہوئے سانپوں کی تھی۔

چھٹے باب میں جادو کے اثر کو زائل کرنے کا ایک سو (100) سے زائد فارمولا درج
کیا گیا ہے۔ اس سے ایک شخص بھی استفادہ کر سکتا ہے۔ خاص طور پر عامل حضرات ان
طریقہ ہائے علاج سے مخلوقِ خدا کی خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی فنی، پیشہ ورانہ
خدمات کو بھی سرانجام دے سکتے ہیں۔ عاملین کرام سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں وہ
خدمتِ خلق اور جذبۂ خدا خوفی کو ضرور سامنے رکھیں۔ عملیات و روحانیات کا سہارا لیتے
ہوئے کسی شخص سے کسی قسم کی زیادتی نہ ہو۔

اس کے علاوہ ہم نے اس کتاب میں تمام مکاتب فکر کے علماء اور دانشوروں کی تحریریں اور
آراء شامل کی ہیں۔ اس سے ہمارا مقصد ملتِ اسلامیہ کو وحدت و اخوت کا پیغام دینا مقصود ہے۔

موضوع کی بابت مطالب کو عام فہم بنانے اور جادو کے بارے میں سیر حاصل بحث
کرنے اور مفہوم کی تہ تک پہنچ کر بات کرنے میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کا
فیصلہ تو ہمارے قارئین ہی کر سکتے ہیں۔

دعا ہے کہ خداوند کریم ہمیں دشمن کی فتنہ پردازیوں اور شر انگیزیوں سے محفوظ فرمائے

(آمین)

دعا گو! عابد عسکری
40 کوثر کالونی، ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان
فون: 5880079
موبائل: 0333/ 43338835

روحانی قوت

حرکات خمسہ تخیل، ظن، ترغیب ارادہ وفعل کے بہترین وکامیاب نتائج کو عرف عام میں روحانی قوت کا حصول کہتے ہیں۔ یہ طاقت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جو یکسوئی قلب سے حاصل ہوتی ہے۔ یعنی حرکاتِ خمسہ کی پختگی کو ہم یکسوئی قلب بھی کہہ سکتے ہیں۔ یکسوئی قلب یا حرکات خمسہ کی پختگی تصور سے حاصل ہوتی ہے اور تصور حاصل ہوتا ہے، اجتماع تخیل سے اس طرح یہ تسلسل اپنے آغاز پر آ کر مرکوز ہو گیا اور یاد رکھیں کہ ان تمام حرکات کا سر چشمہ قلب ہے جو جملہ کائنات کا مرکز ہے۔

قلب اپنی مرضی کا مالک نہیں ہے۔ یہ اپنے مشیروں کا محتاج ہے جو اس کو اپنے اصلی مدعا پر قائم نہیں رہنے دیتے۔ وزیر با تدبیر اس کی آنکھیں ہیں اور مشیر اس کے کان ہیں جو اس پر ہمیشہ حاوی رہتے ہیں۔ یہ ان سے متاثر رہتا ہے۔ تمام خواہشات کا مرکز دل ہے۔ جس میں طرح طرح کی تمنائیں پیدا ہوتی ہیں۔ جن میں ایک تو اس کی اپنی خواہش ہوتی ہے جو اس کا مرید ہو کر آنکھوں سے دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ چونکہ یہ وزیر با تدبیر اس شے کی اصلیت و ماہیت کو اچھی طرح سے دیکھ کر اس کو آگاہ کر دیتا ہے۔ جس کے مشورہ سے اس کو اس کی مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو تجربہ کیجئے اور دیکھئے۔ آپ اپنے خیال کو ایک طرف لگائیے، یعنی کسی چیز کی خواہش دل میں کیجئے، جوں ہی آپ کے کان میں کسی عجیب و غریب خبر کی آواز پہنچے گی۔ فوراً آپ کی پہلی خواہش معدوم ہو کر آپ کا دل اس کی طرف چلا جائے گا اور آپ کو اس عجیب و غریب واقعے کے معلوم کرنے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ بس

یہی انتشار خیالات ہے۔ جس کے روکنے سے یکسوئی قلب پیدا ہو کر ایک روحانی قوت حاصل ہوتی ہے۔ جس کا تعلق زیادہ تر دل اور آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ دیکھئے جب ہم کسی شخص کی طرف مخاطب ہو کر اس کو کچھ کہنا چاہتے ہیں تو وہ پیشتر ہی ہمارے مطلب کو سمجھ لیتا ہے۔ یہ اس کی یکسوئی قلب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جس سے وہ قبل از بیان کرنے کے لیے دلی منشاء پر حاوی ہو جاتا ہے۔ اس لیے یکسوئی قلب کا ہونا ہر حالت میں ضروری ہے۔ یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح حرکات پانچ ہیں۔ اسی طرح قوائے انسانی کی حسوں کی تعداد بھی پانچ ہے۔ پانچوں حسب ذیل ہیں۔

1۔ دیکھنے کی حس بصارت کہلاتی ہے۔ 2۔ سننے کی حس سماعت کہلاتی ہے۔ 3۔ چکھنے کی حس ذائقہ کہلاتی ہے۔ 4۔ سونگھنے کی حس شام کہلاتی ہے۔ 5۔ چھونے کی حس لمس کہلاتی ہے۔ انتشار خیالات کا باعث یہ پانچوں حواس ہوتے ہیں۔ ان پانچوں حواس کو قابو میں لانے کے بعد ہی روحانی قوت حاصل ہوتی ہے اور یہ قابو یکسوئی قلب سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

جادو پر ایک نظر:

یہ بات مسلم اور طے شدہ ہے کہ اِس دنیا میں کسی بھی معاملے میں کوئی بھی فارمولا اور کوئی بھی طریقہ اس وقت تک کارگر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوسکتا جب تک مالک کون و مکان کی مرضی شامل حال نہ ہو۔ تعویزات ہوں یا وظائف ہو عملیات کے ذخیرے ہوں سب کے سب بے روح اور بے جان قرار پاتے ہیں اگر مالک کون و مکان کی رضا و قضا سے محروم ہوں۔ تعویز فی نفسہ مؤثر نہیں ہے تو تعویز کی حیثیت اگر اللہ جلّ جلالہٗ کی مرضی شامل حال نہ ہو تو فقط کاغذ کے ایک پرزے کی سی ہے لیکن صرف ایک تعویز ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر ہر طریقہ علاج کی بعینہٖ یہی حیثیت ہے۔ اگر اللہ جلّ جلالہٗ اس میں اپنی مرضیات کو داخل نہ فرمائے۔ ٹیبلیٹ اور کیپسول، چاکلیٹ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

اگر خداوند کریم مریض کو شفاء دینے کا ارادہ نہ فرمائے، آج کی دنیا کے مادہ پرست لوگوں نے یا ان کورے جاہلوں نے جو اسلامی عقائد کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہیں، تعویزات کے خلاف تو بہت لے دے کی ہے اور ان کے تاثیرات کے خلاف بہت ہنگامے مچائے ہیں لیکن ان ہی حضراتِ عقلِ کُل نے دواؤں اور خمیروں کو عملاً فی نفسہٖ مؤثر مانا ہے گو زبان سے وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں لیکن ان کے اقوال واحوال سے صاف طور پر مترشح ہوتا ہے کہ جوشاندے اور خمیرے کیپسول وغیرہ کو ذاتہ مؤثر خیال کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں حالانکہ دنیا کی تمام داوؤں کی بھی وہی پوزیشن ہے جو از راہِ عقیدت تعویزات کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اگر روحانی عملیات بے حیثیت ہیں تو اللہ تعالیٰ کی

Scanned by CamScanner

مرضی کے بغیر میڈیسن اور جڑی بوٹیاں بھی قطعاً ہیچ اور لایعنی ہیں۔ حدیث پاک میں یہ بات ثابت ہے کہ دوا حلق میں جاتے وقت اپنے رب سے عرض کرتی ہے کہ میں اس مریض کے مرض کو بڑھاؤں یا گھٹاؤں یا اس حالت پر رہنے دوں؟ اور پھر فیصلہ حق تعالیٰ کا ہوتا ہے اسی نوعیت کا اثر دوا کے بغیر حاصل ہوتا ہے، دوا کبھی فائدہ کرتی ہے اور کبھی نقصان پہنچاتی ہے۔ عرف عام میں اس کو ری ایکشن (REACTION) کہتے ہیں۔ شریعت نے دنیا کو دارالاسباب مانتے ہوئے امراض سے نمٹنے کے لیے علاج کی اجازت دی ہے اور علاج ہر نبی کی سنت بھی رہا ہے۔ لیکن شریعت نے کسی وسیلۂ مدافعت اور کسی طریقہ علاج کو معیوب قرار نہیں دیا ہے۔ از روئے شرع ان طریقوں کو مردود بنایا گیا ہے۔ جن میں غیر اللہ سے استعانت کی جاتی ہو یا جن پر بھروسہ حد سے زیادہ کرلیا جاتا ہو یعنی اس انداز میں کرلیا جاتا ہو جیسے کہ یہ طریقہ موثر بالذات ہے اور اپنی تاثیرات کے خود ہی خالق ہیں ورنہ شریعتِ اسلامیہ میں علاج کا کوئی بھی طریقہ پسندیدہ نہیں ہے جس طریقے سے انسان کو شفاء نصیب ہونے کا امکان ہو اس طریقے کو برائے علاج اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

یونانی علاج ہو یا ایلو پیتھک یا ہومیو پیتھک یہ سب ہی جائز ہیں اس طرح جو علاج حروف واعداد کے ذریعہ کیے جاتے ہوں وہ بھی سب کے سب جائز ہیں اور ان پر بھی شریعت کسی بھی طرح کی کوئی قدغن نہیں لگاتی۔ البتہ شریعت اس بات کی متقاضی ہر جگہ نظر آتی ہے کہ ہر بندہ ہر طرح کے علاج و معالجے سے فائدہ اٹھاتے وقت اس یقین کو پامال نہ ہونے دے کہ بیماری بعد شفاء اور صحت عطا کرنے والی اصل ذات خالق کائنات کی ہے اور آفتوں کے بعد راحتیں اور طوفانوں کے بعد سکون عطا کرنے

والی ذات بھی خالقِ کائنات کی ہے۔

یہ ذاتِ گرامی اگر کسی کو زندگی دینے کا فیصلہ کرچکی ہو تو زہر ہلاہل بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور یہ ذاتِ گرامی کسی کو موت دینے کا ارادہ کرلے تو تریاق بھی اسے زندگی عطا نہیں کرسکتا یہ یقین کہ کرنے اور عطا کرنے والی ذات اللہ کی اور صرف اللہ کی ہے اگر دل کی گہرائی میں جاگزیں ہو تو پھر علاج دوا سے ہو جڑی بوٹے سے ہو یا حروف و اعداد سے ہو عقل سے ہو، مشینوں سے ہو انسان کے عقیدے کو مجروح نہیں کرسکتا اور اسے گناہگار نہیں بناتا۔ اس رنگ برنگی دنیا میں جہاں بے شمار لوگ اس دنیا میں آج بھی ایسے ہیں جو خود کو صاحب عقیدہ سمجھتے ہیں وہ بھی جادو کی حقیقت کو جھٹلاتے ہیں، جب کہ جادو کا تذکرہ اللہ کی آخری کتاب قرآن حکیم میں جگہ جگہ آیا ہے۔

اگر جادو بے حقیقت ہوتا تو قرآن پاک میں اس کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کو بے حقیقت بتایا جاتا۔ لیکن قرآن مجید نے کسی جگہ جادو کو بے اثر اور بے حقیقت قرار نہیں دیا ہے بلکہ مختلف انداز سے اس کی حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ جس طرح بندوق کی گولی اور تلوار کی دھار اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہے۔ اس طرح جادو ٹونا بھی اپنے اندر تاثیر رکھتا ہے۔ سحر اور جادو کے سلسلے میں برسہا برس تک علماء اور اور عقلاء کے درمیان بحث ہوتی رہی ہے کوئی اس کی حقیقت کو مانتا رہا کوئی منکر رہا، لیکن علماء حق کی رائے یہ ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور یہ سحر نقصان دہ بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مصلحت کاملہ

کے پیشِ نظر اسطرح کے مضر اثرات پیدا کردینے میں جس طرح دوسری اشیاء میں موجود ہیں، مثلاً زہر انسان کی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے اور تریاق انسان کو حیاتِ نو بخشتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ حکمِ خداوندی ہی سے ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم اور اجازت نہ ہو تو زہر کسی کو مار نہیں سکتا اور تریاق کسی کو جلا نہیں سکتا۔ آگ بلاشبہ جلانے کی صلاحیت رکھتی ہے لیکن یہی آگ کسی کے لیے گلزار بھی بن سکتی ہے۔

پانی ڈبو دینے کی اہلیت رکھتا ہے لیکن یہی پانی کسی کے لیے پتھر کی طرح جامد بن جاتا ہے۔ وہ دریا ہی تو تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے بارہ راستے بن گئے تھے اور وہ بھی دریا ہی تھا جس نے فرعون اور اس کے لشکریوں کو غرق کردیا تھا اور موسیٰ اور ان کے اصحاب اس پر سے گزرے تھے کیونکہ حکم خداوندی یہی تھا کہ فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو ڈبو دو اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو پار کرادیا جیسا کہ خدا کا حکم ہوتا ہے، ویسا ہی کائنات کی ہر چیز اپنا اثر دکھاتی ہے۔

جو لوگ جادو کو مؤثر بالذّات سمجھتے ہیں وہ کافر ہیں اور جادو کی تعلیم حاصل کرنا یا کسی کو جادو کی تعلیم دینا، دونوں ہی باتیں منجملہ کفریات ہیں اور شریعت نے جادو کو شرک قرار دیا ہے۔ البتہ فنون سیکھنا جن سے جادو جیسے مضر چیزوں پر قابو پایا جاسکے ضروری ہے۔

جادو کی اپنی ایک تاریخ ہے اور کچھ حد بندیوں کے ساتھ اس کی تعلیم زمانہ قدیم کے مسلمانوں نے بھی حاصل کی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ جب اس کے برگ وبار کفر و شرک کے پھل پھول آنے لگے تو اسلامی شریعت نے ان چیزوں سے کنارہ کش ہونے کی تاکید کی ہے اور پھر بعثتِ پیغمبر ؐ کے بعد جادو کا فن رفتہ رفتہ قریب الختم ہو گیا۔ کیونکہ مسلمانوں نے

خود اس کی بیخ کنی کرنے کی جدوجہد کی۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب اپنی تصنیف ''رموز مقطعات'' میں تحریر کرتے ہیں کہ:

''زمانہ قدیم میں علمِ نجوم اور علمِ سحر کی طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر فوقیت دیتے تھے۔ کلدانیوں، سریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبتاً زیادہ کمال حاصل تھا۔ دراصل ان ہی قوموں سے یہ علوم وفنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کیے تھے''۔

قرآن حکیم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں سحر کافی عروج پر تھا۔ بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے۔ جو اپنی فنکارانہ اور علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرکے لوگوں کو مبہوت کرڈالتے تھے۔ بعض ممالک میں تو لوگ ان کی ہولناک حرکتوں سے اس قدر عاجز آگئے تھے کہ ان کے لیے سلامتی کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ تنگ آمد، بہ جنگ آمد پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند طریقوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کردیا۔ یہی نہیں بلکہ حکومتی سطح پر بھی ان کو سزائے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیرے کو دریابُرد کردیا گیا۔ تاہم کچھ نہ کچھ علم باقی رہ گیا۔ سب کا سب ضائع نہ ہو سکا، عظیم مُورّخ ابن خلدون لکھتے ہیں:

''مسلمانوں کی فتوحات کے نتیجے میں مختلف ممالک سے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ وحکمت ریاضی اور سحری علوم کا ذخیرہ ملا ہے مگر چونکہ شریعتِ اسلامی نے خاص طور پر علمِ سحر کو حرام قرار دیا تھا اور ساحروں کے لیے سخت ترین عذاب کی بات کہی تھی، اس لیے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی بلکہ اس کو شدید نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھا اور یونانی علوم کے تراجم کرنے کے وقت بالقصد اس علم

کونظرانداز کردیا گیا۔صرف مسلمانوں نے ہی نہیں بلکہ دوسرے لوگوں نے بھی سحر علوم
کوختم کرڈالنے کی کوششیں کیں لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجے میں پھر بھی
باقی رہ گیااور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے“۔

بہرحال جادو کی حقیقت کوتمام علمائے قدیم نے تسلیم کیا ہےاور یہ بات تسلیم کی
ہے کہ ذخیرہ سحر بڑی حد تک تلف ہو جانے کے باوجود سلسلہ علم سینہ بہ سینہ کسی نہ کسی
درجے میں باقی رہااور آج تک باقی ہے۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ جادوصرف شعبدے بازی اور نظر بندی کو کہتے
ہیں۔اس سے زیادہ جادوایک ایسی حقیقت کا نام ہے کہ جس کا سہارا لے کر حقائق کو
متغیر کردیا جاتا ہےاور اس کے ذریعہ جنس بھی بدلی جاتی ہے۔علاوہ ازیں اور بھی بہت
سے فتنے اس کے ذریعے ظہور میں آ جاتے ہیں جو عموماً خلقِ خدا کے لیے ضرررساں
بنتے ہیں۔اس لیے جادو کو شرعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔معروف صحابی جناب کعبؓ سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہودی میرے ایمان لانے سے بہت چراغ پا ہوئے اور
اگر میں ایک عزیمت کو اپنے ورد میں نہ رکھتا تو وہ مجھے جادو کے زور سے گدھا بنا دیتے۔
لیکن میں عزیمت ورد کرنے کی وجہ سے ان کی سازش سے محفوظ رہا۔اس روایت سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ جادو کے زور سے انسان کو گدھا بھی بنایا جا سکتا ہے۔بے شمار
واقعات اور شواہد سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ بذریعہ جادو میاں بیوی
کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دی جاتی ہے اور بعض اوقات طلاق تک نوبت پہنچ جاتی
ہے۔بعض گھروں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے پر جان چھڑکتے
ہیں اور پھر اچانک یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی صورتوں سے بیزار ہو جاتے ہیں۔یہ

دراصل کسی جادوئی شرارت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جادو کے ذریعہ لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کر دی جاتی ہے۔اس کے بعد
قابل قبول لڑکیوں کے بھی پیغامات آنے بند ہو جاتے ہیں بلکہ بنے بنائے رشتے بھی
ٹوٹ جاتے ہیں اور رشتے داروں میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔جادو جانوروں پر بھی کیا جاتا
ہےاور جادو سے متاثر ہونے کے بعد گائے، بھینس، بکریاں جو دودھ دینے میں بے
مثال ہوتی ہیں، اچانک دودھ سے بھاگ جاتی ہیں اور ان کے تھنوں سے دودھ سوکھ
جاتا ہے۔فاسق و فاجر لوگ کمسن بچوں پر بھی سحر کرا دیتے ہیں۔اس طرح بچے سحر کی
لپیٹ میں آ کر سوکھ کر مر جاتے ہیں۔جادو کے ذریعے عورتوں کی کوکھ بندی کر دی جاتی
ہے۔جادو کے ذریعے مرد کو ناکارہ بنا دیا جاتا ہے۔اس کی رجولیت اور مردانگی ختم ہو
جاتی ہے۔جادو کے ذریعہ روزگار کی بندش کر دی جاتی ہے۔انسان جہاں بھی جاتا ہے
اسے ناکامی ہوتی ہے اور اگر روزگار لگ جاتا ہے تو اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔
جادو کے ذریعے خاندان کے خاندان تباہ کر دیئے جاتے ہیں، گھروں کا سکون ختم ہو
جاتا ہے۔باہمی تعلقات نفرت اور عداوت میں بدل جاتے ہیں۔زندگیاں ناسور بن
کر رہ جاتی ہیں۔ہر وقت طناطنی اور کشاکشی کا ماحول بنا رہتا ہے۔

جادو کے ذریعے چہرے بھی بگاڑ دیئے جاتے ہیں اور قدرتی حسن کو پامال کر
دیا جاتا ہے اور بہت سے نقصانات جادو کے ذریعے اللہ کے بندوں کو پہنچائے جاتے
ہیں اور ان کی زندگیوں میں زہر گھول دیا جاتا ہے اور یہ ظلم و ستم کسی ایک علاقے کی
کہانی نہیں ہے، بلکہ کسی بھی جگہ چلے جائیں۔آپ کو ایک سفلی عمل اور جادو ٹونے اور
چوکیاں اور ہانڈیاں چھوڑنے کے واقعات سننے کو مل جائیں گے۔جادو کے ذریعے کسی

کو قتل کرنا، کسی کے کاروبار کو تباہ و برباد کرنا، کسی کی ترقی میں رکاوٹ ڈالنا، کسی کو اس
کے جائز مقام سے محروم کرنا یا کسی کو بیماری میں مبتلا کر دینا وغیرہ جیسے تمام کام کبیرہ گناہ
میں شامل ہیں بلکہ ان کا تعلق کسی نہ کسی درجے میں کفر و شرک سے جڑا ہوا ہے، جادو کرنا
یا کرانا قطعاً حرام ہیں اور ایسے لوگ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی باز پرس سے نہیں بچ
سکتے۔ بدکاری، چوری، ڈکیتی، شراب نوشی، سودخوری، ماں باپ کی نافرمانی کرنے
جیسے قبیح کاموں سے بدتر ہے۔ کسی پر جادو کرنا یا کرانا جب سے خوفِ خداوندی اور فکرِ
احتساب آخرت کا جوہر مسلمانوں میں عام ہوا ہے۔ تب سے ایسی نازیبا حرکتیں اور
اس کے طرح کے کالے کرتوت دل کھول کر ہونے لگیں ہیں اور اس طرح ظلم وستم کا
سلسلہ پورے معاشرے میں آندھی اور طوفان کی طرح پھیل گیا ہے۔ جادو کی ستم
نوازیوں اور سفلی عمل کی چیرہ دستیوں سے نمٹنے کے لیے اور جادو ٹونے کے اثرات کو دفع
کرنے کے لیے ہمیں کلامِ الٰہی کا سہارا لینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ
قرآن مجید ہی میں ہر مشکل کا حل اور ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔

حقیقتِ سحر اور اس کے اقسام

حکیم جمیل احمد صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے توسل کو خفیہ اسباب وعمل کے
ذریعہ خلاف عادت افعال عجیبہ پر قدرت کا نام سحر ہے۔ دنیا میں مختلف الانواع و
الاقسام کے مروجہ لاتعداد طریقے میں خفیہ اسباب کو جن کے ذریعہ امور خرق عادات
ظہور میں آتے ہیں، کچھ "روحانیات" سے متعلقہ ہیں، جیسے روحانیات، کواکب،
افلاک اور عناصر کی روحانیات جزئیہ میں مثال کے طور پر روحانیات امراض یا جنات

وشیاطین یا وہ ارواح جو جسم سے الگ ہو چکی ہیں اور اُن کو مسخر و تسخیر کر کے ان کو مختلف
کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے یا تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی مخصوص تراکیب یا
مختلف کبوقیات کے اجتماع یا صورت نوعیہ کے خواص کی بنیاد پر عمل میں آتی ہیں۔
روحانیت سے مناسبت یا تعلق پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں کبھی ان کا نام
لے کر مقررہ طریقے سے التجاء فریاد کی جاتی ہے یا مخصوص صورتیں ترتیب دے کر
مخصوص کلام پڑھا جاتا ہے۔ دو طریقوں پر سحر پایا جاتا ہے، اول طریقہ کلدانیوں کا ہے،
دوسرا طریقہ اہل بابل کا ہے، دوسرے طریقہ کا آغاز ہاروت و ماروت سے ہوا۔
معتبر تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کلدانی، سحر کے بڑے ماہر ہوتے
تھے اور نمرود کے زمانہ میں علمائے بابل نے چھ طلسم ایسے تیار کیے تھے جو کہ عقل وفہم
سے باہر تھے۔

(1) کلدانیوں نے تانبے کی "بطخ" بنائی تھی۔ اس کی خصوصیت یہ تھی کہ
جب کوئی چور یا جاسوس شہر کی چاردیواری میں داخل ہوتا تھا تو یہ بطخ بولنے لگتی
تھی تو لوگ سمجھ جاتے تھے کہ شہر میں کوئی جاسوس یا چور داخل ہوا ہے اور لوگ
اس کی تلاش میں لگ جاتے تھے اور اس کو گرفتار کر لیا جاتا تھا۔

(2) ایک عجیب نقارہ تیار کیا تھا۔ اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اگر کسی شخص کا مال
اور رقم یا اور کوئی شے گم ہو جاتی تھی تو وہ شخص نقارہ بجاتا تھا تو اس کی آواز آتی
تھی کہ تمہاری گمشدہ چیز فلاں جگہ یا فلاں کے پاس ہے۔

(3) ایک ایسا حوض ترتیب دیا تھا کہ کسی جشن کے موقعہ پر لوگ اس کے
کنارے جمع ہو جاتے تھے اور مختلف قسم کے شربت ان میں ڈال دیتے تھے

اور جس وقت ان کو ضرورت ہوتی، وہی ان کا مطلوبہ شربت اس کو مل جاتا تھا۔

(4) ایک ایسا آئینہ تیار کیا تھا جو غائب کا حال بتاتا تھا کہ فلاں شخص کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

(5) ایک ایسا تالاب بنایا تھا کہ جس سے مختلف قسم کے مسائل حل کیے جاتے تھے۔ مثلاً کسی چیز کے دو شخص دعویدار ہیں کہ میری ہے، دوسرا کہتا ہے کہ میری ہے تو ان دونوں کو تالاب میں اُتارا جاتا تھا جو حق پر ہوتا تھا تو تالاب کا پانی ناف تک آتا تھا اور جو غلط ہوتا تھا تو وہ شخص اس تالاب میں غرق ہو جاتا تھا۔

(6) ایک ایسا درخت نمرود کے محل کے دروازہ کے سامنے لگایا تھا جس کا سایہ آدمیوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا اور بڑھتا تھا۔ یہ سب طلسمات نمرود کے دارالسلطنت شہر بابل میں موجود تھے۔

فن سحر کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سحر کلدانی بہت ہی مشکل ہے۔ اس کے حاصل کرنے میں سخت سے سخت محنت و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ اس علم سے عامل اپنے کمالات سے وہ کمالات اور امور خوارق عادت لوگوں کو دکھاتا ہے جن کو عقل و فہم بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس جادو میں تمام ارواح کی تسخیر ہوتی ہے۔ جس مریض کو طبیب مہینوں کے علاج سے صحت یاب نہیں کر پاتا اس جادو کا جاننے والا لمحوں میں تندرست کر سکتا ہے۔ اس قسم کا سحر بلاشبہ کفر ہے۔ اس سحر کی پندرہ شرطیں ہیں جن میں چند شرطیں یہ ہیں:

ارواح کو دلوں کے حالات پر مطلع ہونے کا یقین۔ ارواح کے خلاف ذرا بھی بدعقیدگی پیدا ہو گئی تو سارا کام بنا بنایا بگڑ گیا۔

روحانیت کو اکب کی تسخیر سب سے پہلا طریقہ و عمل تسخیر قمر کا ہے اور تسخیر قمر کی دعوت میں جو کلام پڑھا جاتا ہے وہ کفریہ ہے اس لیے اس کا تحریر کرنا بھی مناسب نہیں ہے، کیونکہ اصول اسلام کے خلاف اور توحید کے منافی ہے۔

اہل بابل ہاروت و ماروت کی تعلیم کے مطابق تسخیر روحانیت علویہ، سفلیہ، جسمانیہ وغیرہ کرتے تھے اور اہل یونان تسخیر روحانیت میں علویہ پر اکتفاء کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ روحانیات علویہ کی تسخیر کے بعد روحانیات سفلیہ کی تسخیر کی ضرورت نہیں ہے۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان میں بھی سحر اہل بابل کا رواج تھا۔ متقدمین ہندوستانی روحانیات پر زور دیا کرتے تھے۔

سحر کی دوسری قسم جن و شیاطین کو تسخیر کرنے کی ہے۔ یہ پہلی قسم سے سہل اور آسان ہے۔ ہندوستان میں سحر کی یہ دوسری قسم بکثرت رائج ہے۔ اس دوسری قسم کے سحر میں بھوانی، ہنومان، کالی، بھیروی، لونا چماری اور مختلف دیوی دیوتاؤں کی دہائیاں دے کر ان کے جائے وقوعہ پر خوشبو جلا کر، دھونی دے کر، بھینٹ چڑھا کر کام لیا جاتا رہا اور لیا جا رہا ہے۔ یہ دوسری قسم سحر بھی حرام و کفر ہے۔

تیسری قسم سحر کی تسخیر ارواح خبیثہ ہے۔ اس میں کسی قوی ہیکل، قوی الجثہ شخص کی روح کو کلام شیاطین پڑھ کر تسخیر کرتے ہیں اور اپنے تابع کر لیتے ہیں اور ان سے مثل نوکر کام لیتے ہیں اس قسم کے سحر میں اکثر عام طور سے ارواح خبیثہ ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ اس لیے شرعاً یہ بھی ممنوع و حرام ہے۔

چوتھی قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم میں معمول کی قوتِ واہمہ کو بعض ارواح خبیثہ یا جنات کے ذریعے خراب کر دی جاتی ہے۔ یعنی معمول کو سامنے کی چیز نظر نہیں آتی۔

اگر نظر آتی ہے تو ہولناک صورت میں دکھائی دیتی ہے۔

فرعون کے جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں اس قسم کے سحر سے بنائے ہوئے سانپ چھوڑے تھے۔ اس قسم کے جادو کو سامری جادو بھی کہا جاتا ہے جو کہ فرعون کا سب سے بڑا جادوگر تھا۔ اس قسم ارواح خبیثہ سے مدد لی جاتی ہے اور شیطان کے ناموں کی دہائی دی جاتی ہے اور حد سے زیادہ ان کی تعظیم کی جاتی ہے۔ یہ بھی کفر ہے۔

☆ پانچویں قسم سحر کی یہ ہے، اس میں عجیب وغریب نظارے لوگوں کو دکھائے جاتے ہیں۔ یوں تو اگر سحر کی قسموں کو بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ بس اتنے پر اتفاق کرتا ہوں۔ شائقین عاملین کی معلومات میں اضافہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ اب آگے وہ مضرات (نقصانات) بیان کرتا ہوں جو سحر سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان مضرات کو پڑھیے۔

مُضرّاتِ سحر

☆ پہلی علامت سحر یہ ہے کہ میاں بیوی آپس میں محبت والفت سے زندگی گزار رہے ہیں۔ یکا یک ایک مرد وعورت میں تنازعہ کی شکل کھڑے ہو جائے اور ایک دوسرے کی شکل سے بھی بیزار ہو جائے۔

☆ دوسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی محبت میں فریفتہ ہو اور سحر کر کے اس کو برگشتہ کر دیا جاتا ہے اور وہ شوہر کی شکل دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔

☆ تیسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرتے کرتے

نہیں تھکتی، بلکہ رات دن اپنے شوہر کی محبت کا دم بھرتی ہے مگر سفلی سحر کے ذریعے اس کو بدظن مُتنفر کر دیا جاتا ہے اور اس کو شوہر کی شکل مثل کُتے اور خنزیر کی نظر آنے لگتی ہے۔

☆ چوتھی علامت یہ ہے کہ کسی بھی نوجوان حسین، خوبصورت لڑکی ہونے کے باوجود رشتے والے لڑکی والے دیکھ کر اچاٹ ہو جاتے ہیں اور رشتہ سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس طرح عرصہ دراز گزر جاتا ہے۔

☆ پانچویں علامت یہ ہے کہ لڑکیوں کے رشتہ آنے بند ہو جاتے ہیں۔ یعنی بغیر دیکھے ہی لوگ بدظن ہو جاتے ہیں اس کے ذکر سے نفرت اور اچاٹ پن دلوں میں ہونے لگتا ہے۔

☆ چھٹی علامت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی بچوں پر محبت میں جان دیتا ہے۔ مگر سحر زدہ ہونے کے بعد نفرت وبغض کرنے لگتا ہے اور سمجھانے والا بھی دشمن لگتا ہے۔

☆ ساتویں علامت یہ ہے کہ یہ بھیڑ، بکریوں، گایوں اور بھینسوں پر یعنی دودھ دینے والے جانوروں پر کیا جاتا ہے۔ اس کے راستہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ان جانوروں کا دودھ سوکھ جاتا ہے۔ بچہ مرجاتا ہے، دودھ پینے والے بیمار ہو جاتے ہیں۔

☆ آٹھویں قسم سحر کی یہ ہے جو کہ چوپایوں کے لیے مخصوص ہے۔ اس سحر کے کرنے سے جانوروں کے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے اور وہ جانور گھاس کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر بروقت علاج نہ ہو تو مر جاتے ہیں۔

☆ نویں قسم سحر کی یہ ہے کہ یہ سحر دودھ دینے والے جانوروں اور بچہ جننے والی ماؤں پر کیا جاتا ہے۔ خواہ جانور ہو یا عورتیں ان کے کرنے کے بعد بچہ پیٹ سے بے وقت

ضائع ہوجاتا ہے۔

دسویں قسم سحر کی یہ ہے سحر کے ذریعہ خاص کراولا کو نشانہ بنایا جاتا ہے یعنی نومولود اور شیر خوار بچوں پر یہ سحر کیا جاتا ہے اور بچے سوکھ کر مر جاتے ہیں۔

گیارھویں قسم سحر کی یہ ہے طالع سنبلہ میں بروز منگل یا جمعہ کو ایک پتلہ عطارد کا بنا کر راستے میں ڈال دیتے ہیں وہ پتلا جس عورت کے پیروں میں آ جائے گا اس عورت کے یہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوں گی لڑکا نہ ہوگا۔

بارھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کی مردانہ قوت کو باندھ دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ ناکارہ ہوجاتا ہے۔

تیرھویں قسم سحر کی یہ کہ دلہن کو اپنے شوہر سے سخت نفرت ہوجاتی ہے۔

چودھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کے مفاصل (جوڑوں) میں درد پیدا کر دیا جاتا ہے اور مرد بےکار ہوجاتا ہے۔

پندرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کے پیٹ میں اور سر میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔

سولھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر زدہ ہونے کے بعد عورت رنگ بدلنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد تبدیلی رونما ہوتی ہے اور اس کی شکل اور صورت بھیانک ہو جاتی ہے۔

سترھیوں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور عورت عقیمہ (بانجھ) ہوجاتی ہے۔

اٹھارھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کا روزگار باندھ دیا

جاتا ہے اور سحر زدہ کا مال واسباب تلف ہوجاتا ہے۔ مویشی مر جاتے ہیں۔ آئے دن نقصان کا سامنا رہتا ہے۔

انیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ رشتہ ازدواج منقطع کر دیا جاتا ہے اور مرد عورت جدا جدا ہوجاتے ہیں۔

بیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ سے کسی گھر کو ویراں و برباد کر دیا جاتا ہے، اس گھر کی خیر و برکت اٹھ جاتی ہے۔ محبت و الفت جاتی رہتی ہے۔ ایک دوسرے کو دشمن سمجھتا ہے رات دن جھگڑا بنا رہتا ہے۔

اکیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ اپنے مطلوبہ شخص کو خواہ مرد ہو یا عورت شدید بیماری میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور کسی صورت صحت یاب نہیں ہو پاتے۔

بائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کو مرد یا عورت کو ذلیل کر دیا جاتا ہے۔ ہر کوئی ان سے بلاوجہ نفرت کرنے لگتا ہے کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

تیئیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی افسر یا حاکم یا ملازم کو نوکری سے یا افسر کو عہدہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ سحر زدہ ہونے پر نوکری و عہدہ سے معطل ہوجاتا ہے۔

چوبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ امیر کو، رئیس کو، تاجر کو، وزیر کو عہدہ سے گرا دیا جاتا ہے اور فقیر کو کنگال بنا دیا جاتا ہے۔

پچیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر سے عورتوں کو اُجاڑ کر دیا جاتا ہے یعنی طلاق دلا دی جاتی ہے۔ جب تک سحر کا رفعیہ نہ ہو تو کتنے ہی نکاح کر لیے جائیں سب منقطع ہوتے رہتے ہیں۔

چھبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ افسر کو تبادلہ پر پہنچا دیا جاتا ہے

اور شہر سے دور کر دیا جاتا ہے۔

ستائیسویں قسم یہ ہے کہ اس کے ذریعے خوبصورت حسین عورت کے حُسن و جمال کو خراب کر دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے پرایوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

اٹھائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہر ترقی کو مسدود کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ تعمیر شدہ مکان کو اُجاڑ دیا جاتا ہے۔ اس گھر میں کوئی آباد نہیں ہو پاتا ہے بلکہ ویران رہتا ہے۔ جو بھی مکان میں آتا ہے جلدی ہی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

سحر کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں بس اتنی ہی علامتوں پر اکتفاء کرتا ہوں تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔ عامل جہاں مخلوق کی حفاظت اور بہتری فلاح و بہبود کے لیے کوشش کرتا ہے وہاں سب سے پہلے اپنی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے یعنی لقمہ حلال کھائے، سچ بولے اور شریعت کے مطابق عمل کرے۔ نماز روزے کی پابندی کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔ تبھی مخلوق خدا کی صحیح معنوں میں خدمت انجام دے سکتا ہے اور ثوابِ دارین حاصل کر سکتا ہے۔ توتوہمات اور لغویات، کذب، دروغ گوئی، خرافات و ہیات سے دور رہنا چاہیے۔ امراض کا علاج اور عقائد کی اصلاح کرنی چاہیے تاکہ اپنا بھی اور دوسروں کا بھی ایمان محفوظ و سلامت رہے۔

جادوں کیسے کرایا جاتا ہے؟

جادو علوی یا سفلی اس کے بہت سے طریقے رائج ہیں تقریباً سبھی طریقے شرعاً حرام ہیں۔ اس لیے جادو بالعموم اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچانے کے لیے تیار کیا جاتا

ہے اور اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچانا اور کسی اذیت میں مبتلا کرنا قطعاً حرام ہے البتہ جادو کی حقانیت بیشمار حقائق و شواہد سے دو اور دو چار کی طرح ثابت ہے۔ اسی لیے تمام علمائے اسلام نے اس کی حقیقت اور واقعیت کو تسلیم کیا ہے۔

جادو کو کسی پر واقع کرنے کے ایک نہیں لاتعداد طریقے ہیں عام طور پر کھانے پینے کی چیزوں میں کوئی سفلی عمل کر دیا جاتا ہے اور پھر یہ چیز کسی کو کھلا پلا دی جاتی ہے یہ چیز کے جسم میں داخل ہوتی ہے اور اپنا اثر دکھا دیتی ہے اور ایسے جادو کی جو کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ ہو کاٹ کرنا بھی قدرے دشوار ہوتا ہے کیونکہ یہ جادو کھانے پینے کی چیزوں کی وجہ سے انسان کے رگ و ریشے میں سرایت کر جاتا ہے اور خون بن کر رگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔

دوسرا طریقہ اکابرین نے یہ لکھا ہے کہ جادوگر اپنا ناپاک ارادہ پورا کرنے کے لیے مسحور کے بال یا ہاتھوں، پیروں کے ناخن، یا پھر استعمال شدہ کپڑے کسی طرح حاصل کر لیتا ہے اس سلسلے میں بعض عاملین کا خیال یہ ہے کہ بال صرف سر ہی کے کام آتے ہیں جسم کے دوسرے حصے کے بالوں پر جادو اثر انداز نہیں ہوتے، ناخن کے سلسلے میں یہ رائے ہے اگر وہ بیس کے بیس انگلیوں کے ہوں تو کارگر ہوتے ہیں ورنہ جادو بے اثر ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض حضرات کی رائے یہ بھی ہے کہ اگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن حاصل ہو جائیں تو جادوگر ناپاک مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ استعمال شدہ کپڑے میں جادو اسی وقت اثر انداز ہوتا ہے جب کہ کپڑا دھلنے سے پہلے کسی کے ہاتھ لگ جائے۔ دھلنے کے بعد انسانی جسم کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور قوتِ لامسہ کا اثر باطل ہو جانے کی وجہ سے انسانی سحر کی لپیٹ میں نہیں آتا۔ اگر یہ

تینوں چیزیں دستیاب نہیں ہوتیں تو جادوگر مسحور کے پاؤں تلے کی مٹی حاصل کرتا ہے اور اس میں مردہ گھاٹ کی مٹی کے علاوہ گندے اور سفلی عمل سے تیار کی ہوئی چیزیں ملاتا ہے پھر ایسی جگہ انھیں دبا دیتا ہے جہاں سے مسحور کو روزانہ گزرنا ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ جادو کا اثر مسحور کے بدن پر پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ ایسی بیماروں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ جن کا دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے ذریعہ علاج نہیں کیا جاسکتا۔ معالجین اور تیمار دار علاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ لیکن کوئی دوا اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور دن بدن مریض کی صحت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی لاتعداد طریقے مثلاً گھر کی چوکھٹ پر کوئی چیز گڑوا دینا۔ گھر کے صحن میں کوئی ہانڈی دبا دینا، کسی قبرستان میں کوئی پتلہ دبا دینا اور اس پتلے پر مریض کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھ دینا۔ پھر اس پتلے کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا عمل بھی دبا دینا جو سفلی اور میلے علم کے ذریعہ وجود پذیر ہوتا ہو۔ ایک وقتِ معینہ میں اس گڑھت کے اثرات مریض کے قلب و ذہن پر پڑنے شروع ہوتے ہیں اور پھر اس کے بعد جسم بھی کمزور اور لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔

بعض جانوروں کی ہڈیوں پر بھی مریض کا نام لکھ کر عمل کیا جاتا ہے اور پھر اس ہڈی کو مریض کے گھر میں یا اس کے پاس دبا دیا جاتا ہے۔ بعض جانوروں کے خون پر سفلی کیا جاتا ہے۔ پھر اس خون کو مریض کے گھر میں پھینک دیا جاتا ہے یہ خون جادو کے ذریعہ بھی مریض کے گھر میں دبوایا جاتا ہے۔ اس طرح بڑے جانور کے گردوں اور کلیجی پر بھی عمل ہوتا ہے اور اس کے بعد یہ چیزیں مسحور کے گھر جاتی ہیں۔ اگر بالاتفاق وہی شخص انھیں ہاتھ لگائے یا ان پر سے گزر جائے جس کے لیے یہ سفلی عمل ہوا تو

جادوگر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

روزمرہ کے استعمال میں آنے والی کھانے کی چیزیں مثلاً مرچ، ہلدی، دھنیا، آٹا یا پھر کوئی ترکاری یا کوئی پھل وغیرہ بھی سفلی عمل کر کے اس کے گھر بھجوا دی جاتی ہیں جس پر عمل کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر اتفاقاً ان چیزوں کو وہی شخص استعمال کر لیتا ہے جس کے لیے بھجوائی گئی ہیں تو جادوگر کا تیر نشانہ پر لگتا ہے اور اس کے بعد وہ شخص جادو کی زد میں آجاتا ہے اور برباد ہو جاتا ہے۔

بعض جادو غیر معیادی ہوتے ہیں اور بعض کی میعاد مقرر ہوتی ہے جس کی میعاد چالیس دن کی ہوتی ہے اگر اس دوران مریض کا علاج کرالیا جائے تو عمل کٹ جاتا ہے اور متاثر انسان خطرے سے نکل جاتا ہے لیکن اگر میعاد پوری ہوگئی اور کوئی ڈھنگ کا روحانی علاج نہ ہوسکا تو مریض کی قوتِ دفاع گھٹتے گھٹتے کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے اور جسم پر ضعف اور مردنی طاری ہو جاتی ہے۔

نیز جادو زدہ انسان کا روزگار بھی متاثر ہو جاتا ہے کیونکہ جس کے لیے کیا جاتا ہے اس کی زندگی کا ہر گوشہ متاثر ہوتا ہے۔ صرف اس کی جان ہی نشانہ نہیں بنتی بلکہ اس کا مال بھی نشانہ بنتا ہے اور جوں جوں وقت گزرتا رہتا ہے اس کی صحت گرتی چلی جاتی ہے اور اس کا روزگار بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی مریض جان بحق بھی ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ موت اور زندگی کا مالک اللہ ہے اور جب یہ بات مسلم ہے کہ موت جب ہی آئے گا جب اللہ چاہے گا تو پھر کسی کے مارنے سے یا کسی کے جادو کرنے سے کوئی کیسے مر سکتا ہے؟ یہ بات بظاہر بہت خوشنما اور قرین عقیدہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اس بات میں کوئی دم نہیں ہے۔ اسباب و علل کی اس دنیا میں جب کوئی

شخص اچھا برا سبب اختیار کرے گا تو اس کے نتائج سامنے آ کر رہیں گے اور یہ نتائج
نظامِ خداوندی ہی کا ایک جزو ہوں گے۔ ہم نے آج تک کسی بھی صاحبِ عقیدہ انسان
کو کرفیو کے دور میں یہ کہتے ہوئے نہیں دیکھا کہ گھر سے باہر چلو کرفیو سے کیا ہوتا ہے
گولی تو جب ہی لگے گی جب اللہ چاہے گا۔ کوئی شخص خواہ کتنا ہی راسخ العقیدہ کیوں نہ
ہو وہ زہر کا پیالہ یہ سمجھ کر نہیں پیتا کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا زہر اثر انداز نہیں ہوگا۔
اسباب کی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑائی اور فوقیت اپنی جگہ لیکن اسباب باذن
اللہ ہر معاملے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ آگ باذنِ اللہ جلاتی ہے، تلوار باذن اللہ کاٹتی
ہے، تریاق باذن اللہ حیات نو عطا کرتا ہے اور زہر باذنِ اللہ بدن کو گلا دیتا ہے۔

اس طرح سفلی جادو باذنِ اللہ انسان کو ضرر پہنچاتا ہے اور کبھی کبھی جان بھی
لے لیتا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ جس کی موت کاتبِ تقدیر نے سحر کے ذریعہ لکھ دی ہو
اس کی موت سحر کے ذریعہ ہی واقع ہوتی ہے۔ خواہ وہ سحر کو نہ مانتا ہو۔ کوئی اگر زہر کی
سمّیت کا قائل نہیں ہوتا تب بھی زہر اس کو نقصان پہنچانے میں کسر نہیں چھوڑتا۔

جادو کے صرف یہی طریقے رائج نہیں ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ان کے علاوہ
بھی ہزاروں طریقے جن کے ذریعہ آفتیں برپا کی جاتی ہیں۔

جادو سے حفاظت کے لیے اپنے بالوں، اپنے کنگھے کی، اپنے ناخنوں کی، اپنے
استعمال شدہ جوتوں اور کپڑوں کی، اپنی استعمال شدہ ٹوپی کی اپنی فوٹو کی حفاظت خاص
طور پر کرنی چاہیے۔ کسی جگہ سے آئی ہوئی چیز بالخصوص اگر وہ مشتبہ شخص نے بھی بھیجی ہو
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ پڑھ کر کھانی چاہیے علاوہ
ازیں نماز اور تلاوت قرآن پاک کی پابندی رکھنی چاہیے۔ جو لوگ پابندی کے ساتھ

نماز پڑھتے ہیں اور روزانہ کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
سے ارضی و سماوی آفات و بلیات سے محفوظ رہتے ہیں اور اگر کسی زد میں بھی آ جائے تو
جلد ہی انھیں چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔

چوکی چھوڑنے کی حقیقت

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اکثر لوگوں سے سننے میں آتا ہے کہ فلاں آدمی
پر چوکی چھوڑ دی گئی ہے اور اب اس کا بچنا مشکل ہے، تو کیا چوکی چھوڑنے کی کوئی
حقیقت ہے یا خواہ مخواہ والی بات ہے جو عوام میں پھیل گئی ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ چوکی سے مراد یہ نہیں ہے کہ لکڑی کی کوئی چوکی یا تخت
کسی کے خلاف چھوڑ دیا جاتا ہو بلکہ سفلی اور گندے عمل کے ذریعہ خطرناک حملہ کیا جاتا
ہے، اس کو چوکی چھوڑنا کہتے ہیں۔ بالعموم گندے اور میلے علم کے ذریعہ ہانڈی جادوگر
کسی کے خلاف مخصوص راتوں میں روانہ کرتا ہے اور یہ ہانڈی از خود اڑ کر اس شخص کے
گھر پہنچ جاتی ہے جس کو نشانہ بنایا گیا ہو اور اس کے بعد وہ کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو
جاتا ہے اور جاں بحق بھی ہو جاتا ہے، لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ دنیا کا کوئی
حربہ اور کوئی طریقہ انسان کی جان اس وقت تک نہیں لے سکتا جب تک اللہ کی مرضی نہ
ہو۔ ہاں یہ طے ہے کہ جس طرح اس دنیا میں بندوق کی گولی اور کمان سے نکلا ہوا تیر
کسی کو زخمی کر سکتا ہے اس طرح جادو کے ذریعہ چھوڑی ہوئی چیزیں بھی نقصان پہنچا
سکتی ہیں بالعموم اس طرح کے عمل اس قوم سے کرائے جاتے ہیں جو شراب پینے اور
خنزیر کا گوشت کھانے کے عادی ہوں، کیونکہ اس طرح کے سفلی عمل میں وہ عامل زیادہ

Scanned by CamScanner

کامیاب ہوتا ہے جو زیادہ سے زیادہ جسمانی اور روحانی طور پر ناپاک ہو۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے)

جنّات کے ذریعہ جادو کرانے کی حقیقت

سوال= یہ بات بھی اکثر سننے میں آتی ہے کہ فلاں انسان پر جنّات کے ذریعہ جادو کرایا گیا ہے اس لیے اس کا علاج ممکن ہے۔ یہ بات عاملین کا ڈھکوسلہ ہے یا اس کی کوئی حقیقت ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جنّات کے ذریعہ جادو کرانے کی روش تو بہت پرانی ہے ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ اپنی روحانی طاقت سے جنّات کو تابع کر لیتے ہیں وہ لوگ جنّات کے ذریعہ دوسروں پر سفلی اور علوی حملے کر کے ان کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں اور ایسے سحر زدہ لوگوں کا علاج قدرے دشوار ہوتا ہے۔ دشوار سے مراد ناممکن نہیں بلکہ دشوار سے مراد وقت طلب ہے۔ یہ علاج ہر کس و ناکس کے بس کی بات بھی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگوں کا علاج وہی عامل کر سکتا ہے جو روحانی عملیات کا شہوار ہو اور جسے جن کی باریکیوں اور گہرائیوں کی خبر ہونے کے ساتھ ساتھ موکلین اس کے تابع ہوں۔ رہا اندھے کا تیر تو وہ تو کسی کے ذریعہ کسی کے بھی لگ سکتا ہے۔ حُسنِ اتفاق کو اصولی درجہ نہیں دیا جا سکتا، اس لیے ضروری ہے کہ جو لوگ روحانی عملیات میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ باقاعدہ اس فن کا درس لیں تا کہ موجودہ دورِ پُرفتن میں جس میں سفلی اور میلے علم کے ساتھ ساتھ جنّات کے ذریعہ سحر کرانے کی مثالیں بھی کافی سے زائد ہیں وہ لوگوں کی صحیح معنوں میں بروقت خدمت کر سکیں۔ ایک مصیبت اور آفت اس دور میں اور بھی دیکھنے میں آ رہی ہے اور وہ

یہ ہے کہ جنّات خود بھی جادو کا سہارا لے کر انسانوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب عاملین مریض کا علاج کرتے ہیں تو انھیں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ایسے مریض کی تشخیص دردِ سر بن جاتی ہے۔ وہ سحر زدہ بھی محسوس ہوتا ہے اور آسیب زدہ بھی ہے۔

حالانکہ فی الحقیقت وہ سحر زدہ ہی ہوتا ہے اور سحر ہی کا علاج اسے صحت عطا کرتا ہے لیکن تعلیم یافتہ عاملین یہاں دھوکا کھا جاتے ہیں اور انھیں خاصی مشکلات علاج کے سلسلے میں اٹھانی پڑتی ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ جو جادو جنّات کے ذریعہ کرایا جاتا ہے اس کا علاج ممکن ہے یا ناممکن تو اس سلسلے میں ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی بات ناممکن نہیں ہے۔ جب کسی پر جادو کر دینا ممکن ہے تو اس کو اتار دینا بھی قرینِ امکان ہے۔ یوں بھی اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر بیماری اور ہر آفت کا علاج اور دفعیہ پیدا کیا ہے اور اس پر کائنات کے وجود کا انحصار ہے۔ اگر ہونی پیدا کر دی جاتی اور شدنی پیدا نہ کی جاتی تو بھی دنیا کا نظام فیل ہو جاتا اور اگر امراض اور حملے کی حقیقت پیدا کر دی جاتی لیکن علاج اور دفاع کی صلاحیت عطا نہ کی جاتی تب بھی نظامِ کائنات درہم برہم ہو جاتا۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ جنّات کے ذریعہ جادو کرایا جاتا ہے۔ وہ حد سے زیادہ بھیانک اور خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ بہت دشوار طلب ہوتا ہے لیکن یہ کہنا کہ ایسے جادو کا علاج ناممکن ہے شاید خدا کے رحم و کرم کو محدود کر دینے کے مترادف ہے اور اس شخص کا تعلق کم علمی اور نادانی سے جڑا ہوا ہے۔

جادو سے حفاظت کا عمل

نمازِ صبح اور نمازِ عشاء کے بعد اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ''یَا قَابِضُ'' 33 مرتبہ

پڑھا کریں (اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں) انشاء اللہ کسی بھی طرح کا
جادو خواہ وہ علوی ہو یا سفلی آپ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ چھوٹے بچوں پر آپ اس
اسم کو 33 مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں اس طرح بچے بھی سحر کے برے اثرات سے
انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

جادو کے اثرات کو ختم کرنے کا عمل

سندھ سے جناب مراد علی حیدری نے سوال کیا ہے کہ آج کل جادو کی وباء عام
ہے اکثر لوگ جادو اور بندش میں مبتلا نظر آتے ہیں اگر علاج کے لیے باباؤں سے
رجوع کیا جاتا ہے تو وہ دوسرے انداز سے ظلم ڈھاتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ بے شمار انسان
دوہرے ستم جھیل رہے ہیں اور آپ کے ادارہ کی طرف سے شائع کردہ "روحانی علوم"
کو پڑھ کر امید کی کرن نظر آتی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی ایسا موثر عمل
بتائیں جسے پڑھ کر انسان خود بھی جادو کے اثرات سے بچ سکے اور اپنے گھر والوں کو
بھی بچا سکے امید ہے آپ میرے خط کو نظر انداز نہیں کریں گے۔

جواب: حیدری صاحب لیجئے جواب پیش خدمت ہے، ہم آپ کو ایسا عمل
بتاتے ہیں جو بہت آسان ہے اگر چہ اس کو پڑھنے میں کچھ وقت لگے گا لیکن بغیر پیسے
خرچ کیے آپ جادو کی نحوست سے نجات پالیں گے بلکہ انشاء اللہ یہ بھی ہوگا کہ جادوگر
کی طرف لوٹ جائے گا اور اسے اپنے کئے کی سزا اسی دنیا میں مل جائے گی۔

عمل یہ ہے کہ آپ اسم باری تعالیٰ "یَا مُمِیْتُ" سات ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی
پر دم کر کے خود بھی پی لیں اور اپنے گھر والوں کو بھی پلائیں اس پانی کی برکت سے جو

لوگ جادو کی لپیٹ میں ہوں گے انھیں جادو کے اثرات سے انشاء اللہ نجات مل جائے
گی اور جو لوگ جادو سے محفوظ ہوں گے آئندہ کے لیے ان کی حفاظت ہوگی۔ اس عمل کو
اگر سات دن تک لگا تار کر لیا جائے تو کیسا بھی جادو ہو اس سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا
ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے سحر زدہ انسان کو صحت کاملہ نصیب ہو جاتی ہے۔

جادو سے پریشانی

مریم بی بی مانسہرہ سے لکھتی ہیں کہ چند سالوں سے ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ کسی
نے ہم پر جادو کرا دیا ہے کہ ہمارے گھر میں چھوٹے بڑے سبھی لوگ بیمار رہتے ہیں،
میرے شوہر تو بالکل ہی اپاہج ہو کر رہ گئے ہیں۔ بڑے لڑکے کا کام بہت اچھا تھا لیکن
ایک سال سے اس کا کام بھی ختم ہو گیا ہے، چھوٹا بیٹا محنت تو بہت کرتا ہے لیکن پھر بھی
پیسے سے پریشان رہتا ہے۔ ایک بیٹی بچوں کو پڑھاتی ہے وہ بھی اکثر بیمار ہو جاتی ہے
کہ بس جان کے لالے پڑ جاتے ہیں، گھر میں اکثر خون کے دھبّے اور کلیجے کی بوٹیاں
نظر آتی ہیں۔ خدا ہی جانے کہاں سے آتی ہیں کئی عاملوں اور مولاناؤں سے رجوع کیا
ہے تعویز بھی لیے ہیں اس سلسلے میں کافی پیسہ خرچ کیا ہے لیکن فائدہ محسوس نہیں
ہوا۔ اخبارات میں دیئے گئے آپ کے عملیات وظائف بڑے شوق سے پڑھتی ہوں
از راہ کرم جس طرح آپ لوگوں کی رہنمائی کر رہے ہیں ہماری بھی رہنمائی کریں، کوئی
ایسا عمل بتائیں یا کوئی ایسا علاج تجویز کریں جس سے ہمیں آئے دن کی مصیبتوں سے
اور بے برکتی سے چھٹکارا مل جائے، میں عمر بھر آپ کو دعائیں دوں گی۔

جواب: آپ کے لیے اسماء الٰہی میں سے ایک اسم مبارک تجویز کیا جاتا ہے

اس کے ورد کی برکت سے انشاء اللہ آپ اور آپ کے تمام گھر والے جادو کی ستم ظریفی سے پوری طرح محفوظ ہو جائیں گے اور اب تک جو اثرات گھر میں پیدا ہوگئے ہیں وہ انشاء اللہ زائل ہو جائیں گے۔ روزانہ صبح دس بجے اسم باری تعالیٰ "اَلرَّقِیْبُ" 1248 مرتبہ پڑھیں۔ اگر اس وظیفے کو مرد پڑھے تو چالیس دن تک ناغہ نہ ہونے دے اور اگر عورت پڑھے تو قدرتی مجبوری کا عرصہ گزر جانے پر چالیس دن کی تعداد پوری کر لے، اس کے بعد روزانہ سو (100) مرتبہ رات کے کسی حصے میں "یَا رَقِیْبُ" پڑھ لیا کریں انشاء اللہ چالیس دن کی مدت ابھی پوری نہیں ہوگی کہ آپ اپنے گھر میں راحت اور سکون محسوس کریں گی اور کاروبار میں بھی برکت شروع ہوگی۔ بے روزگاروں کو روزگار ملے گا اور انشاء اللہ گھر کی بیماریاں اور دوسری نحوستیں ختم ہوں گی۔

بندش کھولنے کے لیے ایک مجرّب ترین عمل

دکان کھولنے اور بند کرتے وقت ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں اور چالیس روز تک دکان کھولنے کے بعد اپنی کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر اکیس (21) مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھیں یہ عمل بیٹھ کر کریں عمل کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں جب تک اس عمل سے فارغ نہ ہو جایا کریں خرید و فروخت شروع نہ کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں بندش کھل جائے گی اور خریداروں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ چالیس دن کے بعد آیت الکرسی والا عمل جاری رکھیں اور سورہ الم نشرح والا عمل بند کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔ (انشاء اللہ)

میعادی جادو کا علاج

بسم اللہ کے چار نقش بنائیں۔ ان میں ایک نقش کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں اور اس کا پانی صبح و شام مریض کو اکیس (21) دن تک پلایا جائے۔ تیسرا نقش فریم کرا کر ایسی جگہ آویزاں کر دیں، چوتھا نقش مریض کے سرہانے چارپائی، پلنگ وغیرہ میں باندھ دیں یا ان کے تکئے میں سلوا دیں انشاء اللہ اکیس (21) روز میں مکمل آرام ملے گا اور سفلی عمل سے مریض کو نجات ملے گی (بہتر یہ ہے کہ نقش گلاب زعفران سے لکھا جائے)

جادو سیکھنا سکھانا کیا ہے؟

جادو سیکھنا شریعت میں حرام ہے اور جب سیکھنا حرام ہے تو پھر سکھانا بھی حرام ہی ہے اور یہ بات یاد رکھیں کہ قرآن و سنت میں جس کو سحر کہا گیا ہے وہ کُفرِ اعتقادی یا کم سے کم کُفرِ عملی سے خالی نہیں ہے۔ اگر شیاطین کو راضی کرنے کے لیے کچھ اقوال یا اعمال اختیار کیے تو کفر اعتقادی ہوگا اور اگر دل میں یہ بات جاگزیں ہو کہ کرنے والی ذات تو اللہ ہی کی ہے لیکن شیاطین کو بھی راضی رکھنا چاہیے، اس لیے ان رضا کے لیے انہیں بھی پکار لیا گیا تو پھر یہ کفر مبین ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس سحر میں کوئی عمل ایسا اختیار کیا گیا جس سے کفر و شرک کی بو آتی ہو مثلاً شیاطین سے استمداد یا ستاروں کی تاثیر کو بالذات ماننا یا سحر کو معجزہ کے مساوی سمجھنا جیسے امور خالصتاً کفر و شرک سے تعلّق رکھتے ہیں اور عقائد کی مٹی پلید کر دیتے ہیں۔ اس لیے ان کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے، لیکن بعض

فقہاء نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ مسلمانوں سے دفعِ ضرر کے اگر جادو کے ایسے حصّے کی تعلیم حاصل کر لی جائے جس میں اسلامی عقائد نشانہ نہیں بنتے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جادو کو دفع کرنے کے لیے قرآنی علوم سے استفادہ کیا جائے اور جادو کی تعلیم اگر حاصل نہ کی جائے تو بہتر ہے کیونکہ جادو کی تعلیم عقائد کی بنیادوں کو کھوکھلا کر سکتی ہے۔

ایک جادو ہی نہیں اگر تعویز گنڈوں میں غیر اللہ سے استمداد لی جائے یا تعویز گنڈوں کو فی نفسہٖ مؤثر مان لیا جائے تو بھی کفر و شرک کی بات ہے اس لیے کہ اسلامی نقطۂ نظر یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے اور چیزیں انسان کے ایمان و عقیدہ کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیتی ہیں۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ جادو ہمیشہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے کرایا جاتا ہے۔ جادو کا اور کوئی مقصد ہی نہیں ہوتا۔ جادو دوسرے کو نقصان یا دھوکہ دینے کے لیے عمل میں آتا ہے اور یہ دونوں چیزیں اسلامی شریعت میں قطعاً حرام ہیں، کسی کو نقصان پہنچانا اور اذیت دینا بھی حرام ہے اور کسی کو دھوکہ اور فریب دینا بھی ناجائز ہے اس لیے جادو کی حرمت بڑھ جاتی ہے۔ ہم تو یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ قرآنی علوم سے صرف لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنے چاہیے یا پھر لوگوں کا دفاع کرنا چاہیے البتہ ایسے ظالم اور فاسق لوگ کہ جن کے ظلم و فسق سے ایک دنیا پریشان ہو ان کے خلاف اقدامی کاروائی کرنا غلط نہیں ہوگا۔ ایسے لوگوں سے نمٹنے کے لیے جائز علوم کا استعمال کرنا چاہیے اور مسلمانوں میں ایسے عامل بھی ہونے چاہیں جو ان ظالموں اور فاسقوں کی مزاج پرسی کر سکیں تاکہ اُمتِ مسلمہ اِدھر اُدھر بھٹک کر اپنے عقائد خراب نہ

کرے، جب سے مسلمانوں کے قلوب میں سفلی عمل کی ایک اہمیّت پیدا ہو گئی ہے تب سے طرح طرح کے فتنے جنم لے رہے ہیں اور اسلامی عقائد کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے۔ نادان لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سفلی عمل کو صرف سفلی عمل ہی سے کاٹا جا سکتا ہے حالانکہ صرف یہ خام خیالی ہے۔ سفلی عمل کو قرآنی آیات سے دفع کیا جا سکتا ہے اور یہ بات میں بارہا کے تجربے کے بعد لکھ رہا ہوں۔

اپنی حفاظت کے لیے ایک عمل

چالیس روز تک بعد نمازِ مغرب اگر اکیس (21) مرتبہ سورہ عبس (پارہ نمبر ۳۰) پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں تو ان شاء اللہ کسی بھی جادوگر کا جادو آپ کے اوپر اثر انداز نہیں ہوگا اور اگر خدانخواستہ جادو اثر انداز ہو چکا ہو تو بعد نماز مغرب تین مرتبہ اسی سورہ کی تلاوت کریں، تیسری مرتبہ تلاوت کے بعد اپنی ٹوپی اُتار کر بائیں طرف زمین پر زور سے پٹخ دیں اور اپنے دل میں خیال کریں کہ آپ نے جادوگر پٹخ دیا ہے ٹوپی پھینکنے کے بعد بائیں جانب تھوڑا سا تھوکیں اور پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّجْ فَارْجِعُوْا (ثلاث مرتبہ) کل اکیس (21) مرتبہ سورہ عبس پڑھیں اور سات مرتبہ ٹوپی پٹخیں اور 49 مرتبہ فَارْجِعُوْا پڑھیں لگاتار ایک ہفتے تک عمل کریں ان شاء اللہ جادو، جادوگر کی طرف لوٹ جائے گا اور جادو کی نحوست اور آفت آپ کے سر سے اتر کر جادو کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

یہ عمل اس وقت کرنا چاہیے جب کسی عامل کے ذریعہ یہ تشخیص ہو جائے کہ فی الحقیقت آپ پر جادو کیا گیا ہے خواہ مخواہ اِس عمل میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ میرا 25

سالہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اکثر لوگ وہم کا شکار ہوتے ہیں اور ذرا سی تکلیف کو جادو سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ یقین ہے کہ آپ پر سحر کرایا گیا ہے تو اس عمل کو پورے اہتمام اور اللہ تعالیٰ کے کلام پر پورے بھروسے کے ساتھ رہیں انشاء اللہ آپ کو آرام ملے گا اور آپ کے بدخواہ کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔

دوسرا باب

شعبدہ بازی

- جادو اور جنتر منتر
- جادوگر
- میجیکل پروفیسر
- بہروپیے پیر
- جنّات کے عامل
- تعویز گنڈے والے، رملی اور نجومی
- دو انتہائی دلچسپ واقعات

تصویر کا ایک رخ یہ بھی ہے

شعبدہ بازی

باوا صاحب دیال رقمطراز ہیں کہ انسان فطرتاً عجوبہ پسند واقع ہوا ہے' ہر عجیب بات پر عجیب فعل اور ہر غیر معمولی انداز میں لٹو ہو جاتا ہے اور جب اس عجوبہ پسندی پر توہمات کا ملمع چڑھ جائے تو پھر خدا ہی حافظ ہے بھوت پریت' ڈائنیں' چڑیلیں' دیو اور پریاں جادو اور ٹونے' جنتر اور منتر انسان کے ذہن پر سوار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ملک کے پیشتر آبادی ایسے انسانوں پر مشتمل ہے، جو اِن توہمات اور شعبدہ بازیوں' بہروپئے' پیروں' نجومیوں' جوتشیوں اور فریب کار انسانوں کی تعداد میں اضافہ کا موجب ہو رہی ہے۔ ہر روز اخباروں میں ایسے دھوکے باز اور فریب کار انسانوں کے کرتوت شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لوگ انہیں پڑھتے ہیں اور اس کے بعد مشاہدات عینی کی نوبت بھی آتی ہے لیکن اپنے توہماتی تصوّر سے ذرا بھی نہیں سرکتے۔

شعبدات اور جادو پر اُن کا یقین اٹل ہے اور اُنہیں لاکھ سمجھائیں اِن فریب کاروں کی حقیقت بیان کریں وہ ہرگز نہیں مانتے کیونکہ توہمات کا جن صدیوں سے ان کے سر پر سوار ہے اور تعویز گنڈے والے بہروپیے انہیں آئے روز اپنے کسی نہ کسی حیرت انگیز کارنامے سے مبہوت بنائے رکھتے ہیں۔ یوں تو اِن توہمات اور شعبدات کا شکار ہر طبقہ کے انسان ہیں لیکن دیہی آبادی پر اِن جادو ٹونوں اور جنتر منتروں کا زیادہ دور دورہ ہوا کرتا ہے اور خصوصاً پہاڑی آبادی کے لوگ اس قدر توہمات میں اُلجھے ہوئے ہیں کہ ہر تکلیف پر بیماری کو جنوں بھوت' پریوں کے سائے سے منسوب کرتے

ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اگر وہاں کسی کو بخار چڑھ جائے تو بجائے بخار کا مناسب علاج کرنے کے ان عاملوں کی تلاش میں دوڑتے ہیں جو مریض کے پاس ڈھول بجا کر اور اوٹ پٹانگ منتر پڑھ کر جن کا سایہ دور کرتے ہیں۔

جب وہ اپنے جہالت کدہ میں بیٹھ کر اپنا یہ عمل شروع کرتے ہیں تو ان کی حماقت آثار اور توہمات بردار زندگی پر عقل وفہم حیران ہو کر رہ جاتے ہیں۔ نوسر باز اور پُر فریب انسان خوب کھیل کھیلتے ہیں اور من مانی کارروائیاں کرتے ہیں۔

مجھے یہاں بزرگوں سے سنا ہوا ایک واقعہ یاد آ گیا۔

کہتے ہیں کہ فریب کار انسان کو جو کسی مسجد کا ملاّ تھا فریب کاری کی جو سوجی تو اُس نے ایک چھوٹی سی بجلی کی بیٹری اور سکرین کی ایک شیشی خرید لی اور سبز پیراہن پہن کر گھومتا پھرتا ایک پہاڑی علاقہ میں جا پہنچا اور چشمہ کے قریب ڈیرے ڈال دیئے اور قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گیا۔ لوگوں نے جب ایک درویش صورت انسان کو دیکھا تو آمد و رفت شروع ہو گئی۔ دودھ کے پیالے گھی کے پراٹھے اور شرینیاں ہر طرف سے حاضر ہونے لگیں اور کافی مرد عورتیں خدمت میں ہر وقت رہنے لگے۔

رات کے اندھیرے میں فقیر صاحب اَللّٰہُو کا نعرہ لگاتے تو گودڑی کے اندر سینے کے اوپر بیٹری رکھ کر دبا دیتے۔ ایک دم شعلہ بلندی ہوتا اور غائب ہو جاتا۔ لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ فقیر بڑا صاحب کرامت ہے۔ جب اللہ ہو کا نعرہ لگاتے ہیں تو ان کے سینے سے نورانی شعلے نکلتے ہیں۔ فقیر صاحب کا بہت چرچا ہوا اور سب ان کی کرامت کے دلدادہ ہو گئے۔ ایک روز اس درویش کو بستی میں لے جایا گیا۔ جب فقیر صاحب مجمع میں بیٹھے ایک پیالہ پانی لانے کی فرمائش کی۔ پانی پیش کیا گیا تو فقیر

صاحب نے پیالہ ہاتھ میں لے کر باتیں شروع کر دیں اور لوگوں کو باتوں میں الجھا کر اپنی انگلی جس پر سکرین لگی ہوئی تھی پیالے میں ڈال دی اور تھوڑی دیر کے بعد پانی کا ایک گھونٹ پی کر فرمانے لگے میں نے پانی مانگا تھا یہ شربت ہے لو چکھو، اس آدمی نے جب پانی کا گھونٹ پیا تو حیران رہ گیا۔ حاضرین بھی حیران ہوئے لیکن ان نادانوں کو کیا خبر تھی کہ اللہ ہو کے نعرے اور پانی کے پیالے میں بیٹری اور سکرین کا شعبدہ کارفرما تھا۔ اسی طرح کے کئی شعبدہ باز اور فریب کار پیروں کے بھیس میں ان لوگوں کی جیبوں پر ڈورے ڈالتے ہیں عورتوں کے زیور اڑا لیتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ سادہ لوح انسانوں کو ان فریب کاریوں اور شعبدہ بازیوں سے آگاہ کیا جائے تا کہ وہ ایسے پُر فریب انسانوں سے محفوظ رہیں۔

البتہ وہ شعبدہ بازیاں جو مداری یا مسمریزم کے کھیلوں سے تعلق رکھتی ہیں انہیں بطور تفریح طبع یا شعبدہ بازی کا کھیل سمجھ کر کیا جائے تو چنداں حرج نہیں ہے لیکن اگر ان شعبدوں سے دھوکہ دہی اور فریب کاری کی وارداتیں عمل میں آئیں تو سوسائٹی میں یہ قابل برداشت نہیں ہو سکتے۔

دوسرے ممالک میں بھی شعبدہ بازیوں کا رواج ہے اور ان تفریح کھیلوں سے میجیکل پروفیسر ہزاروں روپے کماتے ہیں لیکن ان کے ذریعے وہ کبھی ولی اللہ بن کر غریب کی گاڑھے پسینے کی کمائی پر ڈاکہ ڈال کر اسے نان شبینہ کا محتاج بنا دیتے ہیں۔

گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
ہم کو تو میسّر نہیں مٹی کا دیا بھی

جادو اور جنتر منتر

لفظ جادو ایک ایسا ہمہ گیر لفظ ہے جس کی حدّوں کے اندر تمام مکاریاں، فریب سازیاں اور شعبدہ بازیاں جنم لیتی ہیں اور پروان چڑھتی ہیں۔ ہر دل و دماغ پر جادوگری کی روایات مُسلط ہیں جسے دیکھو یہی کہتا ہے کہ جادو برحق ہے لیکن کرنے والا کافر ہے۔ جادو اور جادوگرنیوں کے من گھڑت اور عجیب و غریب قصے بیان کیے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ڈائنیں عورتیں لوگوں کے کلیجے جادو کے ذریعے نکال کر کھا جاتی ہیں۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جادو ایک کالا علم ہے۔ اس کے اڑھائی حروف ہیں انہیں جو یاد کر لے اور اس پر عمل پورا کرنے سے ہر کام جادو کے ذریعے کر سکتا ہے۔ کوئی جادو بھتنوں کا قائل ہے تو کوئی دیوی، دیوتاؤں اور پیروں کے منتر سدھ کرتا رہتا ہے لیکن درحقیقت نہ کوئی جادو ہے اور نہ جادوگر سب قصے کہانیاں ہیں۔

مسلمانوں کو بد بختی سے جادو کے برحق ہونے کا یقین رہا ہے اور اکثر علماء قرآن مجید کی آیتوں اور بعض حدیثوں کے غلط معنی سمجھ کر یہ بات قرار دی کہ قرآن مجید اور حدیثوں سے جادو کا برحق ہونا ثابت ہو جاتا ہے، حالانکہ یہ خیال غلط تھا۔

اگلے زمانہ میں اگرچہ لوگوں کا یقین تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ جادو سے آدمی گدھا اور گدھے سے آدمی بن سکتا ہے، مگر اس زمانہ میں جو لوگ زیادہ سمجھدار تھے انہوں نے جادو کے برحق ہونے سے انکار کیا ہے۔ ایک دانا نے کیا درست کہا ہے کہ جادو سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ جو کھیل یا شعبدہ سمجھ میں نہ آئے اسے جادو کہہ دیتا ہے ورنہ جادو کوئی چیز نہیں ہے۔

وہم ایک ایسا مرض ہے کہ جب یہ انسان کے دل و دماغ پر چھا جائے تو ہر طرف موہوم تصورات اُجاگر ہونے لگتے ہیں۔ انسان کے دل میں وہم سے خوف کس طرح طاری ہوتا ہے اور وہ اسے حقیقت سمجھ کر کس طرح مرغوب ہو جاتا ہے اس کا عینی مشاہدہ بیان کیا جاتا ہے۔

ایک گاؤں کا ذکر ہے۔ شام کے بعد گاؤں کے چند لڑکے گاؤں سے باہر بیٹھے اِدھر اُدھر کی گپیں ہانک رہے تھے۔ دوران گفتگو باتوں کا موضوع جنوں' بھوتوں اور چڑیلوں پر چل نکلا بعض لڑکوں نے کہا کہ ہمارے گاؤں سے دو فرلانگ کے فاصلے پر جو ہندوؤں کا مرگھٹ ہے اس میں بھوت اور چڑیلیں رہتی ہیں۔ رات کے وقت کوئی وہاں سے گزر نہیں سکتا۔ اتنے میں ایک لڑکا بولا اٹھا ارے چھوڑو یہ سب فرضی قصے ہیں۔ نہ کہیں بھوت ہیں، نہ چڑیلیں۔ یہ سن کر سب لڑکے بہ اتفاق رائے کہنے لگے نہیں دوست بات سچی ہے۔ وہ مرگھٹ بہت خطرناک جگہ ہے۔ وہاں سے رات کو بڑے دل گردے والے جوان بھی گزرنے سے گھبراتے ہیں۔

وہ لڑکا اپنی ضد پر قائم رہا اور کہنے لگا وہاں سے گزرنا بھی کوئی بڑی بات ہے۔ وہاں میں ہر وقت جا سکتا ہوں۔ اس لڑکے کی جرأت دیکھ کر دوسرا کہنے لگا اچھا اگر تم وہاں جا کر ایک کھونٹی گاڑ آؤ تو تمہیں انعام دیا جائے گا۔

بات معقول تھی۔ سب لڑکے رضامند ہو گئے اور وہ لڑکا ایک کھونٹی اور ہتھوڑا لے کر روانہ ہو گیا بڑی دلیری سے مرگھٹ میں پہنچا اور کھونٹی زمین پر رکھ کر ہتھوڑے سے خوب اچھی طرح زمین میں گاڑ دی لیکن یہاں فطرت کی ستم ظریفی یہ ہوئی کہ جب جلدی جلدی اس لڑکے نے کھونٹی زمین میں گاڑ دی تو اس کے تہ بند کا پلو کھونٹی

کے نیچے آ کر زمین میں دب گیا اور کھونٹی گاڑ کر جب جلدی سے بھاگنے لگا تو سخت جھٹکے سے زمین پر گرا اسے یوں معلوم ہوا جیسے کسی نے اس کا دامن پکڑ کر زور سے جھٹکا ہے۔ اس واقعہ سے اس کے دل پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔

جب اُسے دیر ہوئی تو لڑکے وہاں بھاگے آئے، انہوں نے دیکھا کہ وہ بے ہوش پڑا ہے اور اس کے تہ بند کا ایک سرا کھونٹی کے نیچے دبا ہوا ہے۔ خوب ہنسنے لگے اور اسے اٹھا کر گھر لے گئے۔ یہ توہمات کا اثر فی الفور انسان کے دل و دماغ پر چھاپہ مار لیتا ہے اور اسے کوئی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ جادو کے کھیل تماشے جو عام طور پر آپ دیکھتے رہتے ہیں یہ صرف ہاتھ کی صفائی اور چالاکی ہوتی ہے۔

یہ جادو کے ذریعے تاش کے عجیب و غریب کھیل دکھانے والے، یہ انسانی سر کاٹ کر صندوق میں بند کر دینے والے یہ ایک انسان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس سے طرح طرح کے سوال پوچھنے والے شعبدہ باز جو اپنے آپ کو جادو کے پروفیسر بتلاتے ہیں۔ سب کے سب دھوکہ باز ہیں۔ یہ اپنی عیاری اور مکاری سے آپ کی نظروں میں خاک جھونک کر اپنے کرتبوں کو خاص طریقوں سے سرانجام دیتے ہیں اور آپ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ عوام اِن کھیلوں کو دیکھ کر جادو اور جنوں بھوتوں کے کھیل سمجھتے ہیں یا اسے مسمریزم کے نام سے تعبیر کرتے ہیں لیکن یہ تمام جادو کے اثرات اس وقت اُن پر مسلط رہتے ہیں جب تک وہ ان شعبدوں کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔

ہمارے لوگوں میں یہ بڑی خرابی ہے کہ یہ ہر بات کا مخالف پہلو سوچتے ہیں چنانچہ ان تفریحی شعبدہ بازیوں سے بھی انہوں نے حسبِ عادت غلط طریقے پر ہر کام

شروع کر دیا ہے۔ اکثر جہاں بھی انہیں فریب دہی کا تھوڑا سا سہارا مل جائے تو فوراً
جلب زر کے طریقے قائم کر دیتے ہیں اور ایسی ایسی تجاویز عمل میں لاتے ہیں کہ
شیطان بھی کان پکڑ کر رہ جائے۔

یورپین لوگ جنہوں نے ان شعبدہ بازی کے کھیلوں کی بنیاد ڈالی ہے وہ بھی جب ان
کو ہمارے ملک میں انوکھے رنگ میں کارفرما دیکھتے ہیں تو انگشت بہ دندان رہ جاتے ہیں۔

جادوگر

جو انسان عجیب وغریب کرتب دکھلائے اسے جادوگر کہا جاتا ہے۔ کوئی اسے
ہومان کا عامل کہتا ہے۔ کوئی بھیروحتی کا نام لیوا تصور کرتا ہے۔ اس کے متعلق عوام کی
رائے ہوتی ہے کہ اس کے قبضے میں جن' بھوت' اور دیو پری ہیں۔ یہ اس کے علاوہ کچھ
بھی نہیں اور یہ باور کیا جاتا ہے کہ یہ جس کسی میں چاہے جن بھوت ڈال دیتا ہے اور
جہاں سے چاہے جن بھوت نکال دیتا ہے۔ ان جادوگروں کی کئی قسمیں ہیں۔

مجیکل پروفیسر

یہ اپنی چھوٹی چھوٹی کمپنیوں کی صورت میں کلبوں میں جا کر بڑے بڑے
افسروں اور عوام کو اپنے کرتب دکھا کر خاطر خواہ انعام حاصل کرتے ہیں۔ بعض اوقات
ٹکٹ لگا کر بھی کھیل دکھاتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے بڑے دلچسپ پیرائے میں تقریر
کرتے ہیں اور سامعین پر اپنی شوخی تقریر اور ہاتھوں کے اشارات سے اپنا اثر بٹھا لیتے
ہیں۔ بہت نڈر اور اپنے کام کو بڑے اطمینان اور مستقل مزاجی سے کرنے والے
ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے معمول پر اپنے ہاتھوں اور نگاہوں کا اثر ڈالتے ہیں تو دیکھنے

والے اس حقیقت سمجھ کر مبہوت ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ پردے کے اندر اسٹیج تیار کر کے
بڑے بڑے حیرت انگیز کھیل دکھا کر اپنے فن کا کمال دکھاتے ہیں۔ انسان کو بے ہوش
کر کے ہوا میں معلق کر دیتے ہیں۔ ایک انگوٹھی غائب کر کے کسی تربوز یا سنگترے سے
برآمد کرتے ہیں۔ انسان کو بکس کے اندر بند کر کے غائب کر دیتے ہیں۔ یہ ان
جادوگروں کا ایک کرتب ہے یہ آج کل نہیں ہو رہا بلکہ پرانے زمانے کی تواریخ کے
اوراق شاہد ہیں کہ جادوگری کے کرتب مغلیہ سلطنت کے زمانے میں بھی عروج پر تھے
چنانچہ تذکرہ نویسوں کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بنگال کے بازی گر جہانگیر بادشاہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اپنے مختلف ہنر دکھانے کی اجازت چاہی اور
انہوں نے بہت سے حیرت انگیز کھیل دکھائے۔ ان میں بعض کا حال تزک جہانگیری
سے اس طرح ملتا ہے۔

(1) پہلی رات بازی گر کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنی زبان کو بالکل نہ کھولا مگر
ان کے منہ سے ایسے سریلے گیتوں کی آوازیں آئیں گویا وہ سب مل کر گا رہے ہیں۔

(2) پھر وہ پچاس نوک دار تیر اور کمان لے آئے۔ ان میں سے ایک بازی
گر نے کمان کو ہاتھ پکڑ کر تیر کو چھوڑا اور وہ ہوا میں بلندی پر جا کر وہیں رک گیا۔
پھر اس نے دوسرا تیر چھوڑا جس کا سرا پہلے تیر سے جا کر مل گیا اس طرح سے
پچاس تیروں کو آپس میں ملا دیا۔ جب آخری تیر کو چھوڑا تو اس نے تمام تیروں کو
ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

(3)۔ پھر انہوں نے بیس من گوشت' چاول اور مصالحہ ایک دیگ میں ڈال کر ٹھنڈا
پانی اس میں ملا دیا اور اس کے نیچے ایک گھنٹہ کے بعد انہوں نے دیگ کا ڈھکن کھولا

اوراس میں سے کھانا باہر نکالا اور لوگوں کو کھانے کے لیے دیا۔

(4) پھر انہوں نے خشک زمین پر ایک فوارہ نصب کیا۔اس کے گرد گھولے
یکا یک وہ فوارہ جوش میں آ کر بلند ہو گیا، ہر لحظہ مختلف رنگ کا پانی اس فوارے سے
نکل رہا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھول جھڑتے ہیں۔اس فوارہ سے جو پانی نیچے
گرتا تھا اس سے زمین گیلی نہ ہوتی تھی۔تقریباً ایک گھنٹے تک فوارے میں یہی جوش
رہا جب انہوں نے فوارہ کو باہر نکالا تو زمین پر پانی کا نشان تک نہ تھا۔اسی فوارے کو
پھر انہوں نے نصب کیا۔اس مرتبہ فوارے کے ایک سرے سے پانی نکل رہا تھا اور
دوسرے سے آگ جھڑتی تھی یہ تماشہ دو گھنٹے رہا۔

(5) پھر ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا' دوسرا آدمی اس کے کندھے پر چڑھ گیا
اس طرح ساٹھ آدمی ایک دوسرے کے اوپر کھڑے ہو گئے، پھر ایک بازی گر آیا اس
نے پہلے آدمی کو اٹھا کر کندھے پر رکھ لیا اور چلنا شروع کر دیا۔

(6) پھر ایک آدمی لائے اور اس کے جوڑ کو جدا کر کے زمین پر گرا دیا، ایک گھنٹہ تک
تمام اعضاء اس طرح پڑے رہے پھر ان پر پردہ تان دیا گیا،تھوڑی دیر کے بعد بازی
گروں میں ایک شخص اس پردے کے اندر چلا گیا۔ایک گھنٹہ کے بعد وہی بازی گر
پردے سے دندناتا ہوا باہر نکلا تو پھر وہی پردہ جو کہ پہلے تانا گیا تھا لوگوں کی موجودگی
میں نہایت آہستگی سے اٹھا دیا گیا۔اب وہ مرا ہوا شخص اس طرح زندہ ہو کر اٹھ بیٹھا
گویا کہ اس کے جسم پر کوئی زخم نہ تھا۔

(7) پھر انہوں نے ایک بڑی پرات صاف پانی سے بھر کر زمین پر رکھ دی اور ایک
بازی گر نے سرخ پھول کو پانی میں ڈبو کر باہر نکالا اور ہر بار اس سے تازہ رنگ ظاہر ہوا

بعد ازاں دھاگے کی سفید اٹی کو پانی میں ڈبویا تو وہ سرخ ہو گئی۔اس طرح جتنی مرتبہ بھی
اٹی کو پانی میں ڈبویا گیا وہ رنگ بدلتی رہی۔

(8) پھر اس جماعت میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے اپنا منہ کھولا تو یک لخت
اس میں سے ایک سانپ باہر نکلنا شروع ہوا۔ایک آدمی نے اس کا سرا پکڑ کر اسے
کھینچنا شروع کیا تو اس کے منہ سے تقریباً چار گز لمبا سانپ برآمد ہوا، اس طرح اس
نے بیس کے قریب سانپ اس کے منہ سے نکالے۔ان تمام سانپوں کو زمین پر چھوڑ دیا
گیا، وہ سب کے سب آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے سے لپٹتے تھے۔

(9) پھر یاقوتی انگوٹھی لائے۔ایک بازی گر نے اُسے اپنی چھوٹی انگلی میں پہنا، اس
سے اتار کر دوسری انگلی میں ڈالا تو اس کا نگینہ زمرد کا تھا۔دوسری انگلی سے نکال کر تیسری
میں ڈالا تو اس کا نگینہ الماس کا تھا۔قصہ کوتاہ! دو دن اور ایک رات ان بازیگروں کی سحر
سازی اور ہنگامہ بازی بادشاہ کی خوشی کا باعث بنی رہی۔ان کو صلے کے طور پر اس وقت
کے پچاس ہزار روپے نقد اور خلعت بخشا، علاوہ ازیں شہزادہ خرم اور دیگر شہزادوں نے
بھی اس قدر انعامات دیئے کہ دو لاکھ کے قریب روپیہ ان بازی گروں کو مل گیا۔

بہروپئے پیر

یہ فرقہ بڑا خطرناک ہے جو درویشوں اور پیروں کی صورت میں سادہ لوح
عوام کی عزت ناموس اور مال و دولت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ایسے پیروں کے متعلق
بیسیوں واقعات اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے معتقدین سے
پُراسرار طریقوں سے زیور اور نقدی اڑا لیتے ہیں۔

جنات کے عامل

یہ طبقہ بھی عوام کو دھوکہ دینے والا فرضی قصے کہانیاں سنا کر کم فہم لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے والے جادوگر ہیں، یہ عجیب و غریب قسم کے لباس میں رہتے ہیں۔ اپنے تیئں جنوں بھوتوں کا عامل ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے قبضے میں جن ہیں عموماً دیہات میں ان کا دور دورہ ہوتا ہے اور دیہاتیوں کو اپنے دام میں پھانستے ہیں بعض عیاش اور چالاک عورتوں کو اپنے ساتھ گانٹھ لیتے ہیں اور اُن کے ذریعے اپنا پروپیگنڈہ کراتے ہیں یہ عورتیں گاؤں میں گھوم پھر کر بعض عورتوں کو اپنے ڈھب میں لے آتی ہیں اور اُن کے متعلق مشہور کر دیتی ہیں کہ اس عورت کو جو جن پڑ گیا ہے چنانچہ وہ عورت اُن کو سکھلانے پر کسی روز پروگرام کے مطابق بال کھول دیتی ہے، سر مارتی ہے عجیب عجیب حرکتیں کرتی ہے، گھر والے گھبرا جاتے ہیں۔ اتنے میں وہ مکار عورت آجاتی ہے کہ اسے جن چمٹ گیا ہے فوراً فلاں عامل صاحب کو بلاؤ۔ اس طرح سے یہ عامل مختلف جگہوں پر اپنا سکہ بٹھا کر جاہل لوگوں کو خوب لوٹتے ہیں۔ دیہاتیوں کی حالت پر خدا رحم کرے یہ تو اس قدر فریب کاروں کے زیر آ چکے ہیں کہ جب نوجوان عورتوں کو اختناق الرحم کی بیماری ہو جاتی ہے اور مریضہ عام بے ہوشی میں اس قسم کی حرکات کرتی ہے تو یہ اسے بھی جنوں اور بھوتوں سے تعبیر کرتے ہیں اور بجائے کسی طبی یا ڈاکٹری علاج کے تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک پر زور دیتے ہیں۔ عامل لوگ ان کج فہم انسانوں سے خوب دعوتیں اُڑاتے ہیں اور جیب گرماتے ہیں۔

یہ عامل لوگ جب کسی جن بھوت زدہ عورت کا جن نکالنے کے لیے عمل کرتے

ہیں تو عجیب مضحکہ خیز اکھاڑہ قائم ہو جاتا ہے۔ عامل صاحب لال پیلی آنکھیں نکال کر بھرے مجمع میں جب اوٹ پٹانگ منتر کا جاب کر کے سحر زدہ عورت پر پھونک مار کر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور سیاہ پارچہ کی دھجیوں کی بتیاں بنا کر اور آگ سے سلگا کر ان کا کڑوا دھواں اس غریب عورت کی ناک میں چڑھاتے ہیں تو وہ بلبلا اٹھتی ہے۔ ساتھ ہی عامل اپنے مخصوص انداز سے اسے پٹی پڑھانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں لیجے حضرات اب جن حاضر ہونے لگا ہے۔ اب منتر پڑھوں گا تو میرے پیر و مرشد کی برکت سے یہ باتیں کرے گا، اسے عجیب عجیب نام بتائے گا اور اپنے دور دراز مقامات کا نام لے گا اور پھر ضد کرے گا کہ میں اس عورت کو نہیں چھوڑتا، تب میں جادو کے زور سے اسے جلا دوں گا اور یہ چیختا چلاتا یہاں سے بھاگ جائے گا۔

عامل کی یہ پُر فریب باتیں سن کر جاہل عورتیں اس طریق پر چلنا شروع کر دیتی ہیں جس میں عاملوں کا راج ہو جائے۔ وہاں جن پڑنے کی بیماری عام ہو جاتی ہے کیونکہ عامل کی ایجنٹ عورتیں اپنے فرائض بڑی سرگرمی سے ادا کرنے لگتی ہیں۔ ویسے بھی مثل مشہور ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے ایسے دھوکہ باز اور فریب کار عاملوں سے بچ کر رہنا ہی عقلمندی ہے۔

تعویذ گنڈے والے

یہ بڑے خطرناک ٹھگ ہوتے ہیں، اپنی پُر فریب چالاکیوں سے بیوقوف عورتوں کو تعویذ گنڈے کے توہمات میں پھانس کر خوب من مانی دعوتیں اُڑاتے ہیں اور نقد و جنس وصول کرتے ہیں۔ کسی کو اولادِ نرینہ کے لیے تعویذ دیتے ہیں تو کسی کو مال د

دولت کی فراوانی کے لیے، کہیں یہ اپنے تعویذ کے کرشموں سے دشمن کو بے خانماں و برباد کرتے ہیں تو کہیں محبوب کو عاشق کے قدموں میں لا کر ڈال دیتے ہیں۔ بے اولاد عورتیں نوجوان لڑکے اور پریشان و بے روزگار مرد شعبدہ بازوں کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں آ کر نقد روپے اور چاندی سونے کے زیورات نذر کر دیتے ہیں لیکن چند روز بعد جب فریب کھلتا ہے تو سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ یہ فریب کار بعض عورتوں کو کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے اوپر کسی دشمن نے وار کیا ہے۔ تمہارے گھر میں تعویذ دفن کر دیئے ہیں۔ بعض کو بھوت پریت کے سائے کا جل دیتے ہیں۔ اگر کسی گھر میں بیمار پڑا دیکھ لیں تو وہاں تعویذوں والا حربہ چلاتے ہیں اور کہتے ہیں تمہارے گھر میں تعویذ دفن ہیں ان تعویذوں کے اثر سے تمہارے گھر سے بیماری نہیں جاتی، پھر گھر کے اندر کسی مقام پر کھدائی کراتے ہیں اور بڑی چالاکی سے وہاں اپنے پاس سے تعویذ پھینک دیتے ہیں۔ ایسے تعویذ بوسیدہ کاغذ پر ٹیڑھی میڑھی لکیریں ڈال کر یا کوئی بدشکل سی عورت مرد کی صورت بنا کر تیار کیے گئے ہوتے ہیں اور کسی پرانے کپڑے کی دھجی میں بوسیدہ ہڈی کے ساتھ ملا کر بندھے ہوتے ہیں۔ گھر والوں کو اعتبار آ جاتا ہے اور وہ ردِ بلا کے لیے خوب خاطر اور مدارت کر کے عامل کی جیب گرم کر دیتے ہیں۔

رملی اور نجومی

یہ جادوگروں کی ایک قسم ہے۔ یہ لوگوں کی قسمت کا حال بتاتے ہیں اور طرح طرح کی فریب آمیز باتوں سے پیسے بٹورتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ گلیوں میں گھوم پھر کر اپنا کاروبار چلاتے ہیں اور بازاروں میں دوکانیں جما کر بھی بیٹھ جاتے ہیں۔

تیسرا باب

سابر منتر ایک تعارف

- سابر منتر کا سائنسی پہلو
- آواز کی لہروں کا تعجب خیز اثر
- دیہاتی لوگوں کا انتہائی سادہ ترین طریقہ علاج
- منتروں کے معانی و مفاہیم پر ایک نظر
- منتر کون بناتا ہے اور کیوں بنائے جاتے ہیں؟

Scanned by CamScanner

تصویر کا ایک رخ یہ بھی ہے

سابر منتر' ایک تعارف

سرزمین ہند کے ممتاز منجم 'جفار اور عامل جناب اشتیاق احمد ایڈووکیٹ لکھتے ہیں کہ بہت ہی آسان عام فہم بول چال میں چاہے جاننے والے منتر سابر منتر کہلاتے ہیں۔ یہ منتر بہت ہی آسان زبان میں ہوتے ہیں۔ اِن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا، اِن کو تنتر منتر جنتر کا آسان ایڈیشن کہنا چاہیے۔ اِن منتروں کو بنانے والے بھگوان شیو شنکر بتائے جاتے ہیں مگر جن عام کامل بزرگوں کے ذریعہ منتر ہمارے سامنے آتے ہیں وہ سب منتر کے مشہور عامل گذرے ہیں۔

شہروں اور گاؤں میں نسوں اور ہڈیوں کو صحیح جگہ پر بٹھانے والے اشخاص مل جائیں گے جن کو ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر فائدہ نہیں ہوتا جبکہ یہ غیر ڈاکٹر اشخاص منٹوں میں اترے ہوئے ہاتھ اور پیر کی موچ کو ٹھیک کر دیتے ہیں۔ چرکا آنے یا ناف ٹلنے کو ڈاکٹر لوگ کوئی بیماری نہیں مانتے مگر اس کی تکلیف سے متاثر شخص کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ وہی جانتے ہیں اور ان کو دیہاتی طریقہ سے ٹھیک کرنے والے اشخاص کے معجزے کو وہ شخص مانتے ہیں جن کا یہ علاج کرتے ہیں۔

سابر منتر علمی طریقہ پر نہیں ہیں کیونکہ غیر مہذّب قومیں جو شہری علاقوں سے بہت دور جنگلوں میں رہتی ہیں۔ جن کا تعلیم علم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا وہ منتر کے علمی طریقہ سے واقف نہیں ہوتے۔ اب غیر مہذب قوموں میں پیدا ہونے والے عامل بزرگوں نے جو منتر اپنی ضرورتوں کے لیے بنائے ان کو سابر منتر کے نام سے جانا

جاتا ہے۔ کالا جادو کے نام سے ایک پراَسرار علم آسام کے قبائلی قوموں کے پاس سے اسی کے مطابق وقت اور علاقہ کے لحاظ سے یہ کالے جادو کا علم افریقہ کے قبائلی لوگوں میں بھی پایا جاتا ہے سابر منتر کی شروعات کی صحیح تاریخ بتلانا بڑا مشکل ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ مچھندر ناتھ اور گورکھ ناتھ جیسے عامل کامل بزرگوں نے سابر منتر کی بنیاد ڈالی۔ گجرات پردیس میں بہنے والی سابر متی نامی ندی کے آس پاس سابر منتر کی پیدائش ہوئی۔ جہاں پر سبر کول اور کرات نام کی قبائلی قومیں آباد تھیں۔ سبر قبائلی قوم میں کسی کامل بزرگ کے نام پر کولا چار منتر کو تیار کیا گیا ہے۔

ظاہری طور پر منتروں میں لفظ حرف ہی ہوتے ہیں مگر ان منتروں کے پیچھے کسی نہ کسی دیوی دیوتا کی غیبی طاقت ہوتی ہے جو ان عملوں کو عمل میں لاتے ہیں۔ تانترک منتر کو بنانے والے بھگوان شنکر مانے جاتے ہیں مگر ان گڑھ منتروں کے دیوتا ہنومان' بھیروں' کالی جیسے ہیں اور کامل بزرگوں کی شکل میں گورکھ ناتھ' سلیمان جیسے بزرگ ہیں۔ کئی منتروں میں ان کا نام بولا جاتا ہے اور کئی منتروں میں گرو کے نام سے کام چل رہا ہے۔ ان کے آخر میں لگائے جانے والے لفظ (شبد، سانچا، پنڈ، کانچا، پھرو منترا شیورو واچہ) بہت ہی معمولی لفظ ہیں جن کا مطلب ہوتا ہے کہ لفظ سچا ہے ختم نہیں ہوتا اور یہ جسم ختم ہونے والی شے ہے۔ منتر تم خدا کے لفظ ہو اور خدا کے حکم سے ظاہر ہو جاؤ اس طرح کے یا اس سے ملتے جلتے لفظ سابر منتروں میں ملتے ہیں۔

سابر منتروں کو قبائلی قوموں کے کامل بزرگوں نے علمی زبان کا سہارا نہ لے کر اپنی ضرورتوں کے مطابق بنایا ہے۔ اس لیے ان منتروں میں اس کام سے متعلق دیوی دیوتا کو سخت قسم دی جاتی ہے جس کو آن بھی کہتے ہیں۔ یہ آج بالکل بچوں کی ہٹ

دھرمی کی طرح ہے کہ کوئی بچہ اپنے کسی بزرگ سے قسم دے کر کوئی بات منوانا چاہتا ہے
جیسے

ماتا کی شیا پر پاؤں دھرے (ماؤں سے خیانت کرے)
اٹک کی دھائی (فلاں دیوی دیوتا کی قسم)
گرو کی شکتی (استاد کی طاقت) اٹک کی آن
اوم نمو آدیش اٹک کو دودھ پیا حرام
لفظ سابر منتروں کو علمی طاقت دیتے ہیں

گورکھناتھ، مچھندر ناتھ جیسے کامل بزرگوں نے ہم لوگوں پر بہت مہربانی کی ہے جو اس پراسرار علم کو عام شخص کے لیے فائدہ مند بنا دیا ہے۔ کئی منتروں کی بناوٹ دیکھ کر تو ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچوں کو خوش کرنے کے لیے کوئی نظم بنائی گئی ہے مگر ان منتروں کا اثر غیر معمولی ہوتا ہے۔

گھی گھی رانی چونٹی راتیوں سٹا مورتی، ماموں چنڈ بھانجے آیو، کھیتی کرورے
اوں اوں اوں

اس منتر میں چونٹی کے معنی چور کے ہیں اور گھی گھی نام کا ایک کیڑا ہوتا ہے جو باجرہ میں لگ جانے پر کسی ہفتہ یا اتوار کی رات کو روئی کا فلیتہ جلا کر اس چراغ کو جلتے ہوئے ہاتھ پر رکھ کر کھیت کے چاروں طرف گردش کرتے ہوئے مندرجہ بالا منتر پڑھتے ہیں جس کے اثر سے گھی گھی نام کا کیڑا مر جاتا ہے یا پھر باجرہ کو کھانا بند کر دیتا ہے چاہے اس واقعہ کو مہذب شخص کوری بکواس کہے مگر جن لوگوں کو اس کا فائدہ ہوتا ہے وہ اس کی حقیقت جانتے اور مانتے ہیں۔

سابر منتروں میں سنسکرت، ہندی، پنجابی، اردو، لیام، کنٹر، گجراتی، تامل اور بنگالی وغیرہ زبانوں کے لفظ ملتے ہیں اور مذکورہ بالا منتر بنے ہوئے ملتے ہیں۔ جن میں اس زبان کو استعمال کرنے والے بزرگوں، دیوی، دیوتاؤں کے نام ہوتے ہیں۔

ہندی بھارت کی عام زبان ہونے کی وجہ سے زیادہ سابر منتری یا مارواڑی زبان میں بنے ہوئے ہیں اور عام استعمال میں آتے ہیں۔ سابر منتروں کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ منتر، یقین، عقیدت اور اعتماد ہوتا ہے۔ ساتھ میں عقیدت بھی شامل ہوتی ہے تو وہی کام ہوتا ہے جیسے مغرب پسند تسلیم یافتہ اشخاص ان منتروں کو کوری بکواس مانتے ہیں۔

وہ کبھی بھی ان منتروں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب کہ اس کے برخلاف اَن پڑھ جاہل شخص کو اس کے یقین، اعتماد، عقیدت کی بناء پر ان منتروں سے فائدہ پہنچتا ہے۔

سابر منتروں میں عقیدت کے طور پر قسم کا بھی اثر ہوتا ہے۔ زیادہ زمانہ نہیں گزرا عام شخص اور امیر و امراء قسم کو ایک بڑی بات مانتے تھے اور قسم کھانے یا دلانے پر بڑی سے بڑی بات بھی مان لی جاتی تھی۔ جاگیردارانہ نظام میں چھوٹے سے چھوٹے قصبہ یا شہر میں کوئی شخص غیر قانونی تعمیر کرتا تھا یا کسی کی زمین پر دوسرا شخص تعمیر کر کے مکان بنا لیتا ہے تو اس جگہ کے جاگیردار یا گائے خدا کی قسم دینے پر فوراً تعمیر روک دی جاتی تھی۔ آج بھی عدالتوں میں قسم دلا کر حلف اٹھوا کر بیان دینے کا رواج ہے۔ زیادہ تر لوگ اپنی بات پر زور دینے کے لیے قسم کھاتے ہیں۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ جرائم پیشہ شخص بھی قسم نہیں توڑتا تھا۔ مگر آج حالات بدل گئے ہیں کہ کوئی بھی شخص قسم کھانے میں دریغ نہیں کرتا یا قسم کو مانتے ہی نہیں مگر ان سابر منتروں میں جن، دیوی

،دیوتاؤں وکامل بزرگوں کی قسم دلائی جاتی ہے۔وہ آج بھی ویسے ہی ہیں ان پر زمانہ کی بے ایمانی کا کوئی اثر نہیں پڑا۔

اودھڑ (مجذوب) یا اگھوری نام کے سنت سابر منتروں سے متعلق نہیں ہوتے وہ آنند مادگی سادھنا کرتے ہیں۔ان کے لیے وقت کی قیمت ختم ہوجاتی ہے۔وہ کالی بھیروں بیتال وغیرہ کے پجاری ہوتے ہیں۔اس لیے ان کی رہائش گاہ اکثر جنگل یا شمشان گھاٹ ہوتے ہیں اور لاتعداد بھوت پریت ان کے غلام بن کر رہتے ہیں۔وہ جنگلوں اور شمشان گھاٹوں میں رہ کر اپنے تابع بھوت پریتوں کے ذریعہ اپنی ضروریات کی ہر قسم کی چیز حاصل کر لیتے ہیں۔اس علم میں پاک وناپاک چیز کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔آسام دیش میں (جس کو کامروپ بھی کہا جاتا ہے) کاماکھیا دیوی کا مشہور مندر ہے۔کاماکھیا دیوی وش کرن (حب) کی دیوی ہیں جس میں کسی کو مسخر کرنے کے لیے کاماکھیا دیوی کی مدد لی جاتی ہے۔وہاں کاماکھیا مندر میں لڑکی کے پہلی مرتبہ کے خون میں روئی کو بھگو کر بخور کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں سابر منتروں میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

(1) سابر منتر بہت جلد اثر انداز ہوتے ہیں۔

(2) سابر منتر آسان اور عام زبان میں ہوتے ہیں۔

(3) سابر منتروں کا استعمال بہت ہی آسان ہے۔

(4) سابر منتروں میں کوئی تبدیلی یا معنی نکالنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ منتر عام طور پر دیہاتی زبان میں ہوتے ہیں۔

(5) سابر منتر ہر زبان میں پائے جاتے ہیں۔

(6) سابر منتروں سے ہر مسئلہ کا حل نکل آتا ہے۔

(7) سابر منتروں کو تسخیر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(8) سابر منتر دو قسم کے ہوتے ہیں جن میں پہلی قسم کے منتر میں معنی نہیں ہوتے اور ان سے مقصد معلوم نہیں ہوتا۔

دوسری قسم کے منتروں میں کام کے لحاظ سے معنی ہوتے ہیں۔

(9) سابر عملی منتروں کی طرح مشکل نہیں ہوتے۔

(10) سابر منتر کسی مخصوص طبقہ کے لیے نہیں ہیں ان میں سے ہر شخص، عورت، مرد اور بوڑھا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(11) سابر منتر کو استعمال کرنے کے لیے کوئی پرہیز وغیرہ نہیں کرنا پڑتا۔

(12)۔سابر منتر اردو زبان میں بھی ملتے ہیں جو مسلمان منتر کہلاتے ہیں، جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت علی علیہ السلام کی قسم دی جاتی ہے۔

(13) سابر منتر کی طرح سابر نقش بھی ہوتے ہیں۔

سابر منتر کا سائنسی پہلو

سابر منتروں کی بناوٹ کچھ اٹ پٹ سی لگتی ہے۔یہ ضروری نہیں کہ ان منتروں کا کوئی مطلب بھی ہو، ان کے معنی بھی ہو سکتے ہیں۔منتروں کی خصوصیت ان کی بناوٹ اور آواز میں ہوتی ہے اور یہی بناوٹ اور آواز تعجب خیز اثر رکھتی ہے۔سابر

منتروں میں عام طور پر عمل کے مطابق معنی نہیں ہوتے۔ پورے منتر کو پڑھنے کے بعد اس عمل کا مقصد معلوم نہیں ہوتا مگر آپ سمجھ لیں کے منتر کے معنی نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اثر پر فرق نہیں ہوگا۔ یہ مضر اثر کے لحاظ سے خاص تاثیر رکھتے ہیں۔ ان منتروں میں کسی قسم کا کوئی پرہیز اور احتیاط کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ یہ صرف ایک مخصوص تعداد میں پڑھنے سے اپنا اثر ظاہر کر دیتے ہیں۔ ان منتروں کو اثر انداز بنانے کے لیے تھوڑی سی محنت کرنی پڑتی ہے۔ ان منتروں پر پوری عقیدت کے ساتھ یقین رکھنا چاہیے اور آپ اسی یقین و اعتماد کی وجہ سے ان ساہر منتروں سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

منتر کی طاقت آواز کی لہروں کا ہی دوسرا نام ہے

منتر کے علم پر پڑھے لکھے مغرب پسند شخص یقین نہیں رکھتے مگر جب طب اور صنعت و حرفت وغیرہ میں آواز کی لہروں سے تعجب خیز فائدے اٹھائے جا رہے ہیں تو منتر کے علم پر یقین کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہ جاتا۔ مرض کو ختم کرنے، اسپات کی چادروں کو کاٹنے، لانڈری و آب پاشی میں آواز کی لہروں کا استعمال بجلی کی طرح ہونے لگا ہے۔ آواز کی لہروں سے کہرا بھی دور کیا جا سکتا ہے۔ لفظ کی آواز کی لہروں نے قدرت حاصل کر لی ہے۔ غیر ممالک میں آواز کے علم کی ترقی دینے کے لیے لگا تار تحقیق کی جا رہی ہے۔ ظاہری مادی مشینوں کے ذریعہ جب اتنی ترقی ہو رہی ہو تو مخفی طریقوں سے بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توقع رکھنی چاہیے۔ کیونکہ مادی چیز کی نسبت غیر مادی چیز کی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ آواز کی لہروں میں کتنی پوشیدہ

طاقت ہوتی ہے۔ اس کی کچھ مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر ہربرٹ ہور نے ایک بہت ہی نازک تجربہ کیا۔ یعنی ایک باریک چھوٹی ہڈی سے میل مٹی کو صاف کرنا اگر اس میل یا مٹی کی کسی تیز دھار اوزار سے صاف کیا جاتا تو ہڈی ضرور ٹوٹ جاتی مگر مذکورہ ڈاکٹر نے آواز کی لہروں سے اس باریک و نازک ہڈی سے میل اور مٹی کو صاف کر دیا۔

ابھی تک صرف ایکسرے ہی کو ایک ایسی مشین مانا جاتا ہے جس کی مدد سے انسان کے جسم کے اندرونی حصوں کی تصویر لی جا سکتی ہے مگر ایکسرے مشین گہرائی تک اپنا اثر نہیں ڈال سکتی۔

انجام کے طور ایکسرے کے ذریعہ گہری جڑیں جمائے مرض کی پوری تصویر نہیں آتی۔ اب اس کمی کو الٹرا ساؤنڈ نے پورا کر دیا ہے۔ اس کی آواز کو کان سے سننا ممکن نہیں ہے۔ الٹرا ساؤنڈ سے بہت سے سائنس دانوں نے مفید کام کیے ہیں۔

یو ایس اے (امریکہ) میں ایک شخص کے گولی چلانے سے ایک چھوٹے بچے کی آنکھ میں چھُرا چلا گیا۔ موجودہ جانچ و ایکسرے مشینوں کے ذریعہ معلوم نہ ہو سکا کہ آنکھ میں چھرا کس جگہ ہے۔ واشنگٹن کے گورنمنٹ ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے تصویر حاصل کر لی جس میں چھُرے کے موجود ہونے کا صاف پتہ چل گیا اور آپریشن کر کے اس جگہ سے چھرا نکال لیا گیا۔

شکاگو کے ایک ہسپتال میں ایک عورت ڈاکٹروں کے لیے مسئلہ بنی ہوئی تھی کہ اسے حمل یا پیٹ میں گانٹھ ہے۔ ایکسرے سے صاف تصویر نہیں آ سکی۔ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ صاف پتہ لگ گیا کہ مذکورہ عورت کے پیٹ میں حمل کی نشوونما ہو رہی ہے۔

ایکسرے کی کھوج 1894ء میں ہوگئی تھی مگر الٹرا ساؤنڈ کے اثرات کا اندازہ
ابھی حال ہی میں ہوا ہے۔ الٹرساؤنڈ کا پہلا تجربہ ویانا کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر
کارل ڈسک نے 1942ء میں کیا تھا۔ جاپان، سویڈن، انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ
ملکوں میں انسانی دماغ کے بارے میں پوری معلومات حاصل کرنے کے لیے الٹرا
ساؤنڈ کی طاقت سے مدد لی جارہی ہے۔ مغربی جرمن کے ڈاکٹر ایلفرت اور ڈاکٹر بلائی
بھیڈ نے دس ہزار اشخاص کی تصویریں الٹرساؤنڈ کے ذریعہ اتاریں اور ان سے مفید
معلومات حاصل کیں۔

آوازوں کی لہروں کا تعجب خیز اثر

انگلینڈ میں اسٹون ہیرا نام کی ایک جگہ ہے جہاں کے پتھر ایک دوسرے سے
اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ اگر ان پتھروں کے پاس کوئی شخص بہت آہستہ سے آواز
کرتا ہے تو اس آواز سے وہ پتھر ہلنے لگتے ہیں۔ اگر یہ آواز کی لہریں لگاتار ہوتی رہیں
تو وہ پتھر اپنی جگہ سے گرنے لگیں گے۔ اس لیے ان پتھروں کے پاس گانا بجانے اور
بات کرنے کی ممانعت ہے۔

آوازوں کی لہروں کی طاقت کو جرمن کے ایک سائنس دان نے ثابت کر کے
دکھایا ہے کہ اگر لفظ اوم ایک مخصوص آواز کے ساتھ کیا جائے تو اس کے اثر سے دیوار
بھی پھٹ سکتی ہے۔

کچھ سائنس دانوں نے ساز اور آواز کے ذریعے تصویریں تیار کیں۔ میامی
یونیورسٹی امریکہ کے سائنس دان ڈاکٹر جے ڈی رچرڈسن نے سمندری مچھلیوں کو

پکڑنے کے لیے ایک مخصوص آواز کی لہروں کا کامیابی سے استعمال کیا۔ وہ سمندر کے
کنارے بانسری کی ایک مخصوص آواز سے بجاتے تھے اور اس آواز کی کشش سے کافی
تعداد میں مچھلیاں سمندر کے کنارے پر آجاتی تھیں اور وہ بہت آسانی سے ان کو پکڑ
لیتے تھے۔ سمندر میں شیر نامی ایک جانور ہوتا ہے۔ اُسے موسیقی بہت پسند ہے اسے
کہیں بھی میٹھی زبان میں موسیقی سنائی پڑتی ہے، تو وہ اسے سننے کے لیے اس جگہ ضرور
جاتا ہے۔ چاہے وہاں اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو۔

غیر ممالک میں ایسی بجلی کی مشین بنائی جارہی ہیں جو اس طرح کی آوازیں
پیدا کرتی ہیں۔ جس کی آواز سن کر روشنی پر آنے والے پتنگے اس مشین سے ٹکرا کر
اپنے آپ کو ختم کر دیتے ہیں۔ روایت ہے کہ مادہ مینڈکی جب حاملہ ہوتی ہے، تو اس
وقت وہ نہایت میٹھی زبان میں گانا گاتی ہے اور وہ گانا اس یقین کے ساتھ گاتی ہے کہ
اس گانے کے اثر سے اس سے پیدا ہونے والا بچہ تندرست ہوگا اور پیدائش میں
تکلیف نہیں ہوگی۔

سب کے بارے میں یقین کے ساتھ تو نہیں کہا جاسکتا مگر انسان کے بارے
میں یہ حقیقت ہے کہ موسیقی کے ذریعہ حمل میں موجود مولود کو ذہنی و جسمانی طور پر
تندرست بنایا جاسکتا ہے اور بچہ کی پیدائش کے وقت تکلیف کم ہوتی ہے۔ بچہ کی
پیدائش کے بعد سوبر نام کی موسیقی سے بچہ متاثر کرنے والے برے اثرات کا خاتمہ
ہوتا ہے۔ حمل میں موجود بچہ پر موسیقی کا کیا اثر پڑتا ہے۔ اس کے تجربات لندن میں
کچھ ڈاکٹروں نے کیے جن حاملہ عورتوں کو مخصوص موسیقی بجا کر سنائی گئی۔ ان میں
284 بچوں پر اس کا اثر پڑا۔ وہ عام بچوں کی نسبت زیادہ تندرست اور وزن میں زیادہ

تھے۔اس لیے ڈاکٹروں کی بھی عام رائے ہے کہ حاملہ عورتیں مخصوص موسیقی کی مشق کیا کریں یا کسی دیگر شخص سے سنیں۔مشرقی جرمن کے ڈاکٹر جوہوم نے موسیقی کی مدد سے جانوروں کا کامیاب علاج کرنے میں شہرت حاصل کی ہے۔

انہوں نے کتوں اور بلیوں پر کامیاب تجربہ کر کے دیکھا کہ ان پر موسیقی کا کیا اثر ہوتا ہے اور کیسے جانور موسیقی سے تندرست ہوتے ہیں۔

کیلیفورنیا کا ایک شخص کسی وجہ سے گونگا ہوگیا۔اس سے کوئی ڈاکٹر شفاء نہیں دلا سکا۔آر۔آر تنظیم کے ایک رکن نے لگاتار دوسال تک اسے موسیقی کے ریکارڈ سنائے، جس کے اثر سے وہ شخص بولنے لگا۔رامپور اسٹیٹ کے نواب لقوہ کے مریض تھے۔استاد سورج خان نے راگ جے ونتی کی موسیقی سے ان کے لقوہ کے مرض کو ٹھیک کر دیا۔

بیجو باورا نے چکری کے راجہ راج سنگھ کو راگ پوریا سنا کر نیند کی بیماری کو ختم کر دیا۔ہندوستان میں دیپک راگ سے چراغ جلانے اور شری راک سے ٹی بی جیسے موذی جان لیوا مرض کو ختم کرنے۔بھیروی راگ عوام کو خوشحال بنانے میں اور سندر راگ سے جنگ میں موجود فوجیوں کا حوصلہ بند کرنے میں کامیابی کے ساتھ استعمال ہوتا آرہا ہے۔

برسات کے موسم میں میگھ ملہار گا کر ظالم وجابر اشخاص میں پیار ومحبت اور اچھے اخلاق کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے۔بارش نہ ہونے پر میگھ راگ گا کر بارش کرائی جاسکتی ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مختلف طرح کی آوازوں سے ان کے مقصد کے مطابق اثرات پیدا ہوتے ہیں۔کیونکہ منتروں کو بھی آواز کی مدد سے بولا

جاتا ہے۔آواز کی لہروں سے ان مطلوب دیوتا اس منتر میں چھپے مقصد کو پورا کرنے میں عامل کی مدد کرتے ہیں۔اس لیے منتروں کو پڑھنے کے لیے مقصد کے مطابق آواز استعمال کی جاتی ہے۔

آپ کو ہندوستان کے ہر گاؤں، شہر میں سابر منتر کے عامل مل جائیں گے جو اپنے منتروں کے استعمال سے وہ کام کر گزرتے ہیں جس کو دیکھ کر ہر شخص انگشت بدنداں رہ جاتا ہے اور ڈاکٹروں، سائنسدانوں کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس مادی زمانہ میں مخفی طاقت بھی ہے جو ان منتروں کے ذریعہ مخفی ہو کر اثرات پیدا کرتی ہے۔

چوتھا باب

تصویر کا دوسرا رخ

قرآن مجید میں جادو کا تذکّرہ

ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ۔ ''قومِ فرعون کے سرداروں نے (قوم سے) کہا یہ تو بڑا ماہر جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تمھیں تمہارے ملک سے نکال باہر کرے۔ پس اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ ان سب نے کہا، اے فرعون! اس (موسیٰ ؑ) اور اس کے بھائی کو کچھ دن کی مہلت دو اور شہروں میں کچھ ہرکارے بھیجے جائیں تا کہ وہ وہاں سے بڑے کھلنڈرے جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں۔ فرعون کے جادوگر آ گئے۔ انھوں نے کہا اگر ہم غلبہ حاصل کرلیں تو ہمیں کوئی بڑا اجر ملنا چاہیے۔ فرعون نے کہا (ضرور ملے گا) تم میرے مقرّب لوگوں میں سے بن جاؤ گے۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰ ؑ سے کہا اے موسیٰ! پہلے تم (اپنا کلام) پھینکو گے یا ہم پھینکیں، حضرت موسیٰ ؑ نے کہا، تم ہی پہلے پھینکو، جب انھوں نے اپنی (رسیاں) ڈالیں، لوگوں کی نظر بندی کردی (کہ سانپ معلوم ہونے لگیں) اور لوگوں کو ڈرادیا اور ان لوگوں نے (اپنے خیال میں) بہت بڑا جادو دکھایا''۔

(سوراعراف، آیت 110 سے لے کر آیت 117 تک)

تفسیر:

علامہ سید ظفر حسن امروہوی اپنی کتاب تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں:

کہ بارہ ہزار جادوگر جمع ہوئے تھے۔ ان میں چار چوٹی کے کھلاڑی تھے اور

سب کا گرو گھنال شمعون نامی ایک جادوگر تھا۔ مصر میں آتے ہی ان لوگوں نے سن لیا
تھا کہ حضرت موسیٰؑ کے سوتے وقت بھی ان کا عصا اژدھا بن کر ان کی حفاظت کرتا
ہے۔ اسی وقت سے ان کی ہمت پست ہوگئی، کیونکہ جادوگر کے سونے کے بعد جادو
کا اثر نہیں رہتا۔ یہ مقابلہ اسکندریہ کی زمین پر ہوا تھا۔ مقابلہ کے وقت تمام خلقت مع
لشکر فرعون جمع ہوگئی تھی اور فرعون ایک تخت پر بیٹھا تماشہ دیکھ رہا تھا۔

اس زمانہ میں جادوگروں کا بڑا زور تھا۔ انسانی زندگی کا سب سے زیادہ محبوب
مشغلہ جادو کا تماشا تھا۔ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہ تھا جہاں بکثرت جادوگر نہ ہوں، اس
ناپاک شغل میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شریک تھیں۔ ماں باپ اپنی اولاد کو شروع
ہی سے جادو سکھانا شروع کر دیتے تھے۔ فرعون اور اس کے سرداروں نے مذاق عوام
کے مطابق یہی سمجھا کہ موسیٰؑ وہارونؑ دونوں جادوگر ہیں۔ وہ معجزہ کی حقیقت کو سمجھے
ہوئے نہ تھے۔ مختصر یہ ہے کہ معجزہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ دوسروں کو ایسا عمل دکھانے سے
عاجز کر دیتا ہے۔ رہا جادو تو ایک جادوگر دوسرے پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔ جادوگروں
نے جو رسیوں کے ٹکڑے ہوا میں اڑائے تھے اور وہ سانپ بن کر لہرانے لگے۔
حقیقتاً سانپ نہیں تھے بلکہ جادو کے زور سے لوگوں کو سانپ نظر آنے لگے تھے۔

پھر کیا ہوا؟

ارشادِ خداوندی ہے:
ترجمہ: ''جب جادوگر یہ تماشا دکھا رہے تھے ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ اب تم اپنا
عصا ڈالو، جونہی اسے ڈالا وہ اژدھا بن کر ان چھوٹے سانپوں کو ایک ایک کر کے نگلنے

لگا۔ الغرض جو حق بات تھی ثابت ہوگئی اور جو عمل جادوگر کر رہے تھے ملیا میٹ ہو کر رہ
گیا۔ پس فرعون اور اس کے پیرو سب اس اکھاڑے میں ہار گئے اور ذلیل و رسوا ہو کر
پلٹے۔ جادوگروں نے اپنی ہار مان کر کہا ہم تو اب تمام عالموں کے پیدا کرنے والے
جو موسیٰؑ وہارونؑ کا رب ہے ایمان لے آئے''۔

تفسیر:

یہ جادوگر بڑے سمجھدار اور خوش نصیب تھے کہ بہت جلد بات کی تہ کو پہنچ گئے
اور اپنے ہاتھوں سے جاتی عاقبت کو سنبھال لیا، مقابلہ ان کا ان مشرکین عرب سے
تھا، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیشمار آیاتِ الٰہی کا مشاہدہ کیا
مگر ٹس سے مس نہ ہوئے اور نتیجہ میں دنیا و دین دونوں کھو بیٹھے۔ دنیا میں مسلمانوں
کی تلواروں سے قتل ہوئے اور آخرت میں تو جہنم کے شعلے ان کے جلانے کے لیے
ہیں ہی۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ ساحرانِ فرعون نے ہارونؑ و موسیٰؑ دونوں کے
رب پر ایمان لانے کا اعلان کیا۔

جادوگروں کا ایمان لانا

تفسیر القرآن میں لکھا ہے کہ ان جادوگروں کی حالت میں عجیب وغریب تغیر
پیدا ہوا کہ قدرتِ خدا یاد آتی ہے۔ ان کی دعائیں کتنی جلد قبول ہوئیں۔ صبح اس حالت
میں ہوئی کہ کافر تھے کچھ دن چڑھے اپنا جادو لوگوں کو دکھایا اور فرعون کی عزت کی قسم
کھائی اور نمازِ ظہر کے وقت ان پر خدائی فضل ہوا اور ایمان لائے اور نمازِ عصر کے وقت
ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور مغرب کے وقت سولی دی گئی اور اس روز بہشت

میں پہنچ گئے۔ جب بگڑی قسمت بنتی ہے تو یوں بنتی ہے۔

جادوگروں کے اس واقعہ نے تمام شہر میں ہلچل مچادی اور گھر گھر اس کا چرچا ہونے لگا۔ فرعون کی خدائی کی طرف سے لوگوں کے دل ہٹنے لگے۔ فرعون خود سخت پریشان تھا۔ اگرچہ اس نے جادوگروں کو سزا دے کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کرنا چاہا، مگر حضرت موسیٰؑ کی طرف سے جو خوف اس کے دل میں سمایا تھا اس نے راتوں کی نیند اڑادی تھی اور دن کا چین ختم کردیا تھا۔ وہ کئی روز محل کے اندر ایک عجیب کرب میں پڑا رہا، کسی کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔ بنی اسرائیل کو اس واقعہ کے بعد کتنی خوشی ہوئی ہوگی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

دربارِ فرعون میں جادوگروں کے کرتب

تفسیر نمونہ میں لکھا ہے کہ کافی صلاح ومشورے کے بعد درباریوں نے فرعون سے کہا موسیٰؑ اور اُس کے بھائی کو مہلت دو اور اس بارے میں جلدی نہ کرو اور تمام شہروں میں ہرکارے روانہ کردو تاکہ ماہر اور منجھے ہوئے جادوگروں کو تمھارے پاس لے آئیں۔ دراصل فرعون کے درباری یا تو غفلت کا شکار ہوگئے یا موسیٰ علیہ السلام پر فرعون کی تہمت کو جان بوجھ کر قبول کرلیا اور موسیٰ کو ساحر (جادوگر) سمجھ کر پروگرام مرتب کیا کہ ساحر کے مقابلے میں ''سحار'' یعنی ماہر اور منجھے ہوئے جادوگروں کو بلایا جائے۔ چنانچہ انھوں نے کہا خوش قسمتی سے ہمارے وسیع وعریض ملک (مصر) میں فن جادو کے بہت سے ماہر استاد موجود ہیں۔ اگر موسیٰؑ ساحر ہے تو ہم اس کے مقابلے میں سحار لا کھڑا کریں گے اور فن سحر کے ایسے ایسے ماہرین کو لے آئیں گے جو ایک لمحہ

میں موسیٰؑ کا بھرم کھول کر رکھ دیں گے۔

ہر طرف سے جادوگر پہنچ گئے

فرعون کے درباریوں کی تجویز کے بعد مصر کے مختلف شہروں کی طرف ملازمین روانہ کردیئے گئے اور انھوں نے ہر جگہ پر ماہر جادوگروں کی تلاش شروع کردی۔ آخرکار ایک مقررہ دن کی میعاد کے مطابق جادوگروں کی ایک جماعت اکٹھی کرلی گئی۔ دوسرے لفظوں میں انھوں نے جادوگروں کو اس روز کے لیے پہلے ہی تیار کرلیا تاکہ ایک مقرر دن مقابلے کے لیے پہنچ جائیں، لوگوں کو بتایا گیا، مقصد یہ ہے کہ اگر جادو کامیاب ہوگئے کہ جن کی کامیابی ہمارے خداؤں کا دشمن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میدان چھوڑ جائے گا۔ واضح رہے کہ تماشابینوں کا زیادہ سے زیادہ اجتماع جو مقابلے کے ایک فریق کے ہمنوا بھی ہوں ایک طرف تو ان کی دلچسپی کا سبب ہوگا اور ان کے حوصلے بلند ہوں گے۔

اور ساتھ ہی وہ کامیابی کے لیے زبردست کوشش بھی کریں گے اور کامیابی کے موقع پر ایسا شور کریں گے کہ حریف ہمیشہ کے لیے گوشہ گمنامی میں چلا جائے گا اور اپنی عددی کثرت کی وجہ سے مقابلے کے آغاز میں فریق مخالف کے دل میں خوف وہراس اور رعب ووحشت بھی پیدا کرسکیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ فرعون کے کارندے کوشش کررہے تھے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ایسے کثیر اجماع کی خدا سے دعا کررہے تھے کہ اپنا مدعا اور مقصد زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا سکیں۔

یہ سب کچھ ایک طرف ادھر جب جادوگر فرعون کے پاس پہنچے اور اسے مشکل میں پھنسا ہوا دیکھا تو مناسب موقع سمجھتے ہوئے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور بھاری انعام وصول کرنے کی غرض سے اسے کہا اگر ہم کامیاب ہو گئے تو کیا ہمارے لیے کوئی صلہ بھی ہوگا۔

فرعون جو بُری طرح پھنس چکا تھا اور اپنے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا تھا۔ انھیں زیادہ سے زیادہ مراعات اور اعزاز دینے پر تیار ہوگیا۔ اس نے فوراً کہا ہاں ہاں جو کچھ تم چاہتے ہو میں دوں گا۔ اس کے علاوہ اس صورت میں تم میرے مقربین بھی بن جاؤ گے۔

جادوگروں کے دل میں نورِ ایمان چمک اٹھا

جب جادوگروں نے فرعون کے ساتھ اپنی بات پکی کرلی اور اس نے بھی انعام، اجرت اور اپنی بارگاہ کے مقرب ہونے کا وعدہ کرکے انھیں خوش کردیا اور وہ بھی مطمئن ہوگئے تو اپنے فن کے مظاہرے اور اس کے اسباب کی فراہمی کے لیے تگ و دو کرنی شروع کردی۔ فرصت کے ان لمحات میں انھوں نے بہت سی رسیاں اور لاٹھیاں اکٹھی کرلیں اور بظاہر ان کے اندر کو کھلا کرکے ان میں ایسا کیمیکل مواد (پارہ وغیرہ کی مانند) بھر دیا جس سے وہ سورج کی تپش میں ہلکی ہو کر بھاگنے لگ جاتی ہیں۔

آخر کار وعدے کا دن پہنچ گیا اور لوگوں کے انبوہ کثیر میدان میں جمع ہوگیا تاکہ وہ اس تاریخی مقابلے کو دیکھ سکیں۔ فرعون اور اس کے درباری، جادوگر اور

حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ سب میدان میں پہنچ گئے، یہاں پر بھی قرآن مجید حسبِ معمول اس تاریخ ساز منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، موسیٰؑ نے جادوگروں کی طرف منہ کرکے کہا جو کچھ پھینکنا چاہتے ہو پھینکو اور جو کچھ تمھارے پاس ہے میدان میں لے آؤ۔

سورہ اعراف کی آیت 115 سے معلوم ہوتا ہے کہ جنابِ موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس وقت کی جب جادوگروں نے انھیں کہا آپ پہلے اپنی چیز ڈالیں گے یا ہم؟ موسیٰ علیہ السلام کی یہ پیش کش درحقیقت انھیں اپنی کامیابی پر یقین کی وجہ سے تھی اور اس بات کی مظہر تھی کہ فرعون کے زبردست حامیوں اور دشمن انبوہ کثیر سے وہ ذرہ بھر بھی خائف نہیں۔ چنانچہ یہ پیش کش کرکے آپ نے جادوگروں پر سب سے پہلا کامیاب وار کیا، جس سے جادوگروں کو بھی معلوم ہوگیا کہ موسیٰ ایک خاص نفسیاتی سکون سے بہرہ مند ہیں اور وہ کسی ذاتِ خاص سے لُو لگائے ہوئے ہیں کہ جو ان کا حوصلہ بڑھا رہی ہے۔

جادوگر غرور و نخوت کے سمندر میں غرق تھے۔ انھوں نے اپنی انتہائی کوشش اس کام کے لیے صرف کردی تھی اور انھیں اپنی کامیابی کا بھی یقین تھا۔ لہٰذا انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر پھینک دیں اور کہا فرعون کی عزت کی قسم ہم یقیناً کامیاب ہیں۔

اس دوران حاضرین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور فرعون اور اس کے درباریوں کی آنکھیں خوشی کے مارے چمک اٹھیں، ایک اژدھا کی شکل میں تبدیل ہوکر جادو کے ان کرشموں کو جلدی جلدی نگلنے لگا اور انھیں ایک ایک کرکے کھا گیا۔ اس موقع پر

لوگوں پر کلام سکوت طاری ہو گیا، حاضرین پر سناٹا چھا گیا۔ تعجب کی وجہ سے ان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے، آنکھیں پتھرا گئیں۔ گویا ان میں جان ہی نہیں رہی لیکن بہت جلد تعجب کی بجائے وحشت ناک چیخ و پکار شروع ہو گئی۔ کچھ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، کچھ لوگ نتیجے کے انتظار میں رک گئے اور کچھ لوگ بے مقصد نعرے لگا رہے تھے، لیکن جادوگروں کے منہ تعجب کی وجہ سے کھلے ہوئے تھے۔

اس مرحلے پر سب کچھ تبدیل ہو گیا۔ جو جادوگر اس وقت شیطانی رستے پر گامزن، فرعون کے ہم رکاب اور موسیٰ علیہ السلام کے مخالف تھے، اپنے آپ میں آ گئے، کیونکہ جادو کے ہر قسم کے ٹونے اور ٹوٹکے اور مہارتِ فن سے واقف تھے۔ اس لیے انھیں یقین ہو گیا ہے ایسا کام ہرگز جادو نہیں ہو سکتا بلکہ یہ خدا کا ایک عظیم معجزہ ہے۔ لہٰذا اچانک وہ سارے کے سارے سجدے میں گر پڑے۔ اس عمل کے ساتھ ساتھ جو ان کے ایمان کی روشن دلیل تھا۔ انھوں نے زبان سے کہا ہم عالمین کے پروردگار پر ایمان لے آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عصا زمین پر مارنے اور ساحرین کے گفتگو کرنے کا کام اگرچہ موسیٰؑ نے انجام دیا لیکن ان کے بھائی ہارونؑ بھی اُن کے ساتھ ساتھ ان کی حمایت اور مدد کر رہے تھے۔ یہ ایک عجیب و غریب تبدیلی سے نکل کر روشنی اور نور میں قدم رکھ دیا اور جن جن مفادات کا فرعون نے ان سے وعدہ کیا تھا ان سب کو ٹھکرا دیا۔

جادو اور ھاروت و ماروت کا قصہ

تفسیر القرآن میں لکھا ہے کہ شیطان تو انسان کی گھات میں لگا ہوا ہے۔

خصوصاً بنی اسرائیل پر تو اس کا جادو سب سے زیادہ چلتا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد اس نے بنی اسرائیل کو یہ پٹی پڑھائی کہ تمھیں معلوم نہیں کہ سلیمان علیہ السلام نے جو تمام انسان اور جنّات وغیرہ کو اپنے قابو میں کر لیا تھا وہ عمل تسخیر کا تھا۔ میں نے ان کے تخت کے نیچے سے وہ کتاب نکال لی ہے، جس میں جادو کے منتر اور ٹونے ٹوٹکے لکھے ہیں، جن سے سلیمانؑ کام لیتے تھے۔ وہ احمق اس کے دام فریب میں آ گئے اور اس سے جادو سیکھنا شروع کر دیا۔ منجملہ اور کرشموں کے سب سے بڑا کرشمہ یہ تھا کہ شادی شدہ عورتوں کو ان کے شوہروں سے جدا کر کے اپنے تصرف میں لاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں ھاروت و ماروت کو بشکلِ انسانی اس زمانہ کے پیغمبر کے پاس بھیجا کہ لوگوں کو بتائیں کہ ہم اس جادو کا توڑ سکھانے آئے ہیں تاکہ وہ جادوگروں کے ظلم سے محفوظ رہ سکیں۔ یہ خبر سنتے ہی لوگ ان کے پاس آنے لگے ۔ انھوں نے ان سے کہا دیکھو ہم تمھارے لیے اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہیں، خبردار کوئی عمل ایسا نہ کرنا جو خلاف شرع ہو صرف اس لیے ہم تمھیں سکھاتے ہیں کہ تم پر جادو کا اثر نہ ہو تو خود کسی پر جادو نہ کرنا ورنہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ یہ واقعہ ارضِ بابل کا ہے۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ جب جادو حرام ہے تو فرشتوں نے لوگوں کو اس کی تعلیم کیوں دی جواب یہ ہے کہ جب تک ان کو بتایا نہ جاتا کہ جادو اس چیز کا نام ہے وہ کیسے جانتے کہ جادو کیا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ہم اگر کسی سے کہیں کہ گالیاں نہ دیا کرو تو ان کا یہ بھی بتانا ہوگا کہ اس قسم کے الفاظ گالی کہلاتے ہیں وہ جادو کا توڑ

بتاتے تھے تو یہ کہہ کر بتاتے تھے کہ تم خود ایسا نہ کرنا یہ کوئی بری بات نہ تھی۔ مقصود یہ بتانا تھا کہ ان الفاظ سے جادو کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

یہ تھا اصلی واقعہ مگر مفسرین اور مورخین نے اس واقعہ میں وہ رنگ بھرا کہ طلسم ہوشربا اور الف لیلہ کی ایک داستان بنا دیا۔ لکھتے ہیں، جب ھاروت و ماروت خوش رو نوجوانوں کی صورت میں زمین پر آئے تو یہاں کی دو حسین عورتوں پر جن کے نام زہرہ اور مشتری تھے، عاشق ہو گئے اور وصل کے خواہشمند ہوئے۔ انھوں نے کہا جب تک آپ ہم کو وہ اسمِ اعظم نہ بتائیں گے جن سے آپ آسمان پر آتے جاتے ہیں، ہمارے وصل کی لذت سے محروم رہیں گے۔ وہ تو دیوانے بنے ہوئے تھے ہی۔ اسم اعظم الٰہی ان کو سکھا بیٹھے۔ وہ ان کو پڑھ کر فوراً آسمان پر اڑ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کو زہرہ ستارہ بنا دیا، دوسری کو مشتری اور اس گناہ کی پاداش میں ھاروت و ماروت کو بابل کے ایک کنویں میں الٹا لٹکا دیا۔ ان کے منہ اور ناک سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا ۔ چنانچہ وہ قیامت تک اس میں اسی طرح لٹکے رہیں گے۔ (العیاذ باللہ)

تعویذوں کے اثرات

بہت سے لوگ جادو وغیرہ کا یقین نہیں رکھتے، حالانکہ اس سے خوفناک اثرات ہر زمانے میں لوگوں کے سامنے آتے رہیں ہیں۔ انگریز محققین نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی یہودیوں نے جادو کیا تھا۔ جس کے توڑ کے لیے سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ نازل ہوئی۔ ہم نے خود کئی بار لوگوں کے اوپر جادو کا اثر دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ اہل ایمان پر یہ بات بھی واضح

کر دینا ضروری سمجھتے ہیں جو لوگ تعویذ گنڈوں کے خلاف ہیں وہ اپنے اس خیال میں درست نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ شیطانی عمل میں تو اثر ہو اور رحمانی عمل اس کے توڑ میں بے اثر رہے، کیا شیطان کی قوت خدا سے زیادہ ہے، ہرگز نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ڈاکٹر طبیب ادویہ کے ذریعہ سے مریضوں کا علاج کریں اور ان کو شفا حاصل ہو جائے اور اسماءِ الٰہی یا آیاتِ قرآنی سے علاج کیا جائے تو شفا نہ ہو اور اس کو ڈھکوسلا بتائیں، جس خدا نے ادویات میں یہ اثر بخشا ہے کیا اپنے ناموں میں اپنی کتاب مقدس کی آیات میں یہ اثر نہیں بخش سکتا ایک مومن تو اس کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دینی پیشواؤں نے بہت سی علاج آیات قرآنی دم کر کے اور اسمائے الٰہی پڑھ کر کیے ہیں اور ان کو شفا حاصل ہوئی ہے۔ ہم سالہا سال سے اس روحانی علاج سے کام لے رہیں اور الحمد للہ ان سے لوگوں کو تسکین بخش فائدے ہو رہے ہیں۔

ہاں یہ ضروری ہے کہ اس قسم کے معالج کو پاک نفس چاہیے اور عملیات کے جو منقولہ طریقے ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے۔ تعویذوں کو گلے میں ڈالنا یا بازو پر باندھنا جو لوگ عار سمجھتے ہیں وہ آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہی کی توہین کرتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ اعتقادِ صادق کے ساتھ کوئی تعویذ گلے میں ڈالا جائے اور شفا نہ ہو، جس طرح ڈاکٹروں اور طبیبوں کی دوائیں اکثر اوقات امراض کی پیچیدگی سے اپنا اثر نہیں کرتیں یا تشخیص میں غلطی کرنے سے معالج اپنے علاج میں کامیابی حاصل نہیں کرتا، اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مریض کا ایمان صحیح نہ ہو، بے نمازی ہو، احکام الٰہیہ کی خلاف ورزی کرنے سے تعویذ بے اثر رہے، لیکن اگر شرائط پر عمل ہو تو ہم یقین سے کہتے ہیں کہ اثر ہوگا اور ضرور ہوگا۔ یہ اسرارِ الٰہیہ ہیں۔ ہم ان کے راز سے واقف نہیں۔

حرز ابو دجانہ، حرز جواد، دعائے مشلول، جوشن کبیر، جوشن صغیر، حرز امیر المومنینؑ دعائے یَـامَنْ تُحَلُّ سورہ الحمد ایسے مجرب عمل ہیں کہ امراض کی شفا میں تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں، بشرطیکہ ان کو قرینہ سے پڑھا جائے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کسی سواری پر سوار ہو تو یہ آیت پڑھ لیا کرو(سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ) پھر اس سواری پر کوئی حادثہ پیش نہ آئے گا، اگر اتفاقاً گر بھی جاؤ گے تو چوٹ نہ لگے گی۔ یہ سب کیا ہے؟ آیاتِ الٰہیہ کے اثرات اس طرح دعاؤں میں اثر پیدا کرنے کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔ رجوع قلب اور آنکھ کے آنسو خوفِ خدا میں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا تھا: ﴿یَابْنَ عِمْرَانَ هَبْ لِیْ مِنْ قَلْبِکَ الْخُضُوْعَ وَمِنْ عَیْنِکَ الدُّمُوْعَ تَجِدْنِیْ قَرِیْبًا مُجِیْبًا﴾ (اے موسیٰؑ دو چیزیں مجھے دے دو، اپنے دل کی رجوع اور اپنی آنکھ سے آنسو پھر جو دعا تم کرو گے میں اسے قبول کروں گا) کسی آیت یا دعا کے عمل میں جو ایام مقرر کیے جاتے ہیں وہ صرف اس غرض سے ہوتے ہیں کہ ان ایام میں کسی نہ کسی وقت تو دل اس کی طرف رجوع کر ہی جائے گا۔

معجزہ اور جادو میں فرق

ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: (سورہ طٰہٰ 59 تا 72)

"فرعون نے کہا، موسیٰؑ! کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے ہمیں نکال دو، ہم بھی تمھارے سامنے ویسے ہی جادو

پیش کریں گے۔ لہٰذا اب تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک وقت مقرر کرو اس کے خلاف نہ ہم کریں گے نہ تم ایک صاف ستھری جگہ میں مقابلہ ہو، حضرت موسیٰؑ نے کہا تمھارے مقابلے کا وقت زینت (عید) کا دن ہو۔ سب لوگ دن چڑھے وہیں جمع ہو جائیں۔ پس فرعون لوٹ گیا اور اپنے جادو کا سامان جمع کرنے لگا۔ پھر مقابلہ کے لیے آیا۔ حضرت موسیٰ نے ان لوگوں سے کہا تمھارا ستیاناس ہو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھو ورنہ تم پر عذاب نازل کر کے ملیامیٹ کر دے گا جس نے اس پر افترا کیا وہ نامراد رہا۔ پھر انھوں نے اپنے معاملہ میں جھگڑا شروع کیا اور چپکے چپکے باتیں کرنے لگے"۔

تفسیر:

فرعون نے اپنے محل میں داخلہ کے سات دروازے رکھے تھے اور سب پر پہرہ دار بٹھا دیئے تھے تاکہ کوئی اجنبی داخل نہ ہو۔ آخری دروازہ پر پہنچے تو درندے ان کے قدموں پر لوٹنے لگے اور یہ دونوں بھائی بےخوف وخطر فرعون کے محل میں داخل ہو گئے۔ فرعون مع اپنے درباریوں کے تخت پر بیٹھا تھا۔ موسیٰؑ وہارونؑ کو دیکھ کر غصہ میں بھر گیا، ڈانٹ کر کہا تم کون ہو اور بے اجازت کیسے آئے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا ہم خدا کے رسول ہیں۔ ہم تیری ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دے۔ اس نے سپاہیوں کو بلا کر حکم دیا کہ انھیں پکڑ کر قید خانہ میں بند کر دو۔ یہ سنتے ہی حضرت موسیٰؑ نے اپنا عصا ہاتھ سے چھوڑا وہ اژدہا بن کر فرعون کی طرف چلا، خوف سے وہ چلا اٹھا اور ید بیضا دکھا کر درباروں کو بے ہوش کیا۔ فرعون نے فریاد کی "موسیٰؑ اسے روکو، حضرت موسیٰؑ نے اژدھا کو پکڑا تو وہ پھر عصا بن گیا۔

Scanned by CamScanner

فرعون نے سمجھا یہ سب جادو کا کھیل ہے۔ اب نرمی سے باتیں کرنی شروع کیں۔ اس زمانہ میں جادو کا بڑا زور تھا اور ملکِ مصر میں بڑے بڑے گرو گھنٹال پائے جاتے تھے۔ فرعون نے مقابلہ کے لیے ایک دن مقرر کیا حالانکہ جادوگروں کی کبھی کسی ملک پر حکومت نہیں ہوئی مگر فرعون کی خرد ماغی تھی کہ اس نے سمجھا کہ یہ ملک پر جادو سے قبضہ کرنے آئے ہیں۔ الغرض مہلت لے کر وہ موسیٰؑ سے مقابلہ کی تیاری کرنے لگا۔ جہاں جہاں نامور جادوگر تھے سب کو بلا لیا اور انھیں بڑے بڑے انعام دینے کا وعدہ کیا۔

فرعون معجزہ اور جادو کے فرق کو سمجھا ہی نہ تھا۔ کیا سمجھتا اس نے ایسا مقابلہ کبھی دیکھا ہی نہ تھا مگر تھا، بہت گھبرایا ہوا۔ موسیٰؑ کا رعب اس کے دل پر اچھی طرح چھا گیا تھا۔ اس نے اس بارے میں اپنے سارے درباریوں کو جمع کر کے مشورہ کیا۔

پھر ارشادِ خداوندی ہے:

ترجمہ آیات:

انھوں نے (درباریوں نے) کہا (آپ پریشان نہ ہوں اس کے سوا اور کچھ نہیں) کہ یہ دونوں جادوگر ہیں۔ اس ارادہ سے آئے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمھیں اس ملک سے نکال باہر کریں اور تمھارے اچھے خاصے مذہب کو مٹا دیں تو تم بھی اپنے چلتر (جادو) جمع کر لو اور تیرا باندھ کر مقابلہ کے لیے آ پڑو، جو آج غالب آ گیا وہی فائز المرام رہے گا۔

انھوں نے (جادوگروں) نے کہا، اے موسیٰؑ! پہلے تم ڈالو گے یا ہم پہلے ڈالیں۔ موسیٰؑ نے کہا تم ہی ڈالو (پس انھوں نے اپنے کرتب دکھائے) موسیٰؑ نے

اپنے دل میں کچھ دہشت سی پائی۔ ہم نے کہا موسیٰؑ! ڈرو نہیں، غالب تم ہی رہو گے جو تمھارے داہنے ہاتھ میں ہے (عصا) اسے زمین پر ڈالو جو کرتب انھوں نے دکھائے ہیں وہ ان سب کو نگل جائے گا۔ انھوں نے جو کچھ کر دکھایا ہے وہ ایک جادوگر کا کرتب ہے۔ جادوگر کہیں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس تمام جادوگر سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم ہارونؑ و موسیٰؑ کے رب پر ایمان لے آئے۔

تفسیر:

صورت یہ ہوئی کہ جب وعدہ کا دن آیا تو مصر کے تمام تماشہ دیکھنے کے لیے میدان میں جمع ہو گئے۔ فرعون بڑے غصے سے کامیابی کی امید میں تخت پر بیٹھا تھا۔ سارے دربار میں حاضر تھے۔ جادوگر کئی سو کی تعداد میں غرور و تکبر میں جھکے ہوئے ایک طرف تھے اور موسیٰ اور ہارونؑ کمبل کے کرتے پہنے ہوئے دوسری طرف علیحدہ کھڑے تھے۔ جادوگروں کے گرو گھنٹال نے اپنے چیلوں کو حکم دیا کہ کام شروع کر دو۔ انھوں نے رسیوں اور پتلی پتلی چھڑیوں کو ہوا میں پھینکا۔ وہ سب سانپ بن کر لہرانے لگے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے اپنے عصا کو زمین پر چھوڑا تو وہ اژدھا بن کر ہوا میں اڑا اور جادوگروں کے سارے سانپوں کو نگل گیا۔

ساحر بڑے سمجھدار تھے، ناکام ہوتے ہی سمجھ گئے کہ موسیٰؑ نے جو کچھ دکھایا ہے وہ جادو نہیں ہے، جادو سے الگ کوئی چیز ہے۔ وہ جادوگروں میں اتنا کمال رکھنے والے تھے کہ اس فن میں اس سے بالاتر کوئی کرتب ان کے ذہن میں نہیں تھا۔ جب اپنے اس کمال کو ذلیل و خوار ہوتے دیکھا تو یہ یقین کر لینا ضروری تھا کہ موسیٰؑ نے جو دکھایا ہے وہ صرف خدا کی طرف سے عطا کردہ کوئی چیز ہے، جب ہی تو فوراً ایمان

لے آئے۔ یعنی فرعون جو اپنے آپ کو ہمارا رب بتاتا ہے ہمارا رب نہیں ہے بلکہ ربّ موسیٰؑ وہارونؑ ہمارا رب ہے۔ یہیں سے معجزہ اور جادو کا فرق ظاہر ہو جاتا ہے۔ معجزہ پر جادو غالب نہیں آ سکتا۔ معجزہ جادو پر غالب آ جاتا ہے۔

جادو اور اس کی تاثیر

ترجمہ۔ (آیت 102 سورہ بقرہ)

اور (اس منتر) کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمانؑ کے زمانۂ سلطنت میں شیاطین جپا کیا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمانؑ نے کفر اختیار نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر اختیار کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وہ چیزیں جو ھاروت وماروت دونوں فرشتوں پر بابل میں نازل کی گئی تھیں حالانکہ یہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہ تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم دونوں تو فقط (ذریعہ) آزمائش ہیں۔ پس تو (اس پر عمل کرکے) بے ایمان نہ ہو جانا۔ اس پر بھی ان سے وہ ٹوٹکے سیکھتے تھے جن کی وجہ سے میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دیں، حالانکہ بغیر اذن خداوندی وہ اپنی ان باتوں سے کسی کو ضرر نہیں پہنچاتی تھیں اور (کچھ) نفع نہ پہنچاتی تھیں۔ باوجودیکہ وہ یقیناً جان چکے تھے کہ جو شخص ان (برائیوں) کا خریدار ہوا وہ آخرت میں بے نصیب ہے اور بے شبہ وہ (معاوضہ) بہت ہی برا ہے جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچا۔ کاش (اسے کچھ سوچ) سمجھے ہوتے۔

تفسیر:

مولانا حافظ فرمان علی صاحبؒ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام

کی وفات کے بعد ابلیس نے کچھ جادو درست کیا اور اسے کاغذ پر لکھا اور لپیٹ کر اس کی پشت پر لکھ دیا کہ یہ آصف بن برخیا نے (جو حضرت سلیمانؑ کے وزیر تھے) حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی کے واسطے درست کیا ہے اور یہ علم کے خزانے کا بے بہا در ہے اور اس کے ذریعے سے ہر ایک مطلب حاصل ہوسکتا ہے اور یہ لکھ کر کاغذ حضرت سلیمانؑ کے تخت کے نیچے دفن کر دیا۔ چند دنوں کے بعد لوگوں نے ان کے سامنے اس کو اکھاڑا اور یہ جڑ دیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی بدولت جن وانس پر حاوی تھے۔ تم بھی اگر عمل کرو گے تو ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ اس پھندے میں سمجھ دار لوگ تو نہ آئے مگر سفلے اس کے پابند ہو گئے اور سفلی کرنے لگے۔ اسی لیے خدا نے ارشاد فرمایا کہ جادو کی نسبت حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف غلط ہے۔ یہ سب کارستانی شیطان کی ہے۔

حضرت نوحؑ کے بعد کسی پیغمبر کے زمانے میں ان کی قوم نے جادوگری میں خوب مشق بہم پہنچائی اور اس کی بدولت خدا جانے کیا کیا شرارتیں شروع کردیں۔ دینی امور کو بالائے طاق رکھ کر جادو کے بندے ہو گئے۔ خداوند عالم نے اس وقت دو فرشتوں ھاروت وماروت کو آدمی کی صورت میں شہر بابل میں بھیج دیا تاکہ ان لغو ڈھکوسلوں سے روکیں۔ جب وہ دونوں زمین پر آئے تو لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کر دیا اور اس زمانہ کی حقیقت سے آگاہ کر دیا اور اس زمانہ کے ایک پیغمبر کا ایک عمل بتایا کہ وہ لوگوں کو سکھا دیں کہ اس کی وجہ سے جادو کو دفع کر سکیں اور یہ بھی سمجھا دیا کہ اس کی بدولت لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا۔ چونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے یہودی بھی اپنی کتاب توریت کو پس پشت ڈال کر ٹوٹکے ٹونے کے پیچھے

پڑ گئے اور اسی کو عین دین سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے خدا نے اس کی قلعی کھول دی اور بتا دیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ ان پر اعتماد نہ کرنا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے دین میں جادو کرنے سے جادوگر کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی تھی۔

سحر کی اشاعت کا آغاز کہاں سے ہوا؟

علامہ سید علی نقوی صاحب قبلہ سورہ بقرہ کی آیت 102 کی تفسیر کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں یہود کی ایک اور بے راہ روی کا ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ بجائے آسمانی کتاب اور حقائق مذہب کی واقفیت حاصل کرنے کے وہ جادو ٹونے میں پڑ گئے ہیں اور اسے اپنا کمال سمجھنے لگے ہیں۔ اس فن سحر کی ابتداء کیا تھی اور مذہبی جماعت کی اس کے ساتھ گرویدگی کہاں تک اس کے شایانِ شان تھی۔ اس پر قرآن مجید نے روشنی ڈالی ہے اور اس ذیل میں بعض ان غلطیوں کی اصلاح کی ہے جو عوام کے ذہن میں راسخ ہو گئی تھیں۔

سحر کی اشاعت کی ابتداء دو ذریعوں سے بتائی گئی ہے جن میں ایک دراصل غلط تھا اور ایک بنیادی طور پر صحیح تھا۔ مگر عمل اس پر غلط طریقہ سے کیا گیا۔ پہلا ذریعہ شیاطین، جس کی تفصیل جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ چونکہ جنابِ سلیمانؑ پیغمبر کو خالق کی جانب سے اصناف مخلوقات پر غیر معمولی اقتدار عطا فرمایا گیا تھا۔ شیاطین نے ان کے بعد گمراہی خلائق کا یہ سامان کیا کہ کچھ جادو کے قواعد و اصول لکھ کر ان پر سرخی یہ قائم کر دی کہ یہ علمی ذخیرہ ہے جو آصف بن برخیا نے سلیمان ابن داؤدؑ کے بعد لوگوں کو وہ کتاب ملی اور یہ بہت سے لوگوں کے لیے سببِ کفر بن گیا وہ

کہنے لگے کہ بس معلوم ہو گیا کہ سلیمانؑ جو غیر معمولی قدرت و سلطنت کے مالک تھے۔

وہ منجانب اللہ نہ تھی، بلکہ اس سحر کا نتیجہ تھی۔ اس نوشتہ کی ذمہ داری جناب سلیمانؑ کی طرف عائد کی جا رہی تھی۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے مذکورہ آیت میں یہ دفع دخل ضروری سمجھا گیا کہ سلیمانؑ نے یہ کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیاطین نے کفر کا ارتکاب کیا تھا۔

دوسرا ذریعہ سحر کی اشاعت بتایا گیا، دو فرشتے جن کا نام ہاروت و ماروت تھا۔ اس اشاعت کا مرکز بابل جسے جغرافیہ میں اب عراق کہا جاتا ہے۔ یہ اپنی ساحری کے لحاظ سے زمانہ قدیم میں مشہور رہا ہے۔ قرآن کریم نے زیر نظر آیت میں اسی حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ یہود میں دونوں جگہ کا سحر رائج ہے۔ فلسطین کا بھی اور بابل بھی۔ اسی ذیل میں جس طرح فلسطینی سحر کے ذکر میں اس نے اپنے ایک معصوم پیغمبرؑ کی پاکدامنی کا اظہار کیا۔ اسی طرح بابلی سحر کے تذکرہ میں اپنے دونوں فرشتوں ہاروت و ماروت کی شانِ عصمت کا تحفظ کیا، چونکہ ان کے متعلق اسرائیلیات میں ایک حکایت مشہور تھی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ان دونوں فرشتوں کو انسانی جذبات دے کر بھیجا گیا تھا اور عراق کی ایک فاحشہ زہرہ سے ان کا تعلق ہو گیا تھا اور اب وہ اسی فاحشہ کے ساتھ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہیں۔ قرآن مجید نے ان فرشتوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی عصمت اور ان کے دامن کے بے داغ ہونے کا اثبات کر کے گویا ذہن انسانی کو ان کی نسبت عائد کردہ الزامات سے بھی بری سمجھنے کی طرف مائل کر دیا۔ اسی لیے مفسرین نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اس

حکایت کے بے سروپا ہونے کا بھی اظہار کیا ہے۔

ایک روایت جو الفاظِ قرآن سے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔ یہ ہے کہ ان دونوں فرشتوں کو اصل میں ساحروں کا زور توڑنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔

یہ فرشتے انسانوں کی صورت میں خالق کی طرف سے بھیجے گئے تھے، تاکہ ساحروں کے سحر کا مقابلہ کرنے کے لیے انھیں مسلح کریں اور اسی لیے جس کو وہ ان تدابیر کی تعلیم دیتے تھے انھیں متنبہ کر دیتے تھے کہ دیکھو ہمارے ذریعے سے تم ایک معرض میں ہو وہ امتحان یہ ہے کہ اس کو بس دفعیہ سحر میں صرف کرنا خود ساحر نہ بن جانا، مگر لوگوں نے ان کی اس تنبیہ سے صحیح اثر نہ لیا۔ وہ خود کرنے لگے اور زیادہ تر اس کا استعمال میاں بیوی کے افتراق کے باب میں کیا جاتا تھا۔ یہ فقرہ کہ وہ جس کو نقصان پہنچاتے تھےوہ مشیتِ الٰہی سے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خالق ان کے عمل سے راضی تھا ایسا ہرگز نہیں، عمل تو وہ اس کے حکم کے خلاف تھا، مگر اثر اس پر قانون تکوینی کے مطابق اُسی طرح مرتب ہوتا تھا جیسے زہر پر اس کا اثر۔ یہ آثار ایک عام نظامِ قدرت کے تحت واقع ہوتے ہیں، جن کی مخالفت اسی وقت ہوتی ہے کہ جب اظہارِ معجزہ وغیرہ کی ضرورت ہو۔ اس میں فعل کی ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے جو اِن اسباب کو مہیا کرے اور اسی لیے وہ مستحق ملامت وعقوبت بھی ہوتا ہے۔ بے شک خالق اس کی مزاحمت بہ نظر حکمت نہیں کرتا۔ اگر وہ کر دیتا تو یہ فعل غیر ممکن الوقوع ہو جاتا۔ اس اعتبار سے اسے نتیجہ مشیت کہا جاتا ہے اور یہی معنی باذنِ اللہ کے اس آیت میں ہیں:

سورہ اعراف کی آیت 109 کی تفسیر میں علامہ سید نقی نقویؒ لکھتے ہیں کہ جادو کی قسموں میں سے ایک شعبدہ بازی ہوتی ہے، جسے اردو میں ڈھٹ بندی کہا جاتا

ہے۔ اس سے اصل شئے کی کیفیت میں تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ دیکھنے والوں کا حاشیہ متاثر ہوتا ہے کہ انھیں ایسا ہی نظر آتا ہے، اس آیت میں قرآن کے یہ الفاظ کہ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا جاتا ہے بتلاتے ہیں کہ ساحرانِ فرعون کے جادو کی نوعیت یہی تھی۔ قرآن مجید میں جن پانچ جگہوں پر سحر اور اس کی تاثیر کے بارے میں بتایا گیا ہے یہ ہیں۔

(1) سورۂ بقرہ آیت (102)

(2) سورۂ اعراف آیت (109 تا 120)

(3) سورۂ یونس آیت (76 تا 81)

(4) سورۂ طٰہٰ آیت (59 تا 72)

(5) سورہ فلَق آیت (4)

لبید بن عاصم یہودی کا جادو کرنا

علامہ مقبول احمد دھلویؒ لکھتے ہیں کہ طب الائمہ میں جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جبرائیل آمین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! فلاں شخص نے آپ پر جادو کیا ہے اور وہ جادو کی چیز فلاں قبیلے کے کنویں میں اس شخص نے ڈال دی ہے۔ پس آپ اس کنویں پر اس شخص کو بھیجیں جس پر آپ کو بھروسہ سب سے زیادہ ہو، تاکہ وہ اس جادو کو نکال کر آپ کے پاس پہنچا دے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بھائی جناب علی مرتضیٰؑ کو بھیجا اور فرمایا کہ تم فلاں قبیلے کے کنویں پر چلے جاؤ کہ اس میں

ایک جادو سے جولبید ابن عاصم یہودی نے میرے بارے میں کیا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کام کو چلا اور زوزان کے کنویں پر جا کر اتر گیا۔ دیکھا اس کا پانی جادو کی وجہ سے مہندی کے پانی کی مانند ہوگیا تھا، میں نے جلدی جلدی ڈھونڈا یہاں تک کہ کنویں کی تہہ میں پہنچ گیا۔ تلاش بسیار کے بعد میں نے ایک ڈبہ نکالا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے کھولو جب کھولا تو اس میں کھجور کی کھال کا ایک ٹکڑا تھا، اس کے اندر ایک لمبا ریشہ تھا جس میں گیارہ گرہیں دی ہوئی تھیں اور جبرائیل آمین یہ دونوں سورتیں (معوذتین) لا چکے تھے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ یا علیؑ! تم ان سورتوں کو ریشہ پر پڑھو، پس جناب امیرؑ نے شروع کیا، جیسے ہی ایک آیت پڑھتے تھے ویسے ہی ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ جب ان دونوں سورتوں کے پڑھنے سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سحر کے اثر کو دفع فرمادیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عافیت عطا فرمائی۔

دوسری روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ دونوں فرشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے، ایک تو آپ کے دائیں طرف بیٹھ گئے اور دوسرے بائیں طرف جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض کیا ہے؟ میکائیلؑ نے جواب دیا کہ ان پر سحر کیا گیا ہے۔ جبرائیلؑ نے دریافت کہ ان پر سحر کیا کس نے کیا ہے؟ میکائیل نے کہا کہ لبید ابن عاصم یہودی نے۔

احادیث کی رو سے جادو کی مذمت

حدیث شریف:

جو شخص تھوڑا یا بہت جادو سیکھے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کا اپنے رب کے ساتھ آخری عہد ہوتا ہے۔ اس کی حد سزا یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے البتہ اگر وہ توبہ کر لے تو سزا معاف ہو جائے گی اور وہ کفر سے باہر آ جائے گا۔ (بحار الانوار ج79، ص210)

چشم بد، افسوں، سحر اور فال نیک، ان سب میں حقیقت ہے البتہ فال بد اور ایک کی بیماری کا دوسرے کو لگ جانا غلط ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت 546)

نجومی کاہن کی مانند ہے، کاہن جادوگر کی طرح ہے، جادوگر کافر کی مانند ہے اور کافر جہنمی ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ 79)

ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا شوہر مجھ پر سختی کرتا ہے اور میں نے اس پر ایسا جادو کیا ہے کہ وہ مجھ پر مہربان ہو جائے۔ حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے دین کو خراب کیا ہے، تجھ پر ملائکہ کی لعنت ہے (تین بار فرمایا) تجھ پر آسمان کے فرشتوں کی لعنت ہے اور زمین کے فرشتوں کی لعنت ہے۔ (بحار الانوار ج79، ص214)

مسلمان جادوگر قتل کر دیا جائے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جادوگر کو قتل کر دیا جائے۔ لیکن کافر جادوگر کو قتل نہیں کیا جائے گا، پوچھا گیا یا رسول اللہ (صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کس لیے فرمایا: چونکہ شرک اور جادو آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اور جو سزا شرک کی ہے وہ جادو کی سزا سے زیادہ ہے۔

(مستدرک الوسائل، ج3، ص248، باب1)

جب دو عادل گواہ کسی مسلمان کے بارے میں گواہی دیں کہ اس نے جادو کیا ہے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ جندب بن عبداللہ بجلی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی جادوگر کو پکڑ لو تو اسے قتل کر دو۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ﴾ "جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہو سکتا" (طٰہٰ 49) اور فرمایا کہ جب وہ پایا جائے تو اسے امن سے نہ رہنے دیا جائے۔ (المیزان، ج14، ص109)

جادو کی قسمیں

ایک زندیق (کافر) نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے جو سوالات کیے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ جادو کے متعلق بتائیں کہ اس کی اصل کیا ہے؟ جادوگروں کے متعلق جو عجیب و غریب باتیں بیان کی جاتی ہیں وہ ان پر کیونکر قادر ہوتے ہیں اور انھیں کیسے انجام دیتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جادو کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک قسم طب کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح اطباء نے ہر بیماری کے لیے ایک دوائی تیار کی ہوتی ہے۔ اسی طرح جادو کے علم سے جادوگروں نے ہر تندرستی کے لیے ایک آفت، ہر سلامتی کے لیے ایک مصیبت اور ہر معنی اور مقصد کے لیے ایک حیلہ گر ہوتا ہے۔ ایک اور قسم ہے

جس سے کوئی اُچک کی جاتی ہے یا پھرتی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے یا جھوٹ گھڑا جاتا ہے یا پھر بیوقوف بنایا جاتا ہے۔ ایک اور قسم وہ ہوتی ہے ان میں سے بہتر چیز کے جو زیادہ نزدیک ہوتی ہے یہی کچھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ طب کی مانند ہے۔ جادوگر کسی شخص کے ساتھ ٹونہ کرتا ہے تو وہ مرد کسی قابل نہیں رہتا۔ وہ طبیب کے پاس جاتا ہے۔ چنانچہ طبیب اس کا علاج کرتا ہے اور اسے ٹھیک کر دیتا ہے۔ (بحارالانوار، ج63، ص21)

ھاروت وماروت سے بھی زیادہ جادوگر

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں عبداللہ بسر زمانی سے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بچتے رہو کیونکہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ دنیا ھاروت وماروت سے بھی بڑی جادوگر ہے۔ (درمنثور، ج1، ص100)

پانچواں باب

☆ حقیقتِ سحر ☆ معجزہ اور سحر کے مابین فرق
☆ سحر شریعت کی نظر میں ☆ سحر اور اس کا علاج
☆ مخلوق ثلاثہ ☆ علم قرآن اور علمِ سحر ☆ دجال اکبر
☆ آزمائش خداوندی ☆ تعلیم سحر کا نتیجہ
☆ عِلْمُ الرحمن اور علم الشیطان ☆ سفلی مخلوق
☆ لباسِ بشریت ☆ تعریفِ سحر
☆ علمِ سحر اور علمِ الٰہی کی تاثیرات کا باہمی فرق
☆ شرک اور سحر کا باہمی ارتباط ☆ علمِ سحر سے کبھی فلاح نہیں ہو سکتی
☆ معجزہ اور سحر کے الفاظ کا فرق
☆ سحر سے انسانیت کی بنیاد اکھڑ جاتی ہے
☆ الفاظِ سحر اور ان کے اثراتِ مجربہ
☆ بعض الفاظ روح پر اثر ڈالتے ہیں اور بعض جسم پر
☆ الفاظ ناری و نوری ☆ عشق کا جادو
☆ آواز کا جادو ☆ کلام کا جادو
☆ روپیہ کا جادو ☆ سحر کی ابتداء کس ملک سے ہوئی؟

سحر کیا ہے؟

علامہ کمال الدین الدمیری ؒ فرماتے ہیں:

سحر

لفظ سحر کے لغت میں اصل معنی امرِ مخفی اور پوشیدہ چیز کے ہیں اور عملِ اصلاح میں ایسے حیرت انگیز اور عجیب وغریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنے کے اسباب پوشیدہ ہوں۔ امام رازی ؒ نے تفسیرِ کبیر میں لفظ سحر کے متعلق فرمایا ہے کہ:

''لفظ سحر کے معنی شریعت میں ایسے امور کے لیے مخصوص ہے جن کا سبب پوشیدہ ہو، اور وہ اصل حقیقت کے خلاف سمجھ میں آنے لگے''۔

حقیقتِ سحر

تمام علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور اپنے اندر مضر اثرات رکھتا ہے۔ اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے سحر میں اپنی قدرتِ کاملہ اور مصلحت سے ایسے مضر اثرات رکھ دیئے ہیں جیسے ادویہ زہر وغیرہ میں۔ بہر حال سحر ایک حقیقت ہے اور ایسے مضر اثرات بھی بہت تیزی سے اثر کرتے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ سحر بذاتِ خود قدرتِ الٰہی سے بے نیاز ہو کر مؤثر بالذات ہے اور اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے یا سوچتا ہے تو ایسا سوچنا کفر ہے۔

سحر کیا ہے؟

اللہ جل شانہٗ کا واسطہ ترک کر کے پوشیدہ اسباب کے ذریعے عجیب وغریب

امور پر قدرت حاصل کرنے کا نام سحر ہے۔ دنیا میں سحر کے بہت سے طریقے ہیں۔ جن کے ذریعے خلافِ عادت امور ایک تو روحانیت سے متعلق ہیں۔ مثلاً جنات وشیاطین یا وہ ارواح جو جسم سے علیحدہ ہو چکی ہوں ان کو مسخر کر کے مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یا تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی ایک خاص ترکیب یا مختلف حالتوں کے اجتماع یا صورتِ نوعیہ کے خواص کی بنا پر ظاہر ہوتی ہیں۔

بہر حال سحر کی بہت سی قسمیں ہیں، لیکن عام طور پر دنیا میں دو طرح کے طریقے ہیں۔

(1) کلدانی اور (2) دوسرا بابل۔

معجزہ اور سحر کے مابین فرق

سحر اور معجزہ کے درمیان یہ فرق ہے کہ معجزہ براہِ راست صرف اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو کہ بغیر کسی اسباب کے ظہور میں آتا ہے اور اس کا کوئی اُصولی طریقہ یا وقت نہیں ہوتا اور نہ کسی فن کی طرح پڑھایا جا سکتا ہے کہ نبی ہر وقت اس کو دکھانے کی صلاحیت رکھے۔ سوائے اس کے ایک نبی کی صداقت کے لیے وجود پذیر ہوتا ہے اور نبی مخالفین کو بطور صداقت جب کبھی پیش کرنا چاہتا ہے تو پہلے خدا کی طرف رجوع (دعا وغیرہ) کرتا ہے، تب خدا کی طرف سے نبی کو معجزہ دکھانے کی قوت عطا کی جاتی ہے۔ جب کہ سحر اور جادو مستقل ایک فن ہے، باقاعدہ سکھلایا اور بتلایا جاتا ہے اور جس کے جاننے والے اس کو مقررہ اصول وقوانین کی پابندی کو کام میں لا کر کسی بھی وقت کہیں بھی کر سکتا ہے اور یہ فن ایک انسان دوسرے انسان کو سکھا سکتا ہے۔ حالانکہ اس کے

اسباب بھی پوشیدہ ہوتے ہیں، لیکن اس فن کے ماہر اس سے واقف ہوتے ہیں۔

(سحر شریعت کی نظر میں)

فقہائے اسلام نے سحر کے بارے میں لکھا ہے کہ جن امور میں شیاطین ارواح خبیثہ سے مدد لی جائے اور ان کو حاجت روا سمجھ کر منتروں وغیرہ سے ان کو مسخر کر کے کام لیا جائے تو وہ شرک کے برابر ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہے اور اس کے علاوہ جن امور میں دوسرے طریقے استعمال کیے جائیں اور ان سے دوسروں کو تکلیف اور نقصان پہنچے تو ان کا کرنے والا بھی گناہ کبیرہ کا اور امور حرام کا مرتکب ہوگا، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

''مہلک باتوں سے بچو یعنی وہ شرک اور جادو ہے''۔

فتح الباری میں علامہ عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ:

''علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے اور اتفاق رائے سے گناہانِ کبائر میں سے ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سات مہلک چیزوں میں شمار کیا ہے''۔

بعض صورتیں سحر کی کفر ہیں اور بعض صورتیں کفر تو نہیں مگر سخت گناہ ہیں۔ پس اگر سحر کا کوئی منتر یا عمل کفر کا مقتضی ہے تو وہ کفر ہے ورنہ نہیں۔ بہر حال سحر کا سیکھنا سکھانا قطعاً حرام ہے''۔

بہت سی معتبر تواریخ میں لکھا ہے کہ نمرود کے زمانہ میں حکمائے بابل نے چھ ایسے حیرت انگیز اور عجیب طلسم بنائے تھے کہ عقل اور ذہن کی رسائی ان تک دشوار تھی۔

وہ چھ طلسم یہ تھے۔

- کلدانیوں نے تانبہ کی ایک بطخ بنائی تھی جس کی خاصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر میں داخل ہوتا تو وہ خود بخود بولنے لگتی، جس سے شہر کے نگہبان سمجھ جاتے کہ شہر میں کوئی چور یا جاسوس گھس گیا ہے اور وہ تلاشِ جستجو کے بعد اس کو پکڑ لیتے تھے۔
- گمشدہ چیزوں کے لیے ایک نقارہ بنایا تھا، جب کبھی کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی تھی تو وہ اس نقارہ پر چوٹ مارتا تو یہ نقارہ اس کو اس کی گمشدہ چیز کے بارے میں بتلا دیتا کہ جاؤ فلاں جگہ ہے یا فلاں کے پاس ہے۔
- ایک ایسا عجیب وغریب حوض بنایا تھا جس میں مختلف قسم کے شربت ڈالے جاتے تھے لیکن جو شربت جس کو درکار ہوتا وہ اس حوض سے حاصل کر لیتا تھا۔ حالانکہ تمام مشروبات ایک ساتھ ڈالتے تھے۔ یہ حوض جشن وغیرہ کے موقعوں پر استعمال میں لایا جاتا تھا۔
- ایک آئینہ ایسا بنایا جو کہ غائب کا حال بتاتا تھا کہ وہ کہاں اور کس جگہ یا کس حال میں ہے۔
- نمرود کے محل کے باہر ایک ایسا پیڑ لگایا جس کا سایہ لوگوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہتا تھا یعنی اگر زیادہ ہو گئے تو پھیل کر سب پر سایہ کر لیتا تھا اور جب آدمی کم ہو جاتے تھے تو سکڑ کر بقدرِ ضرورت ہو جاتا تھا۔
- ایک ایسا تالاب بنایا جو کہ ایک چیز کے دو دعویدار ہونے پر ان کے مابین فیصلہ کرتا تھا یعنی اگر کسی ایک چیز کے دو دعوایدار ہوتے تو وہ دونوں اس تالاب پر اتر جاتے۔ جو حق دار ہوتا پانی اس کی ناف تک آتا اور جو جھوٹا ہوتا وہ اس میں ڈوب کر مر جاتا۔

سحر اور اس کا علاج

اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہے تو مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر عورت کے گلے میں ڈال دیں۔

کلمات یہ ہیں: فَلَمَّا رَاَیْنَہٗ اَکْبَرْنَہٗ الی قولہٖ کریم فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُم بِہِ السحر الی قولہ تعالی اَلْمُجْرِمُوْنَ لیکن یہ عمل طالع حمل میں ہونا چاہیے۔ لکھنے کے بعد اگربتی سے دھونی دے کر اس عورت کے گلے میں ڈال دیں۔

اگر بیوی کی نظر میں شوہر کتا یا خنزیر نظر آتا ہو اور وہ اس سے شدید نفرت کرتی ہو تو سات کھجور یا انجیر پر اسماء قمر لکھ کر بیوی کو کھلائیں اور اس کے گلے میں سورۂ یوسف زعفران اور عرقِ گلاب سے لکھ کر ڈال دیں۔

اگر عورت شادی کی خواہش مند ہو تو ایک کاغذ پر سورہ "الم نشرح" سات مرتبہ لکھ کر "ذیناک لا ناظر" یمات مرتبہ لکھیں اور اس کے بعد آیت بطلان سحر قال موسی ما جئتم به السحر، مبطلون تک لکھ کر یہ عزیمت اس کے نیچے لکھیں اور اس عورت کے سر پر او من کان میتا فاحیینه سات مرتبہ پڑھیں۔

جس کنواری لڑکی کا کہیں سے رشتہ نہ آتا ہو تو اس کے لیے پوری سورہ رحمٰن جمعہ یا پیر کے دن ایک کاغذ پر لکھیں اور اس کے نیچے لڑکی کا نام مع والدہ کے نام کے لکھ کر یہ عبارت لکھ دیں۔

یا جماعة الرجال سلبت عقولکم کتسلیب والقیت علیکم

محبة و عطفا و حنانا و تخيلا و عشقا لا طاقة لكم بالجلوس
ولا للقعود حتى يتزوجها حد م كم واطلت تعطيلها ولان
يتزويجها يا هلعانيه حركو الارواح الروحانية الساكنة فى
قلوب الاجنين فينظروا الى فلانة فيصر فهافى اعينهم
كالشمس المنيرة او كنظر زليخا يوسف عليه السلام.

یہ عبارت سات مرتبہ لکھی جائے اور اس کے بعد آیت بطلان سحر قال
موسی ما جئتم به السحر آخر تک لکھ کر ساعت عطارد میں لکھ کر غسل کے پانی
میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ ایک ہفتے کے اندر اندر شادی ہو جائے گی۔

اگر کوئی مرد اپنے گھر والوں سے نفرت کرتا ہو اور ان سے بھاگتا ہو تو عسى
الله ان يجعل بينكم رحيم تک اور آیت بطلان السحر (جو اوپر بتلا چکے ہیں)
سات مرتبہ کسی برتن پر لکھیں اور اسے بارش کے پانی سے دھو کر وہ پانی مرد کو پلائیں۔

اگر کسی عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو سورہ واقعہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا
کر گلے میں اتنے لمبے دھاگے کے ساتھ ڈالیں کہ وہ تعویذ ناف پر پڑا رہے اور اللہ
تعالیٰ کے 99 نام اور آیت بطلان سحر کسی برتن پر لکھ کر پانی سے دھو کر عورت کو
آفتاب طلوع ہونے کے وقت سات دن تک پلائیں اور اس کے سر پر آیت بطلان
سحر ستر مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

جس عورت کے ہاں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں تو سورہ نجم کسی برتن پر لکھ
کر پانی سے دھو کر اس پانی سے بدھ کے دن غسل کرائیں اور اس کے سر پر پوری سورہ
انبیاء اور آیت بطلان سحر اور اسماء قمر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

اگر دلہن دولہا سے نفرت کرتی ہو تو ایک کاغذ پر سورہ یوسف لکھیں اور آیت
فلماء راینه اکبرنه کو سات مرتبہ لکھیں اور اس کتابت کو اس کے سر پر ماریں اور
اس کے بعد کسی چیز پر ومن كل شيء خلقنا ٥ زوجين اثنين لعلكم
تذكرون تک لکھ کر کھلائیں۔

اگر کوئی عورت ہمبستری سے نفرت کرتی ہو تو امراۃ نوح امراہ لوط كانتا
تحت عبدين من عبدين من عبادنا صالحين ستر مرتبہ لکھ کر پانی سے دھو کر اس
پانی کو شہد سے میٹھا کر کے سات دن تک پلائیں۔

سحر جادو کے لیے مندرجہ ذیل عمل اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے سحر والے
مریض کو پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ يَجْرِئُ بجری کواڑ بانده هون رسوب
دوار بجری ائے بجری جائے سب جگہ سمائے، ٹونہ جادو سب دور ہو
جائے جو ٹونہ جادو پھر کرائے الٹ پلٹ وہاں کا وہاں پڑ جائے جو جو کرے
سو سو سرے بحق لا الا اله الله محمد رسول الله و ننزل من
القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنين ولا يزيد الظالمين الا
خسارا نقش سورہ ناس اور سورہ فلق ان دونوں نقش کو زعفران سے لکھ کر اور
عطر میں بسا کر سحر زدہ کے بازو پر باندھیں۔

نقش سورہ فلق

۷۸۶

۲۱۶۹	۲۱۷۴	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۴۳	۲۱۷۷	۲۱۷۵	۲۱۴۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۲۲	۲۱۷۴

نقش سورہ ناس

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

حقائقِ سحر

مولانا محمد طاہر قاسمی لکھتے ہیں

تمہید:

بہرحال حقیقتِ سحر پر روشنی ڈالنے کے لیے بطور تمہید اوّلاً اس قدر عرض ہے کہ چوں کہ اس عالم میں خیر وشر دونوں کا وجود ایک دوسرے کے ساتھ توام ہے۔ ان

کے وجود سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اس لیے باعتبار شہادت عقل ونقل خیر وشر کے مظاہر بھی تین ہی قسم کے ہوں گے۔ اول وہ مخلوق اور مظاہر جنھیں خیر وشر کا شائبہ اور اس کا گذر نہ ہو دوسرے وہ مخلوق اور مظاہر جو خیر وشر کو شیاطین و جنات سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ان دونوں کے مجموعہ کو انسان کہتے ہیں اور جب کہ صورت حال یہ ہے کہ باعتبار خیر وشر کے مخلوق تین حصوں میں منقسم ہے۔

انسان عادتاً مرکب مخلوق کو ہی دیکھ سکتا ہے

ان میں سے انسان ہر دو مخلوق کا خلاصہ اور روح وجسم کا مجموعہ ہے اور یہ عناصر ارادہ وقدرت کے ساتھ انسان میں محض آزمائشِ خداوندی کے لیے ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت بھی واجب التسلیم ہوگی کہ عادۃً، اس عالم میں انسان کو صرف وہی مخلوق محسوس ہوگی جو روح اور مادہ دونوں سے ترکیب یافتہ ہو یعنی نہ مظاہرِ خیر محض اس کو محسوس ہوں گے، نہ مظاہر شر اس کو دکھائی دیں گے، بلکہ ایمان بالغیب کی حکمت کو باقی رکھنے کے لیے اس مرکب عالم میں حواس خمسہ اسی مخلوق کو ادراک کریں گے، جو ذی جسم اور روح و مادہ سے ترکیب یافتہ ہو، کیوں کہ جیسے آنکھ کی پتلی کا نقطہ باوجود زمین و آسمان اور کائنات کے ہر ذرہ کو دیکھنے کی اہلیت رکھنے کے یہ قدرت ہرگز نہیں رکھتا کہ اپنے حلقہ کی سیاہی و سپیدی کو خود بھی دیکھ سکے یا اپنے دیکھنے کا آئینہ بحالتِ موجودہ خود بن سکے۔ چنانچہ کوئی صاف وشفاف آئینہ اس نقطۂ نورانی کے بالمقابل نہ آجائے، اس وقت تک اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنا مشاہدہ خود کر سکے اور اس آنکھ کی پتلی کو اپنی شکل و صورت کے دیکھنے سے پہلے اس پر ایمان لانا ضروری تھا، کہ وہ اپنے وجود میں نور د

ظلمت دونوں کی احتیاج رکھتی ہے۔اسی طرح انسان بھی اس خیر وشر میں شیاطین و
جنات کو اپنی اگلی اور پچھلی نسل کی طرح جب تک نہیں دیکھ سکتا۔ جب تک جمال کا
آئینہ اور ماضی و مستقبل کا لہریں مارتا ہوا زمانہ بیک وقت اس کے سامنے موجود نہ ہو
لیکن جیسے آنکھ کے سامنے آئینہ کے آجانے سے کوئی نور چشم اپنی آنکھ کی سیاہی و
سپیدی سے انکار نہیں کر سکتا،اُسی طرح حضرت انسان آئینہ علم الاوّلین والآخرین میں
اپنی ترکیبِ نوعی کو دیکھ کر ملائکہ اور ان کے بالمقابل مخلوق یعنی شیاطین کے وجود کا منکر
بھی نہیں ہو سکتا۔

مخلوقِ ثلاثہ کے علومِ ثلاثہ

غرض جب کہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کی اور انسان جیسے مُرَکّب مخلوق کے وجود
سے اہلِ دانش وفراست نے دو قسم کی جداگانہ مخلوق کا پتہ چلا لیا تو اس کے بعد اس کا
اقرار بھی کرنا پڑے گا کہ ہر سہ مخلوق کا علم بھی ایک دوسرے سے جداگانہ ہوگا اور ہر ایک
تاثیر ایک دوسرے سے مختلف اور ایک کا اثر دوسرے کے لیے مزاحم ہوگا۔یعنی فرشتوں
کا علم خیر محض ہوگا تو جنات وشیاطین کے علوم میں شر ہوگا اور انسان کے علوم میں دونوں
کا ظہور ہوگا۔یہی سبب ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کا علم ''خیر وسعادت'' کے جملہ
راستوں کو کھول دیتا ہے اور اس علم کے الفاظ ومعانی اور ان کی ترکیبیں نورانی ہوتی
تھیں اور اپنی تاثیرات نورانیہ تَوَسُّلُ اِلَی اللّٰہِ و تَعَوُّذُ بِاللّٰہِ کی کیفیات محمودہ پیدا
کرتی ہیں تو شیاطین کا علم شقاوت وشرور کی تمام راہیں بتلاتا ہے اور ان کے الفاظ و
معانی اور ترکیبیں دونوں ظلماتی ہوتی ہیں، جو اپنے اثرات ناری ودُخانی سے قلب

انسان میں قساوت وتیرگی پیدا کرتی ہیں اور حجابِ ظلمات بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ کی
طرح اُن پر مسلّط ہو جاتے ہیں۔

علمِ قرآن اور علمِ سحر کا تعلّق نظمِ عالم سے

انسان جو کہ آلہ عقل وادراک سے ان دونوں ظلماتی ونورانی مخلوق سے خیر وشر کو
کھنچتا رہتا ہے۔پس جیسے خالقِ کائنات کی طرف سے انسان کی آزمائش اور حجت کے
لیے اس پر علمِ قرآن نازل کیا گیا ہے اور یہ علم نورانی عالم کے استحکام و استواری
اور نظامِ انسانیت کی پائیداری کے لیے اس کو مصلحانہ وحکیمانہ طریق پر غلبہ واقتدار و
تمکین فی الارض دلانے کے لیے عطا کیا گیا ہے،تاکہ انسان ارادہ وقدرت کے ساتھ
نیک وبد میں امتیازی راہ نکال کر دنیا وعقبیٰ میں مقصودِ حیات پالے۔اسی طرح حق
سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے انسان جیسے اسیر حرص وہوا عاجز ولاچار کو قدرت وقوت کی
بھول بھلیاں دکھانے اور اس کی آزمائش کرنے کے لیے ہاروت وماروت کے ذریعہ
سے اس پر علمِ سحر بھی اتارا گیا ہے۔جس کے سیکھنے اور حاصل کرنے سے انسان کو نظمِ
کائنات میں باعانت جنات وشیاطین اور ارواح علوی وسفلی ایسا غیر مقصودِ کمال اور نا
محمود تصرف حاصل ہو جاتا ہے،جس سے عجیب وغریب ہوشربا کرشمے انسان دکھلا کر
اپنے ابنائے جنس کو اس علم کی باطلانہ خوشنمائیوں کے جال میں پھانس کر گمراہ کر دیتا ہے
اور بادی النظر میں سحر معجزہ وکرامت کے بمشکل معصوم ہونے لگتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ
بہت سے موحّد شرک میں مبتلا ہو کر اپنا ایمان کھو بیٹھے ہیں۔

علم سحر کا ماہر دجّالِ اکبر ہے

غالبًا یہی قوتِ سحر خاتم شیطنت یعنی دجّالِ اکبر کے پاس بمقابلہ دین حضرتِ خاتم نبوت ہوگی ۔ جس کی باطلانہ قوت وشوکت کے دامِ تزویر میں ہزاروں کلمہ گو مبتلائے فریب ہو کر پھنس جائیں گے، لیکن جو پختہ کار راسخ الایمان مسلمان ہوں گے وہ اس فریب کی طرف ذرا بھر توجہ بھی نہ کریں گے۔

خیر وشر کا اختلاط اور آزمائشِ خداوندی

رہی خیر وشر کی یہ مخلوط آزمائش خداوندی اور اس قسم کے علوم کا دنیا میں ظاہر ہونا تو یہ کوئی خلافِ فطرت آزمائش نہیں ۔ دنیا میں روزانہ ہم اس قسم کی آزمائش اپنے زیر دستوں کی کیا کرتے ہیں ۔ چنانچہ ایک آقا جب اپنے نوکر کو آزماتا ہے تو بسا اوقات اپنے خزانہ کی تجوریاں کا منہ کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ کبھی بہت سارو پیہ اپنے مکان میں کھلے طور پر ڈال کر چلا جاتا ہے اور آزماتا ہے کہ دیکھوں تو سہی کہ میرا غلام یہ روپیہ مجھے دیتا ہے یا اپنی جیب میں رکھتا ہے ۔ سو غور کرنے کی بات اس میں تو یہ ہے کہ روپیہ مالک کے حق میں تو سراسر موجبِ رحمت ہی ہوتا ہے۔ البتہ غلام نے از راہ خیانت چپکے سے اٹھا کر جیب میں رکھ لیا تو ظاہر ہے کہ اس کا انجام اس کے حق میں جیل خانہ کا عذاب ہی ہوگا اور امانتداری کی صورت میں اس کا ثمر یقیناً غلام کے لیے آقا کی رضا وخوشنودی ہی ہوگی اور مراتبِ اعتماد اس کو حاصل ہوں گے۔ اسی طرح سحر کے اندر جو کچھ بھی قوتیں ودیعت کی گئی ہیں اور انسان کے سامنے ان کو ظاہر کیا گیا ہے وہ اسی لیے کہ دیکھیں انسان کو مقصودِ حیات قرار دے کر اپنے کو ملاء اعلیٰ میں نادان کہلواتا ہے یا اس کو مضر سمجھ کر اپنے کو یگانہ فرزانہ کہلواتا ہے۔

علم نافع اور علمِ مضر اور عالم کے لیے ان کی موزونیت

الغرض خداوند عالم کی طرف سے اس عالم میں الفاظ وحروف کے سانچوں میں دو قسم کے علم پیدا کیے گئے ہیں ۔ ایک علم نافع جس سے عالم کی فلاح و بہبود وابستہ ہے اور دوسرا علم مضر جس سے عالم کے اجزاء کی تحلیل وتفریق ہوتی ہے۔ علم نافع کا مخزن و سرچشمہ ذات باری تعالی ہے تو علم مضر کا مخزن ومرکز شیطان ہے یہ دونوں علم عالم کے اعتبار سے بعینہ وہی مثال رکھتے ہیں جیسے کسی مہ جبیں کی کتاب بشریت پر خط جوانی باعث زیب وزینت ہوتا ہے اور عالم الفاظ وحروف کی یہ دونوں الہامی ترکیبیں بعینہ وہی شکلیں ہیں ۔ جیسے عالم شہادت میں دن ورات کی صورت ہوا کرتی ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ انسان کے شخصی احوال میں تضاد کی وجہ سے یہ علم سحر کبھی انجذاب شیطنیت کا سبب بن کر اس کے لیے ہلاکت وضلالت کا موجب بن جائے اور کبھی اجتناب و پرہیزگاری کا بہانہ بن کر رحمت الٰہی کو کھینچنے کا ذریعہ ہو جائے ۔ عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ لیکن مجموعہ عالم کے لحاظ سے رات کی طرح علم سحر بھی سراسر رحمت الٰہی ہی ہے۔

تعلیمِ سحر کا نتیجہ

غرض جب کہ مدارِ کمال خیر وشر دونوں صورتوں میں علم کا حصول ہی ٹھہرا اور اسی سے انسان عالم کی بھلی اور بری راہوں میں جذب وانجذاب پیدا کر سکتا ہے۔ سفلی مخلوق سے بھی اپنے تعلقات ومراسم علم کے بعد ہی قائم کرنے کے لیے یہ عام دستور ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی قوم جذب ہوا کرتی ہی تو مغلوب قول غالب قوم کے وضع

طریق کو اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوکِھِمْ کی فطری رفتار کے موافق اختیار کرتی ہے اور
اپنے کو اس قوم کی نظر میں بنانے کے لیے اسی کی زبان وعلوم کو اپنی زبان وعلم قرار دیا
کرتی ہے۔ چنانچہ جب تک کسی قوم سے کوئی قوت ومدد نہیں مل سکتی۔ اسی طرح انسان
کے شیاطین سے روابط ومراسم اور موالات وتعلقات بھی اس وقت حد کمال کو پہنچتے ہیں
جب انسان ملائکہ کی زبان کو ترک کرتے ہوئے اور علم حق کی آواز تک نہ سننے کا عہد
باندھتے ہوئے جملہ آداب شیاطین ونذر ونیاز موکلین بجالا کر کبرائے شیاطین کے اسماء
بصد تعظیم وتوصیف ورد زبان کرتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکیوں میں ملوث رہتے ہوئے
اور پاکی سے کلی اجتناب واحتراز کرتا کرتے ہوئے علم الحساب کی مدد سے نحس ستاروں
کے اوقات وکیفیات تاثرات وباہمی تعلقات میں استمداد کرتے اور انکی تاثیرات کو
قلوب میں راسخ کر کے اپنے ابنائے جنس کے اجسام وارواح پر ہر قسم کا تصرف اور
قبضہ پالے علیٰ ہذا کلام رب العالمین کے فصیح وبلیغ اور بے ساخت ہلکے نورانی جملے اور
ان کی محمود وجامع ترکیبیں بھی اپنے اندر زمین وآسمان کی کل قوتیں اور ایک ایسا
زبردست اثر رکھتی ہیں کہ انسان اگر بصدق نیت حضرت حق کی جناب میں مخلص
للدّین، مومن، قانت، مجاہد، بےنفس بنا کر اپنے پیش کر دے تو اللہ اور رسول
اللہ ﷺ کا نور نظر بن جائے اور جنود رب کی جملہ طاقتیں اس کے اشاروں پر کام کرنے
لگیں اور بلا اعداد وشمار کے علم میں دوسری کیے ہوئے بلکہ کا فخریہ اعلان کرتے ہوئے
بلکہ نَحْنُ اُمِّیٌّ لَا نَحْسَبُ وَلَا نَکْتُبُ انسان مسجود ملائک وافلاک بن جائے اور تمام
مادی طاقتیں اس کے آگے سرنگوں ہو جائیں۔

درجات علم الرحمٰن وعلم الشیطان

جیسے علم الٰہی کے بہت سے درجات ہیں اور آخری مرتبہ ذات وصفات کی
گہرائیوں اور پہنائیوں میں اتر جانا ہے۔ جس میں بندہ کو اپنے عدم کا کامل
استحضار ہو جاتا ہے اور خداوند موجود کے سوا کوئی وجود عالم میں نظر نہیں آتا۔
اسی طرح علم باطل کے بھی متعدد مراتب ودرجات ہیں۔ جن میں اعلیٰ مرتبہ سحر کا
ہے۔ اس میں انسان جب حد کمال پر پہنچ جاتا ہے اور شَرِّ مَا خَلَقَ کی اعلیٰ سے
اعلیٰ قوت جب انسان کو حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس کو عالم میں سوائے کفر وشرک
کے اسی ہی طرح کچھ نظر نہیں آتا جیسے کسی جانور کے من میں بجز بہیمیت کے کچھ نہیں
سماتا۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْہُ

ملکیت ہاروت وماروت اور اس کی بحث

پس اس تقریر کے بعد ہاروت وماروت کو فرشتہ خالص تسلیم کر لیا جائے یا
حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح فرشتہ مجازی کہا جائے اتنی بات ضرور عہد ہو جاتی
ہے کہ دنیا میں حق کی طاقت ہو یا باطل کو قوت الفاظ نورانی کے اثرات ہوں یا الفاظ
ظلماتی کے تاثیرات خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْاَرْضِ ہے۔ بزرگ وبرتر بنانے کے لیے
ہر قسم کے دروازے وا کر دیئے گئے ہیں اور ارادہ وقدرت کی دولت عطا فرما کر ہر ایک
راہ اس کے لیے آسان کر دی گئی ہے۔

رہا یہ شبہ کہ ہاروت وماروت کے ذریعہ جو علم سحر کا نزول ہوا ہے اور وہ لوگوں کو
چونکہ سحر کی تعلیم دیتے تھے اس لیے ان کا فرشتہ ہونا کیسے تسلیم ہو سکتا ہے کیوں کہ فرشتے

نہ خود گناہ کرتے ہیں نہ دوسروں کو گناہ کی ترغیب دیتے ہیں۔ ان کی شان تو ﴿لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ﴾ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر انسان کی آزمائش وکمال کے لیے اور عالم اضداد کو متضاد علوم سے پایہ تکمیل کو پہنچانے کے لیے بامراللہ یہ دونوں فرشتے سحر لے کے اترے ہوں اور ذریعہ آزمائش قرار دیئے گئے ہوں اور ان میں سے ایک مادی وسفلی قوتوں کا ماہر ہو اور دوسرا کواکب و سیارات کی روحانی طاقتوں کا استعمال انسان کی آزمائش کے لیے ہو، یقیناً یہ امر بھی قرین صواب ہے کہ اس عالم میں آنے کے لیے اس علوی مخلوق کو لباس بشریت پہنایا تب جا کر یہ علم دنیا میں پیدا کیا گیا ہے۔

کرہ ارضی کا تعلق کرہ ہائے علوی سے اور اس کی مخلوق کا علاقہ سفلی مخلوق سے

علاوہ ازیں جب کہ کرہ ارضی و کرہ شمسی اور تمام ستاروں میں باہم علاقہ جاذبیت ہے اور ہر ایک کرہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسی ہی طرح قائم ہے جیسے ایک پل کی لچک پل کے تمام اجزاء کو تھامے رہتی ہے اور جس قدر بوجھ بھی اس پر سے گزارا جائے یہ لچک بخوشی اس کو اٹھا لیتی ہے اور باستثنائے چند ہر ایک کرہ میں حکمائے وقت کے نزدیک کثیر مخلوق آباد ہے۔ چنانچہ حال میں اہل یورپ نے بعض ستاروں کے اندر خوردبینوں سے آبادی کا مشاہدہ بھی کیا اور اب گفت وشنید کے آلات کی تیاری میں دن رات اہل دانش کی دردسری جاری ہے تو اس کو ایک جیسے دو میں اگر قرین قیاس مان کر کہا جائے کہ کسی ستارہ کی مخلوق میں دو فرد کواکب و

سیارات کا علم لے کر دنیا میں اترے ہوں۔ جس سے انسان علوی وسفلی دونوں مخلوق کی قوتوں کو بیک وقت حاصل کرتے ہوئے اپنے من کی دل کی قوت پر مکمل قابو اور دسترس پا سکے اور اس سے جو چاہے اپنے ابنائے جنس کی نظروں کی نظر بندی کر دے یعنی انھیں وہی نظر آئے جو یہ دکھلائے اور جب چاہے نظروں سے اوجھل ہو جائے کبھی اپنی قوت پرواز سے آسمان تک پہنچ جائے تو کبھی اس کی سمائی زمین کے طبقوں میں ہو جائے تو یہ عقلاً کسی طرح بھی مستعد نہیں اس لیے کہ جو شخص علوی وسفلی طاقتوں کا مجموعہ بن جائے یعنی جسمانی قوتیں بھی اس کی مکمل ہو جائیں اور روحانی طاقت بھی اس کو حاصل ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ اس کے بعد تسخیر عناصر اربعہ اور تبدیل وتحلیل لباس روح اس کے لیے ہنسی کھیل ہوگا۔

مقربان سبحانی دو قسم کے ہوتے ہیں

اور جب کہ بندہ علوم ملہمہ سے ایسی قوتیں بہم پہنچا سکتا ہے تو پھر ان مقربان بارگاہ سبحانی کی قوت وشوکت کا اندازہ تو ہم کب کر سکتے ہیں جن کو براہ راست خالق کائنات کی طرف سے ہر قسم کے اعجاز اور روحانی وجسمانی اعلیٰ طاقتیں عطا کی گئی ہوں اور ایسا ہی ہے جیسے ایک شخص تو وہ ہے جو دن رات اپنی زمین میں تردد کر کے غلہ اگا کر دولت حاصل کرتا ہے اور امیر بنتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جس کو بادشاہ وقت خود اپنے خزانہ سے دولت عطا کرے اور سلطنت کے نظم ونسق میں اس کو حق دے ظاہر ہے کہ دونوں شخص اپنی حیثیت اور دولت میں کسی طرح بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ پہلا شخص جو کچھ بھی امارت وحیثیت حاصل کر رہا ہے۔ وہ اپنی قوت وکسب سے حاصل کر رہا ہے؟

اور دوسرے شخص کو جو امارات وحیثیت حاصل ہوئی ہے۔ وہ بلطفِ خسروی اور باذن شاہی حاصل ہوئی ہے۔

تحلیل لباس بشریت

غرض تحلیل وتبدیل لباس جسمانی وتسخیر عناصر واستمداد ارواح سفلیہ کا دعویٰ کوئی من گھڑت دعویٰ یا قصہ فرضی نہیں ہے، بلکہ اولیائے امت کے اس قسم کے بکثرت واقعات معتبر کتابوں میں لکھے ہوئے موجود ہیں اور بزرگان دین کی کرامتیں معتبر کتابوں میں دیکھی جاتی ہیں، بہرحال جب ان دونوں فرشتوں نے لباس انسانیت سے ملبوس ہو کر نزول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ علم کے درجہ میں تو جس طرح خیر کے علم کی ضرورت تھی اسی طرح اس علم باطل کی بھی ضرورت تھی، کیوں کہ جب تک انسان اس عالم میں برائی کے بالمقابل بھلائی کو دیکھ نہیں لیتا یا بھلائی کے مقابلہ میں برائی کو نہیں پا لیتا تو اس وقت تک بھلائی کی بھلائی اور برائی کی برائی پر مطلع نہیں ہوتا۔ شاید یہی سبب ہے کہ اگر کوئی شخص شیطان کے مکائد ووساوس کو بہ نیت رد معلوم کرے تو یہ عین طاعت ہے ،البتہ اگر اس پر عمل کرے گا تو بیشک وہ شر ہوگا لیکن خاص علوم شیاطین کا حاصل کرنا خواہ بہ نیت رد ہی کیوں نہ ہو یہ جائز نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی خاصیت مثل زہر کے ہے اور زہر کے مہلک ہونے کا علم سب کو ہے لیکن کوئی شخص اس کی تصدیق زہر استعمال کر کے نہیں کرتا ہے۔

تعریف وحقیقت سحر

پس سحر کی حقیقت وتعریف یہ ہوئی کہ جنات وشیاطین اور کواکب وسیارات نفس ناطقہ کو حق تعالیٰ نے جو قوت وقدرت عطا فرما رکھی ہے۔ انسان بجائے خداوند قادر وتوانا سے مدد وقوت طلب کرنے اور عہد اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا پابند رہنے کے اس کی روحانی ومخفی مخلوقات کی جبہ سائی کرے اور ان کے اسماء کو جب غیر اللہ سے توسل اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ کی اعانت سے ارواح واجرام انسانی پر اس قسم کی قوت قدرت حاصل کر لے اور تاثیرات وتصرفات اجسام میں ایسا ملکہ و دسترس انسان کو حاصل ہو جائے کہ چاہے تو اس علم کی قوت سے حسب مشیت باری ایک تندرست روح کو بیمار کر دے اور چاہے تو بواسطہ سیارہ مریخ اُقْتُلُوا یا مریخ کہہ کر کسی روح کو اس قفسعصری سے آزاد کرا دے تو نافع وضار تو فی الحقیقت اس صورت میں بھی حق تعالیٰ ہی ٹھہرا، کیونکہ کوئی فائدہ یا نقصان اٹھایا تو حقیقت اس صورت میں بھی حق تعالیٰ ہی ٹھہرا کیونکہ اگر کسی شخص نے کسی فرمانروا کے نوکروں سے مدد طلب کر کے کوئی فائدہ یا نقصان اٹھایا تو درحقیقت اس صورت میں بھی وہ آقا ہی کا، لیکن مشرک اس کو اس لیے کہیں گے کہ اس نے آقا کی اجازت وعلم سے کیوں اپنی حاجت روائی نہ کی اور اس کی مخلوق کی معمولی سی قوت وقدرت پر کیوں نظر کی اور انسان نے حاصل شدہ طاقت وقدرت پر اَنَـا وَلَا غَیْرِیْ کا علم کیوں بلند کیا چونکہ علم سحر کی قوتوں کو جو شخص حاصل کرتا ہے اس سے اسی قسم کا شرک پیدا ہوتا ہے۔ اسی لیے اس کے سیکھنے کی ممانعت اسلام میں کی گئی ہے، بیشک اسلام بھی کائنات میں روحانی قوت د

قدرت حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے اور یہ علم انسان کو یہی سکھلاتا ہے۔

علم سحر اور علم الٰہی کی تاثیرات کا باہمی فرق

مگر ان دونوں میں فرق یہی ہے کہ علم الٰہی براہ راست جناب الٰہی سے توسل سکھلاتا ہے اور اسی کو نافع و رضا بتلاتا ہے اور یہ علم اس کی بعض طاقتور مخلوق کو کی تعظیم و تکریم سکھلا کر انھی کو خالق کے مرتبہ میں سمجھواتا ہے۔ اس فرق کا مشاہدہ اس مثال سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ مثلاً اگر ایک شخص کیمیا بنانا سیکھے اور کیمیا اس کو آ جائے تو اس سے بھی انسان کو معاش سے بے فکری ہو جاتی ہے اور اگر ایک شخص توکل کی دولت حاصل کرے اور یہ دولت کسی کو میسر آ جائے تو اس کا اثر بھی یہی ہے کہ انسان کو معاش سے بے فکری نصیب ہو جاتی ہے اور بظاہر نتیجہ اور حکم دونوں کا ایک ہی حال معلوم ہوتا ہے مگر غور کیجئے تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیمیا سازی شرک خفی میں انسان کو مبتلا کرتی ہے، کیوں کہ یہ علم نادر اپنی ہئیت ترکیبی اور اثرات مادی سے انسان کو مؤثر حقیقی سے غافل بنا دیتا ہے۔ انسان سمجھ لیتا ہے کہ اب میرا رزق میرے ہاتھ میں ہے اور توکل کارساز عالم کی واحدنیت و قدرت پر اعتماد سکھلاتا ہے، کیونکہ متوکل باوجود دولتِ استغناء سے مالا مال ہونے کے اکثر وسائل و اسباب کے درجہ میں تہی دست ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس شخص کو کیمیا بنانا آ جائے اسے توکل کی دولت نصیب نہیں ہوتی اور جو شخص متوکل ہوتا ہے وہ کیمیا سازی کو حرام سمجھتا ہے۔ اس کی حکمت بجز اس کے کچھ نہیں کہ علوم الٰہیہ کی تاثیرات اور قوتیں چونکہ پردہ غیب سے ظاہر ہوتی ہیں، جو عالم باطن میں تو ظاہر

ہوتی ہیں اور عالم ظاہر میں پوشیدہ۔ اس لیے وہ بالخاصہ سرچشمہ توحید اور علام الغیوب کی طرف انسان کو رجوع سکھلاتی ہیں اور علوم باطلہ کی تاثیرات اور طاقتیں چونکہ عالم ظاہر میں محسوس ہوتی ہیں اور عالم غیب میں ان کی کوئی اصل نہیں ہوتی اس لیے اس قسم کے علوم شرک کی طرف لے جاتے ہیں۔ بہرحال شرک اور سحر دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے۔

شرک اور سحر کا باہمی ارتباط

ان میں بلاشبہ وہی نسبت ہے جو دو مختلف سلطنتوں کے رائج الوقت سکوں میں ہوا کرتی ہے۔ جیسے عالم ظاہر میں مخلوق کی تاثیرات کو مؤثر حقیقی سمجھ لینے کا نام شرک ہے۔ ایسے ہی عالم باطن کی تاثیرات اور ان کی قوت و قدرت سے اعانت و مدد طلب کرنے کا نام سحر ہے۔ اس لیے حدیث شریف میں جہاں شرک سے بچنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہاں سحر سے بھی اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ الخ جیسے ظاہری مخلوق میں جو کچھ بھی قدرت و قوت ہے وہ اسی ذات کی عطا ہے اور مسبب حقیقی کو چھوڑ کر اسباب مخفی ہی پر ایمان کو منحصر کر دینا کفر و شرک ہے۔ اسی طرح اس کی علوی و مخفی مخلوق میں جو کچھ بھی قوت و طاقت ہے وہ اسی کا فیض ہے۔ پس ان مخفی طاقتوں پر بھی ایمان کو منحصر کر دینا عین شرک اور نتیجہ علم فتنہ ہے۔

اقسام سحر

جیسے شرک کی باعتبار اس کے آثار و خواص کے چند قسمیں ہیں۔ اسی طرح سحر

کی بھی چند قسمیں ہیں۔اقسام سحر کی تفصیل امام فخر الدین رازی اور مولانا عبدالعزیز
نے اپنی تفسیروں میں اس کی آٹھ قسمیں بیان فرمائی ہیں اور کلدانیوں نے جواز روئے
سحر طلسمات بنائے تھے ان کو بھی تحریر فرمایا ہے، لیکن ان تمام قسموں کو اگر یہاں نقل کیا
جائے تو غالبًا مضمون ہذا میں طوالت ہوجائے گی۔اس لیے اس وقت سحر کے اقسام کی
جو ترتیب احقر کے ذہن میں ہے اس کو عرض کیا جاتا ہے۔سو ہاروت و ماروت کے
نزول کی حکمت پر اور ایک فرشتے کے بجائے دوسروں کی آمد پر غور کیا جاتا ہے اور قلب
انسانی کی غیر معمولی گہرائیوں اور اس کی وسعت پر جہاں تک نظر کام کرتی ہے اور دنیا
کی ہر مخلوق سے انسان کو جو مشابہت و مناسبت حاصل ہے۔اس کی لم پر جس قدر فکر کو
کام میں لایا جائے یہی کچھ سمجھ میں آتا ہے کہ اصولاً سحر کی تین قسمیں ہونی چاہئیں۔

(1) اوّل سحرِ علوی جس میں کواکب و سیارات کی قوتوں سے استمداد کرتے
ہوئے انسان قوت و قدرت حاصل کرتا ہے اور عالم میں ہوشربا کرشمے اور طلسمات بنا
کر دیگر ابنائے جنس کو اپنا مطیع و منقاد بناتا ہے۔جس کو باطل کرنے کے لیے حضرت
ابراہیم علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے۔

(2) دوم: سحر سفل جس میں انسان جنات و شیاطین کی ارواح کو مسخر کر کے
ان کی قوت و طاقت سے عالم میں اپنے کو ذی قدرت کہلاتا ہے اور ہمزاد و موکلین کے
ذریعہ حاجت روائی کرتا ہے اور جس کے باطل کرنے کے لیے حضرت سلیمان علیہ
السلام کو نبی بنایا گیا اور انھیں علم منطق الطیر عطا کیا گیا۔

(3) سوم: سحر قلبی جس میں انسان خود اپنے دھیان اور حواس خمسہ کی قوتوں کو
دماغ میں مجتمع کرتے ہوئے کمال یکسوئی پیدا کر کے ایک ایسی قوت و قدرت حاصل

کرتا ہے کہ چاہے تو لوگوں کی نظر پر پابندی عائد کر کے ایک غیر واقعی و محض خیالی چیز کو
لوگوں کے سامنے واقعی چیز بنا کر پیش کردے اور چاہے تو جو خیال طول، عرض، عمق کی
حدود و قیود سے آزادی حاصل کرتے ہوئے مسمریزم کی طاقت سے شعبدے دکھلا
دے۔پس اس سحر قلبی کو باطل کرنے کے لیے جو درحقیقت مذکورہ بالا دونوں صورتوں کا
مجموعہ اور مرتبہ کمال ہے۔کلام اللہ کا نزول ہوا اور اس کی عملی کیفیت اور شوکت کو مٹانے
کے لیے قیامت کے قریب کلمۃ اللہ یعنی حضرت عیسیٰ روح اللہ کا نزول جلال ہوگا۔
اس قسم کے تصرفات کچھ تعجب خیز امور نہیں۔ایسے کرشموں کی مثالیں دنیا میں ہم روزانہ
دیکھتے ہیں۔چنانچہ ایک شعبدہ باز جب اپنا کمال دکھلانے کے لیے آتش بازی کا ایک
گولہ چھوڑتا ہے تو کبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مزین مکلف مرصّع تخت شاہی بچھا ہوا
ہے جس پر بادشاہ فروکش ہے ملازمین لائے جارہے ہیں۔عدل و انصاف کیا جارہا
ہے، کبھی ہم دیکھتے ہیں کہ بادل پانی برسا رہے ہیں، دریا بہہ رہے ہیں۔نہریں جاری
ہیں ان میں طغیانی آرہی ہے، کبھی دیکھتے ہیں کہ ایک جنگل بیابان ہے، ہو کا مقام ہے،
درختوں کے پتوں میں جگنوں کی چاندنی جگمگا رہی ہے۔غرض اس قسم کی آتش بازی
میں دنیا کے واقعی احوال کا خوب دلچسپ و دلفریب نقشہ ہی کھینچ دیا جاتا ہے۔یہی
صورت علم سحر کے ان کرشموں کی بھی ہے، غرض سحر سے جس قدر بھی قوت و قدرت
انسان کو حاصل ہوگی ہے۔گو نفس الامر میں وہ کتنی ہی زبردست کیوں نہ ہو مگر بمقابلہ علم
حق، باطل ہی ہوتی ہے۔جیسے شعبدہ باز کے دکھلائے ہوئے کرشموں سے انسان
انسان باوجود محو حیرت ہونے کے یہ نہیں سمجھتا، کہ ان کا وجود واقعی عالم میں پایا جاتا ہے
اور اگر کوئی ایسا سمجھ جائے تو اسی کو نادان کہا جاتا ہے۔اسی طرح علم سحر کی اس خاص قسم

کی قلبی قوتوں اور اس کے کرشموں کا بھی حال ہے اور کیا عجب ہے کہ فرعون کا دعویٰ خدائی محض اس علم کے اندر کمال پیدا کرنے والوں کی مدد ہی کی بنا پر ہوا ہے یا وہ خود اس علم کا جاننے والا ہے، ورنہ محض ظاہری طور پر سلطنت کسی کا دعوی خدائی کرنا اور اپنے کو ﴿اَنَـا رَبُّـكُـمُ الْاَعْلٰى﴾ کہلوانا گو سفاہت کفر کی بنا پر مستبعد تو نہیں مگر طبائع سلیمہ کو حیرت و استعجاب میں ضرور ڈالتا ہے۔

اس عالم کی ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے

بہر حال سحر کی یہ تین قسمیں قرار دی جائیں یا آٹھ قسمیں تسلیم کی جائیں۔ ہر صورت میں کہ اس عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کی ضد نہ پائی جاتی ہو اور ہر چیز اس عالم میں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ جب قرآن شریف کی بعض سورتوں کی تاثیرات لطیفہ کا یہ عالم ہے کہ انسان اگر صرف اسمائے جلالیہ یا صرف سورہ مزمل ہی کا عامل بن جائے اور بزرگان دین سے جو شرائط اس کی زکوۃ کے مذکور ہیں تو اسی سے قیاس کر لیجئے کہ ظلمت اور اہل ظلمت اور کبرائے شیاطین کے جس قدر اسماء ہیں اگر انسان ان پر عمل کرنے لگے تو اسے کس قسم کی ظلماتی قوت حاصل ہو جائے گی۔

زمین قلب کی لینت ذکر اللہ سے

جس طرح ذکر اللہ کا تکرار اور اعادہ کرنے سے زبان و قلب میں لینت و صفائی پیدا ہوتی ہے اور یہ ذکر مبارک دل کی گہرائیوں میں اتر کر اپنی پیاپے ضربوں سے زمین قلب کو نرم کر کے تخم سعادت کو پھیلنے اور بڑھنے کے قابل بنا دیتا ہے اور رفتہ رفتہ یہ ذکر پاک رگ و ریشہ میں سرایت کر کے جسمانی کثافت کو زائل کر دیتا

ہے اور ذکر اسم الٰہی میں اس مرتبہ میں پہنچ جاتا ہے کہ وہ سنتا بھی ہے تو اسی سے اور دیکھتا بھی ہے تو اسی سے۔

زمین قلب کی سختی ذکر الشیطان سے

اسی طرح اسمائے شیاطین و جنات کو بھی جب انسان بار بار ورد زبان کرتا ہے تو قلب انسانی شیاطین سے کامل رسوخ پیدا کر لیتا ہے اور ہر قسم کی شیطنت کا مرکز قلب انسانی شیاطین سے کامل رسوخ پیدا کر لیتا ہے تو قلب کی زمین سخت ہو کر بنجر زمین کی طرح صرف شیطنت کے خس و خاشاک ہی اگانے کے قابل رہ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ شیاطین ہی اس کی آنکھ بن جاتے ہیں اور وہی اس کے کان بن جاتے ہیں، وہ دیکھتا بھی انھیں سے ہے اور سنتا بھی انھیں سے ہے۔ اگرچہ نفع و ضرور جو کچھ بھی عالم میں ہوتا ہے سبب خدا ہی کے اذن و مشیت سے ہوتا ہے لیکن بندہ کو غافل و مختار بنا کر چونکہ دنیا میں اتارا گیا ہے۔ اس لیے ہر دو طاقتوں سے کام لینے کا اسے اختیار حاصل ہے۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا.

حاصل یہ ہے کہ جب علم نافع اور علم مضر، علم محبت و علم عداوت علم الرحمٰن و علم الشیطان دونوں کی تاثیرات، جدا جدا ہیں اور ان کا باہمی فرق دکھلایا جا چکا ہے کہ ایک علم اپنے اندر واقعیت و اعجاز اور پائیدار منافع رکھتا ہے اور دوسرا بطلان، ظلمت، فتنہ وغیرہ واقعیت سے مملو ہے اور محض دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ اس کی قوت فنا پذیر قوت ہے تو یہیں سے معجزہ اور سحر کے باہمی فرق پر بھی غور فرمائیے۔

علم سحر کسبی ہے اور معجزہ فضل خداوندی ہے

بلاشبہ سحر سے بھی افعال عجیبہ و آثار نادرہ واحوال محیر العقول کا ظہور ہو، لیکن فرق یہ ہے کہ سحر میں بندہ کے کسب و اکتساب کو دخل ہوتا ہے اور علم سحر کی حیثیت ایک فن کی سی ہے یعنی جو شخص بھی اس علم کو سیکھے گا اسی سے ایسے افعال نادرہ کا صدور ہونے لگے گا اور معجزہ کسی علم یا فن کے ماتحت نہیں ہوتا بلکہ حضرت جل جلالہ کو جب اپنے پیغمبران برحق کی سچائی کے نشانات ظاہر کرنے مقصود ہوتے ہیں۔ یا اپنی آیات کو عالم پر واضح کرنا مطلوب ہوتا ہے تو ان ہی کے ہاتھ پر ایسے فوق العادہ معجزے اور نشانات ظاہر کرنے مقصود ہوتے ہیں، جن کے آگے فطرت کے تمام قواعد وضوابط بیکار ہو جاتے ہیں اور عقل نارسا متحیر و ششدر رہ جاتی ہے۔ بڑے بڑے اہل کمال چکرا کر آخر قدرت کی چوکھٹ پر سر بسجود ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں ساحرین فرعون نے جب علم سحر کے کمالات دکھلائے جن پر انھیں بڑا ناز و غرور تھا تو اس کے جواب میں حق تعالیٰ کی طرف سے عصائے موسیٰ سے ایک ایسا مناسب حال نشان ظاہر ہوا جس سے ان سب ساحروں کو یقین ہو گیا۔

علم سحر سے کبھی فلاح نہیں پہنچ سکتی

بیشک علم سحر سے انسان کبھی فلاح کو نہیں پہنچ سکتا اور جو لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ کا دعویٰ نبی مُنَزَّل مِنَ اللّٰہِ کی زبان سے انھوں نے سنا۔ اس کی صداقت آنکھوں سے دیکھ لی اور ہمیشہ کے لیے بیساختہ علم سحر سے توبہ کر کے پکار اٹھے۔ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَ ھَارُوْنَ.

معجزہ اور سحر کے الفاظ میں فرق

یہی وجہ ہے کہ معجزے کے الفاظ مثلاً قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ کو اگر ہم اور آپ ہر روز بار بار بھی زبان پر لائیں تو کبھی بھی معجزہ کا صدور نہ ہوگا اور نہ کوئی مردہ زندہ ہوگا اور کلماتِ سحر کو اگر جیسے اور مقررہ اصول کے مطابق ریاضت کیجئے تو سینکڑوں کرشمے اور شعبدے ہر انسان کو حاصل ہو جائیں گے۔ پھر نہ معجزہ کا کوئی وقت معین ہوتا ہے نہ قبل از ظہور معجزہ خود صاحب معجزہ ہی کو معجزہ کی کیفیت و تفصیل اور اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور سحر کے لیے اوقات کا تعین اور محلات مخصوص کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جب ساحرین فرعون نے از روئے علم سحر رسیوں کے غیر واقعی سانپ بنا کر دوڑائے تو بوجہ ناواقفیت علم سحر موسیٰ علیہ السلام پر بمقتضائے بشریت ایک قسم کا ہراس طاری ہوا کہ دیکھئے آج ذات بے نیاز غنی عَنِ الْعَالَمِیْن کی طرف سے جب یہ بشارت آ پہنچی ﴿یَا مُوْسٰی لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی﴾ ''اے موسیٰ علیہ السلام گھبراؤ نہیں تم ہی ان پر غالب ہو گے''، تب حضرت موسیٰ علیہ السلام ہشاش بشاش ہوئے۔ لیکن اس کے بعد ہی جب القاء عصا کا حکم محکم صرف صدور لایا یعنی اے موسیٰ علیہ السلام اپنے عصا کو زمین پر ڈال دیجئے تو ڈالتے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ یہ عصا زمین پر گر کر کیا ہوگا۔ چنانچہ زمین پر اس کے اژدھا بن جانے کا ماجرہ دیکھنے میں اور خود اس سے ڈرنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساحرین فرعون دونوں مساوی تھے۔ بخلاف ساحرین فرعون کے کہ جب وہ اپنی رسیوں پر منتر پڑھ کر پھونک رہے تھے تو انھیں معلوم تھا کہ یہ

رسیاں تھوڑی دیر میں سانپ بننے والی ہیں اس لیے وہ اپنے علم پر مطمئن اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس لیے خائف تھے کہ ان کے ہاتھ میں معاملہ کی کوئی باگ دوڑ نہ تھی۔ علاوہ ازیں فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر سلسلہ ہر علم میں دیکھا جاتا ہے کہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ساحر ہوتا ہے۔ ایک منتر اگر کسی کو یاد ہے تو دوسرا منتر اس سے بڑھ کر اس کے توڑ کے لیے دنیا میں مل جاتا ہے۔

علم میں مقابلہ ہوسکتا ہے معجزہ نہیں ہوسکتا

بخلاف معجزہ کی کیفیت کے کہ معجزہ کہتے ہی اس کو ہیں جس کا کوئی جواب دنیا میں کسی کے پاس نہ ہو۔ اسی لیے جس چیز کا جواب دنیا میں ہوگا، وہ معجزہ نہ ہوگا پھر تصرفاتِ علمِ سحر تو دائرہ حیات ہی تک محدود ہیں۔ بہت سے بہت یہ ہے کہ کسی جاندار کو سحر کے زور سے قتل کرا دیا جائے، لیکن مردہ کو زندہ کر دینا یا زندوں کو بغیر کھائے پیے آسمان پر پہنچا دینا اور ہزاروں برس زندہ رکھنا، یہ دائرہ صرف معجزہ ہی کا ہے۔ یہاں سحر کی کچھ بھی دال نہیں گلتی۔

قرآن مجید ہی صرف عالم کے مقصود بالذات تک پہنچانے والا ہے

پھر علوم باطلہ اور علوم حقہ کی عبارتوں وران کے لفظوں اور جملوں اور حرفوں ہی کو اگر پڑھ کر دیکھا جائے، ان کے اثرات باہمی فرق پر ادنیٰ سی نظر بھی ڈالی جائے تو مثلاً سحر اور وید کے منتروں اور اعمال سفلیہ کی عبارتوں کو قرآن حکیم کے شیریں اور ہلکے

پھلکے جملوں سے ملا کر بنظر انصاف دیکھا جائے تو خود بخود دل میں یہ حقیقت راسخ ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید عالم کے مقصود بالذات تک پہنچانے والا ہے اور اس کی برکت سے خود بخود تمام روحانی قوتیں انسان کی طرف متوجہ ہونے والی ہیں۔ اس کے حروف اور جملے اور اس کی ہئیت ترکیبی دل میں نور پیدا کرنے والی ہیں اور ترمیم ومسخ شدہ علوم انسان کو محض اس عالم کی بوقلمونیوں میں مبتلا رکھنے والے اور گائے اور بھینس اور حرص و ہوا ہی کے چکروں میں پھنسا دینے والے ہیں۔ اس سے یہ مطلب ہمارا نہیں کہ وید آسمانی علوم سے خالی ہے، ممکن ہے کہ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ کے دستور کے مطابق کسی نبی یا ولی پر یہ کتابیں کسی وقت الہام کی گئی ہوں، لیکن ہم ان کی موجودہ حالت اور تغیر وتبدل کو دیکھتے ہوئے ان پر بحث کر رہے ہیں، بخلاف خدا کی آخری کتاب اور کلام کے کہ اس کے جس صفحہ کو بھی بغور پڑھو، اس میں اس عالم کی بے ثباتی اور انسان کی بیچارگی و عاجزی اور عالم آخرت کی پائیداری ہی مثل آفتاب کے نظر آتی ہے۔ قرآن کا کوئی صفحہ ایسا نظر نہیں آتا، کہ جس میں اللہ کا نام موجود نہ ہو اور اس کے ساتھ توسل کو مختلف لطیف پرایوں سے ادا نہ کیا گیا ہو اور اس قسم کے علوم میں سوائے بہیمیت کے نشوونما کی ترغیب کے اور کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔

علم خداوندی کا خاصہ زیادتی الفت ہے اور علم شیطانی کا خاصہ باہمی تنافر ہے

علاوہ ازیں علم خداوندی کا خاصہ تو یہ ہے کہ اس کو دل میں راسخ اور جاگزیں کرنے سے باہم اخوت و دیانت ومحبت والفت وارتباط و جمعیت پیدا ہوتی ہے۔

جس جماعت اور جس طائفہ میں بھی یہ علوم گھر جاتے ہیں وہ جماعت اور طائفہ عالم کا رہنما اور رہبر بنتا ہے۔ یَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ اور لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خذَلَهُمْ کا تاج اس کے سر پر ہوتا ہے۔ انسانیت اس سے پایہ استحکام کو پہنچتی ہے اور علم باطل کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ اس سے دلوں میں فتنہ پیدا ہوتا ہے اور تَفرِيق بَيْنَ الْمَرءِ وَ زَوْجِهٖ اس کا ایک بدیہی خاصہ ہے اور یہ آپ کو معلوم ہے کہ جس طرح سلسلہ زراعت عالم کے تمام کاروبار میں اصل الاصل ہے بقیہ جس قدر بھی عالم کے کاروبار اور ظاہری سلسلے ہیں وہ سب اسی کے تابع ہیں یہ درست نہیں ہے تو سمجھے کہ جہاں کا پالنے والا اپنے غلاموں سے بہت ناراض ہے جو یہاں تک نوبت پہنچی کہ کھانے اور پینے میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

سحر سے انسانیت کی بنیاد اکھڑ جاتی ہے

اسی طرح سلسلہ توالد و تناسل بھی عالم کے تمام سلسلوں میں ایک بنیادی سلسلہ میں فتور ڈالتا ہے۔ یوں سمجھے کہ وہ گویا سب سلسلوں میں فساد ڈالنے والا ہے، الغرض جب کہ نور و ظلمت کا تقابل الفاظ و حروف میں بھی ویسا ہی ہے جیسے کہ اس عالم ظاہر میں خیر کا مقابلہ شر کے ساتھ ظاہر ہے تو اب اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ یہ حروف و الفاظ جیسے علوم خیر و شر دونوں کے معانی و اثرات سے ترکیب پاتے ہیں اور ہر لفظ اپنے اندر ایک نور یا ظلمت رکھتا ہے۔ وہ قلب انسانی کے ساتھ کیا علاقہ رکھتے ہیں سو ان کی مثال زمینِ قلب کے ساتھ بعینہ ایسی ہے جیسے مختلف درختوں کے تخم کا علاقہ زمین کے ساتھ ہوتا ہے۔

الفاظ سحر اور ان کے اثرات مُجرّبہ

جیسے ادویہ مضرہ اپنی تاثیرات و کرشمے بدن میں دکھلایا کرتی ہیں۔ مثلاً بعض دوائیں تو ایسی ہیں کہ انسان اگر ان کو استعمال کرے تو حرارت مفرط پیدا ہو جائے اور بعض ایسی ہوتی ہیں کہ جن سے برودت پیدا ہو جائے، اسی طرح الفاظ و حروف بھی حرارت و برودت ہے۔ چنانچہ بعض حروف تو وہ ہیں جن سے قلب میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بعض وہ ہیں جن سے برودت پیدا ہوتی ہے، بعض الفاظ تو وہ ہیں جن سے قلب میں نورانیت پیدا ہوتی ہے اور یہ الفاظ روح انسانی کو اوجِ کمال پر پہنچانے میں بہیمیت و ظلمت و تیرگی و فسادات پیدا کرتے ہیں اور اپنے اثراتِ مظلمہ سے روح کے کمال و ارتقاء کو روک دیتے ہیں۔ جس طرح ادویہ میں بعض ایسی دوائیں ہیں اگر انسان ان کو کھا لے تو بدن میں زہر دوڑ جائے اور انسان مر جائے اور بعض دوائیں وہ ہیں جن میں قدرت نے اس زہر کا تریاق پیدا کیا ہے چنانچہ جب جنگلوں میں بندر کو سانپ کاٹ لیتا ہے تو جنگل کے مبصرین بیان کرتے ہیں کہ بندر فوراً ایک بوٹی کا استعمال کر لیتا ہے، جس سے زہر کا اثر اس سے اتر جاتا ہے۔ اسی طرح الفاظ و حروف میں بھی سمیت و تریاقیت ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض حروف تو وہ ہیں جن کا مجموعی اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کو خدانخواستہ اگر سانپ ڈس لے تو یہ الفاظ زہر اتار دیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب ان الفاظ کو عامل پڑھتا ہے تو عقل سلیم اس پر شاہد ہے کہ فوراً ان ستاروں کی روح بامر اللہ ان میں سما کر روح انسانی پر سے زہر کو ختم کر دیتی ہے۔ جن الفاظ و معانی کو زہر کا تریاق حق تعالیٰ نے قرار دیا ہے اور بعض حروف وہ ہیں جو اچھے خاصے بدن

میں زہر پیدا کر دیں یا پیدا شدہ زہر کو بڑھا دیں۔ اسی قسم کی کیفیتیں انسانوں اور جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں مثلا سانپ اور بچھو اگر کسی کو کاٹ لیں تو اس سے زہر پھیل جاتا ہے۔ لیکن نیولے کو سانپ کاٹ لے تو اس سے زہر کو بڑھا دے، اسی قسم کی کیفیتیں انسانوں اور جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں مثلا سانپ اور بچھو اگر کسی کو کاٹ لیں تو اس پر زہر پھیل جاتا ہے، لیکن نیولے کو سانپ کاٹ لے تو اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا، بلکہ حق تعالیٰ نے اس میں جو زہر تریاق کا مادہ رکھ دیا ہے اس سے خود سانپ ہی کو آخر میں شکست ہو جاتی ہے یا مثلاً جن عاملوں کے پاس زہر کا اتار ہوتا ہے وہ بلا تکلف سانپ کو پکڑ لیتے ہیں اور سانپ کی کیا مجال کہ ذرا بھی کاٹ سکے۔

علی ہذا القیاس انسانوں کے اندر غور کیجئے تو یہی اسلوب و ترتیب ان میں بھی نظر آئے گی۔ چنانچہ بعض انسان شیریں ہیں تو بعض کڑوے ہیں۔ کسی میں رافت و رحمت کا مادہ ہے تو کسی میں شیطنت و فساد کا زہر بھرا ہوا ہے، غرض تاثیر سفلیات میں حسًا بھی جاری ہیں اور معنًا بھی اور جب کہ ہر فوق کا اپنے ماتحت پر مؤثر و مقتدر ہونا ایک عالم فطری اصول ہے تو کواکب و سیارات کی تاثیرات اگر ذی جسم و ذی روح مخلوقات پر ہوں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ حق تعالیٰ نے بچھو میں اور اس کی نسل میں زہر اور دواؤں اور اسی قسم کی قاطع حیات بوٹیوں میں جو سمیت عطا کی ہے، وہ ان ستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے، جو اپنی تیزی اور قوت جودت اور حدت میں عناصر اربعہ کو تحلیل کرنے والے اور ان میں سے حیات کی گرد کو کھولنے والے ہیں اور نیولے میں اور اس کی نسل میں شافی دواؤں میں اور اسی قسم کے ستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے، جو اپنی تدریجی قوت و نورانیت سے عناصر اربعہ کو مجتمع و منجمد کرنے والے ہیں اور نیولے میں

اور اس کی نسل میں شافی داؤں میں اور اسی قسم کی روح پرور بوٹیوں میں جو تریاقیت قدرت نے ودیعت کی ہے وہ ان ستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے، جو اپنی تدریجی قوت و نورانیت سے عناصر اربعہ کو مجتمع و منجمد کرنے والے ہیں اور ان میں جو حیات کی گرہ لگی ہوئی ہے اس کو مضبوط کرنے والے ہیں۔

الفاظ و حروف کی ارواح اور ان کی تاثیرات ارواح و اجسام انسان پر

القصہ الفاظ و حروف کی شکل و صورت نوعیہ میں بھی جو روح و اثر آتا ہے وہ کواکب و سیارات و مدابرات امر الٰہی سے آتا ہے اور اس کو اس طرح سمجھئے کہ مثلاً گل بنفشہ کے متعلق کتب طب میں لکھا ہے کہ اس میں جو تاثیر آتی ہے وہ سیارہ مریخ سے آتی ہے تو بدن کے اندر جس قدر بھی فاسد رطوبتیں جمع ہوتی ہیں وہ سب خشک ہو جاتی ہیں، دوران خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا طبی تحقیق کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ سیارہ مریخ نے بالواسطہ گل بنفشہ انسان کے بدن میں جس قدر رطوبتیں تھیں ان کو خشک کر دیا ہے۔ اسی طرح الفاظ و حروف کا تعلق بھی شمس و قمر، عطارد و مشتری، زحل وغیرہ سے ہے اور ان کی حرات و ارادت کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ مثلا الف کے واسطہ سے قلب انسانی میں جو حرارت پیدا ہوئی وہ شمس کی وجہ سے ہوئی ہے اور اب سے جو ٹھنڈک اور رطوبت انسان میں پیدا ہوئی، وہ چاند سے پیدا ہوئی ہے۔ پھر جیسے ایک دوا کا بدرقہ دوسری دوا ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک حرف کا بدل دوسرا حرف ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر ایک ستارہ کا مصلح ہوتا ہے تو وہ دفتر کے دفتر قدرت کے عجائبات و کمالات صناعی

Scanned by CamScanner

میں لکھ ڈالتا ہے اور یہ دفتر بے پایاں کبھی ختم ہی نہیں ہو پاتا اور انسان حیران ودم بخود ہو جاتا ہے، قرآن کریم نے اسی قسم کے علوم حقہ کی طرف اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ سُلَيْمَانَ عِلْمًا وَلا قَالاَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلْنَا عَلٰی كَثِيْرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

الفاظ وحروف محمود وغیر محمود کی ترکیبیں

پھر جیسے چند دواؤں کو باہم ملا دیجئے تو مرکب کا ایک خاص مجموعی اثر نمایاں ہو جاتا ہے، اسی طرح الفاظ وحروف کے مختلف ترکیبوں کے مختلف اثرات ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان اگر غیر مہذب جملوں کے الفاظ وحروف قلب سے زبان پر لے آئے تو سامعین کے قلوب بدمزہ ہو جاتے ہیں اور مادہ سبعیت بھڑک اٹھتا ہے اور کبھی تو جنگ وجدل کی نوبت آ جاتی ہے اور اگر مہذب جملوں کے الفاظ و حروف خزانہ قلب سے زبان پر لائے جاتے ہیں تو قلوب میں بشاشت وسرور و محبت واخوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ گویا قلبِ انسانی جب غیر مہذب اور ناشائستہ جملوں کے اثرات پیکنگ ہو کر زبان کو وصول ہوتے ہیں جو عالم میں پھیل کر نزاع وفساد کا موجب ہوتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ عالم باطن میں قلوب انسانی سے شیاطین نے ایسی ترکیبیں حرفوں کو بنوا کر بھیجی ہیں جن سے اجزائے عالم کی تخلیق وتفریق ہوئی اور جب انسان کی زبان پر مہذب جملے قلب سے بن کر چلتے ہیں اور زبان پر آتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ملائکہ نے الفاظ نورانی کی ترکیبیں قلبِ انسانی سے ترکیب دلائی ہیں، جن سے عالم میں ربط وارتباط پیدا

ہوا ہے، جو انسان کے دل کی گہرائیوں میں گر کر اسے متحیر وششدر اور محو تماشائے قدرت بنا دیتی ہیں اور انسان مضطرو بے خود ہو کر اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا کا مصداق بن جاتا ہے اور بعض کلام ایسا ہوتا ہے کہ سنتے ہی دل میں تنفر اور جذباتِ منافرت وظلمت بھڑک اٹھتے ہیں۔

الہام رحمانی وشیطانی اور ان کا فرق

پس اگر حضرت انسان کے قلب کی مشارکت محمود الفاظ وحروف کی بلیغ ترکیبیں ملائکۃ الرحمٰن انسان سے بنوائیں تو ایسے کلام کو الہام ربانی کہتے ہیں اور اگر قلبِ انسانی کی مشارکت سے مذموم جملے شیاطین زبان پر بلوائیں تو ایسے کلام کو الہام شیطانی اور قول الزور سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جسطرح کواکب و سیارات بواسطہ الفاظ وحروف عالم باطن میں بھی قلب انسانی میں باذن اللہ اپنے اثرات دکھلایا کرتے ہیں۔

بعض الفاظ روح پر ڈالتے ہیں اور بعض جسم پر

پھر بعض الفاظ اور حروف تو وہ ہیں اور اس کے واسطہ سے قلب میں نفوذ کا ذکر کرتے ہیں اور ان بعض الفاظ وحروف اور ان کی ترکیبیں ایسی ہیں جو براہ راست قلب وروح پر مؤثر ہوتی ہیں۔ مثلاً کلام بلیغ اور بہترین اشعار ترنم اور تغزل کے ساتھ اگر پڑھے جائیں تو روح پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے اور خدا کا کلام نورانی اگر مانا جائے تو قلب وروح ابدی لذت سے بہرہ ور ہوتے ہیں مثلاً عملی کانٹے کا عمل جب پڑھا جاتا ہے تو جونہی عامل کی زبان سے اس عمل کے الفاظ وحروف جاری ہوتے ہیں تو

معامریض عامل کی زبان سے اس عمل کے الفاظ وحروف جاری ہوتے ہیں تو معا مریض کے پیٹ میں ایک قسم کا قراقر شروع ہو جاتا ہے اور عامل جتنا حصہ تلی کا خارج میں کاٹ دیتا ہے اسی قدر بدن میں تلی کا حصہ کم ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کے راستہ سے بہہ نکلتی ہے۔سو دیکھئے یہ الفاظ براہ راست جسم پر موثر ہوتے ہیں اور وہ روح پر اسی طرح اپنے قلب میں جب ان کلمات سحر کا ورد انسان کرتا ہے اور اپنے قلب میں جب ان کلمات کی رواج پیدا کرتا ہے تو جونہی عامل اور جادوگر عمل پڑھتا ہے تو فوراً معمول کے اجزائے ترکیبیہ میں اختلال وفتور شروع ہو جاتا ہے، چنانچہ اگر الفاظ کے اثرات شدید ہوتے ہیں تو معا ہی انسان ختم ہو جاتا ہے اور جو ہلکے ہوتے ہیں تو مدتِ مقررہ کے بعد ضائع ہو جاتا ہے۔

الفاظ ناری ونوری

حاصل یہ ہے کہ الفاظ وحروف کی شدت وضعف اور ان کے متعدد مراتب و درجات ہیں اور عالم امر میں ہر ایک حروف کی ایک روح ہے۔پس علم الٰہی کے مقدس الفاظ وحروف اور اس کی تبلیغ تو عالم الفاظ وحروف میں اس کا مرتبہ اعلیٰ کا نام ہے، جس سے بڑھ کر جامع اور تدریجی اثر اور کسی ترکیب میں نہ ہوا اور جس کلام پاک سے عالم کی کایا پلٹ ہو جائے۔سحر ان کلمات کفریہ کا نام ہے جس سے بڑھ کر جامع اور تدریجی اثر اور کسی ترکیب میں نہ ہو اور سحر ان کلمات کفریہ کا نام ہے جو اپنی شدت وجودت کے لحاظ سے انسان کے روح وجسم میں فساد ڈال دیں اور اپنی غیر طبعی وغیر تدریجی قدرت وقوت کی بناء پر عالم ارواح میں طوفان و ہیجان برپا

کردیں اور ان کلمات سحر کی شدت وجودت سے قلب انسانی میں جو تموج وتلاطم برپا ہوتا ہے اس کی کیفیت بعینہ ایسی طرح پر ہوتی ہے جیسے اس عالم میں مثلاً عناصر اربعہ میں تموج وتلاطم آجائے۔

حملہ طوفان سحر اور اس کی مثال

جیسے سمندر میں جب طوفان اٹھتا ہے یا ہوا میں جب بگولہ بنتا ہے یا مادہ خاکی وناری میں جب تموج وطوفان بپا ہوتا ہے تو جو بھی ان کے لپیٹ میں آجائے وہ ان ہی کے چکر میں پھنس جاتا ہے مثلاً سمندر کی طوفان خیز موجیں جب اٹھتی ہیں تو ہر چہار طرف سے جہاز کو گھیر کر اس کے کیل پرزے الگ الگ کر ڈالتی ہیں اور ہوا کا طوفان جب آتا ہے تو مکانات کی منڈیروں تک کو لے اڑتا ہے یا طوفان ناری جب پھیلتا ہے تو اس کی زد میں سے بڑے بڑے عالیشان محلات دم کے دم میں خاک وسیاہ ہو جاتے ہیں علیٰ ہذا طوفان ارضی یعنی زلزلہ جب آتا ہے تو شجر وحجر جن وانس سب ہی لرز اٹھتے ہیں۔

تشبیہ اثرات سحر

اسی طرح معاذ اللہ عالم اروح میں بھی جب کسی کے خرمن روح پر ساحر کے الفاظ وحروف کے سانچوں میں بند ہو کر جب کسی کے خرمن روح پر بجلی کی طرح کڑک کر گرتے ہیں تو یہ طوفان سحر عالم ارواح انسانی کو ایسی ہی طرح چاروں سمتوں اور چاروں مادوں اور چار خلطوں سے جکڑ دیتا ہے جیسے عورتیں کسی دھاگہ میں گول گرہ لگا دیں اور اسی طرح سحر انسان کے شجر وجود پر ہوتا ہے، جیسے کسی درخت پر برف باری

Scanned by CamScanner

ہونے سے اس کا وجود اور نشوو ارتقاء خطر و ہلاکت میں پڑ جائے۔

بحالت سحر انبیاء امت کا باہمی فرق

جیسے درخت پر جب برف باری ہوتی ہے تو اگر وہ ضعیف القوی اور نحیف الروح ہے تو فوراً ہی ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ درخت اگر قوی الروح اور مضبوط القوی ہے تو برف باری سے روح شجر کوئی اثر محسوس نہیں کرتی۔ بہت سے بہت اگر کبھی اثر ہوتا ہے تو صرف اتنا ہی کہ درخت کے جسم پر کچھ ذرا سا اثر آ جائے اور اس کے چند پتے زرد ہو جائیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام پر اگر سحر کیا جائے تو اول تو موثر نہیں ہوتا لیکن اگر بہت شدید ہو تو گرد و غبار کی طرح حضرات انبیاء علیہم السلام کے لباس بشریت پر کچھ اثر انداز ہو سکتا ہے مگر قوائے ملکیہ وعقلیہ قطعاً متاثر نہیں ہوتے۔ کیونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام روحانیت میں اپنی نوع کے کل افراد سے بہت ہی اعلیٰ و اشرف ہوتے ہیں البتہ امت کے اجسام وارواح دونوں سحر کی زد سے نہیں بچ سکتے۔

سحر منجملہ اثرات کفریہ کا [illegible]م ہے

ان اثرات سحر کو عام اثرات کفریہ سے وہی نسبت ہے جو برف کو بارش سے نسبت ہوتی ہے۔ جیسے ہوتی ہے۔ جیسے درخت پر اگر موسلا دھار بھی بارش کیوں نہ ہو مگر درخت پھر بھی متوحش نہیں ہوتا بلکہ بارانِ رحمت کا طالب دعاوی ہونے کی وجہ سے اس فیض و برکت ہی کو پاتا ہے، لیکن اگر وہی بھاپ جو انجام کار بارش کی صورت میں پھر زمین پر واپس آتی ہے حضرت رعد کی زمہریری مشین میں منجمد ہو کر برف کی شکل اختیار کرتے ہوئے درخت پر گر جائے تو درخت ہرگز اس بوجھ کے

اٹھانے کا متحمل نہیں ہوتا اور اس نا قابل برداشت کیفیت سے اس کے صدمہ کی کوئی انتہاء نہیں رہتی اور اگر بروقت باغبان کی طرف سے تدارک عمل میں نہ آئے تو درخت بعض اوقات اپنی جان دے بیٹھتا ہے اور ایسا تو بکثرت دیکھنے میں آتا ہے کہ ضعیف الروح درختوں کی ترقی وروئیدگی میں تنزل کی پیچیدہ گرہ لگ جاتی ہے جو پھر بڑی مشکل سے کھلتی ہے۔ اسی طرح عام اثرات کفریہ اور مخصوص اثرات باطلہ جب کواکب وسیارات اور تسخیر جنات وشیاطین کی قوتوں میں ممزوج ومنجمد ہو جاتے ہیں تو پھر ان کا تحمل عام ارواح انسانی سے کسی طرح بھی نہیں ہوتا اور وہ کسی طرح بھی ان کو رد نہیں کر سکتیں جب تک مدد خداوندی شامل حال نہ ہو اور نور محمدی ان کی مقاومت ومدافعت نہ کرے۔

علم سحر کے اجتماع کی ضرورت

علم قرآن کے ساتھ اور اس کی حکمت

الغرض اس علم فتنہ کا علم سکینہ کے ساتھ اس طرح اس عالم میں جمع ہونا ایسا ہی ہے جیسے ہم اپنے باغوں میں شیریں پھلوں کے پودے بھی نصب کرتے ہیں اور باغ کے چاروں طرف باڑھ کے لیے خار دار درخت بھی لگایا کرتے ہیں، لیکن ان متضاد درختوں کے نصب کرنے سے ہم پر کوئی نکتہ چین اور حرف گیری نہیں ہوتی بلکہ ہمارا عمل سراسر حکمت پر مبنی سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح علم الٰہی کے ساتھ علم باطل کا جمع کیا جانا بھی لگایا کرتے ہیں لیکن ان متضاد درختوں کے نصب کرنے سے ہم پر کوئی نکتہ چینی اور حرف گیری نہیں ہوتی، بلکہ ہمارا یہ عمل سراسر حکمت پر مبنی سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح عل ا

الٰہی کے ساتھ علم باطل جمع کیا جانا بھی عالم کے لیے سراسر موجب امتیاز و ہدایت سمجھا جاتا ہے۔

بخارات شیطانی کا صعود اور انوار تعوذ کی بارش

اور ان میں سے ایک کو دوسرے کی ضرورت بعینہٖ ایسی ہی طرح پر ہے جیسے زمین کو فضل ربی حاصل کرنے میں بخارات اور سورج کی تیز تیز شعاعوں کی حاجت ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اس عالم میں جب بخارات زمین سے اٹھتے ہیں جب ہی آسمان سے بارش برستی ہے اور جب تک تمازت آفتاب زمین کو خوب گرما نہیں لیتی تب تک بادل کے پرے اور ٹکڑے اپنا دست فیض وا نہیں کرتے۔ اسی طرح علوم باطلہ کے بخارات نے بھی جب عالم ارواح میں بجانب قبلہ حکمت و کعبہ آسمان رفعت حضرت فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صعود کیا، تب ہی حضرت حق جل جلالہ کی طرف سے انوار تعوذ کی بارش برسی اور عالم میں یمن و برکت کی توقیر ہوئی۔

اجتماع علم نافع و علم مضر سے اثبات قیامت

اور یہ اجتماع علم فتنہ و علم سکینہ اہل بصیرت کو قیامت کی آمد اور اس کے وجود پر بھی متنبہ کرتا ہے کیونکہ اگر عالم میں صرف علم الٰہی ہی پایا جاتا، اور انسانوں میں صرف خیر ہی کا مادہ ہوتا تب بھی ایک درجہ میں یہ قرین عقل ہو سکتا تھا کہ شاید یہ مخلوق اس عالم میں ہمیشہ باقی رہے اور یہ عالم بھی ہمیشہ باقی رہے، لیکن جب کہ انسانوں میں فساد کا مادہ بھی ہے اور عالم میں اس کے نشو و نما کے لیے علم باطل بھی موجود ہے اور آفتاب اسلام کی صورت بَدَأَ الإِسْلَامُ غَرِيبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيبًا کے اسلوب پر بعینہٖ ویسی ہی

ہے جیسے آفتاب دو ظاہری ظلمتوں کے درمیان محصور ہے اور طلوع کے وقت جو اس کی کیفیت ہوتی ہے غروب کے وقت بھی وہی کیفیات عود کر آتی ہے اور یہ علم فتنہ اجزائے عالم کو ایسی ہی طرح تحلیل کرنے والا ہے جیسے بڑھاپا انسان کی عمر اور جوانی کو تدریجاً فنا کرتا رہتا ہے تو اس کے بعد قیامت پر ایمان نہ لانا اور اس عالم کو ہمیشہ یونہی مربوط و دائمی سمجھنا صرف انہیں کا کام ہوگا جن کو فہم سلیم سے کوئی حصہ نہ ملا ہو۔

سحر کا انکار ہدایت کا انکار ہے

خلاصہ یہ ہے کہ سحر کا وجود عالم کے لیے ضروری ہے اور یہ جو مثل مشہور ہے کہ جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے وہ غلط نہیں ہے، بلکہ اگر ہم غور کریں تو ہمارے دلائل و براہین ایک طرف ہیں اور اس کا سر چڑھ کے بولنا ایک طرف ہے، واقعہ یہ ہے کہ روز مرہ کی گفتگو میں اور دن رات کے واقعات میں ہمیں سحر کا وجود نظر آتا ہے، مگر چوں کہ اس طرف التفات نہیں ہوتا اس لیے سحر بھی ایک افسانہ فرضی ہی معلوم ہوتا ہے۔

عشق کا جادو

دیکھئے ایک انسان کی روح جب کسی دوسرے انسان کی روح پر عاشق و گرویدہ ہو جاتی ہے تو عاشق نامراد شدت تعلق کی بناء پر اور قوت عشقیہ کی اس متحیرانہ کیفیت کی وجہ سے اپنے محبوب سے کسی آن کسی حال بھی جدا ہونے کو پسند نہیں کرتا اور اپنے محبوب سے اِسی ہی طرح وابستہ رہتا ہے جیسے مقناطیس پر لوہا چمک جاتا ہے اور قلب حبیب میں محبوب کے حسن و جمال اور محبت و الفت کی گرہ کچھ اس طرح سے لگ جاتی ہے جیسے ہم اور آپ کسی چیز کو مضبوط باندھنے کے لیے اس میں گول گرہ لگا دیا کرتے

Scanned by CamScanner

ہیں۔ یا عورتیں گنڈہ بناتے وقت دھاگہ میں پیچ لگا دیا کرتی ہیں۔ حالاں کہ عاشق کی
خلقت اور اس کا مزاج طبعی ہوتا ہے اور محبوب کی خلقت اور اس کے اخلاق باطنی اور
ہوتے ہیں، مگر اس اختلاف کے باوجود جب یہ روح فرسا اور ہوشربا علاقہ قائم ہو جاتا
ہے تو پھر لاکھ دنیا کے مدبر وزیرک سمجھائیں مگر خانہ فہم میں کسی کی بات بھی نہیں اترتی،
اور نورِ عقل کو کسی طرح سے بھی خانہ فہم میں داخل ہونے کی راہ نہیں ملتی۔

آواز کا جادو

مثلاً جب کسی خوش الحان گلو کے ترنم ریز اور مست کن راگ اور نغمے ہم سن
لیتے ہیں تو ہماری روح بے قرار ہو کر اپنی تدبیر سے بے خبر ہو جاتی ہے اور دل میں ایک
سنسنی پیدا کر دیتی ہے، بدن کے رونگٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں اور روح اپنی تمام تر توجہ
سے اسی سامعہ نواز نغموں کی طرف محوِ حیرت بن جاتی ہیں، اور انسان تو پھر انسان ہیں
جانور تک اس کیفیت سے متاثر ہو کر مطرب کے ساتھ ساتھ ہو لیتے ہیں۔

کلام کا جادو

علیٰ ہذا ایک قوت گویائی رکھنے والا شخص جب فرضی قصے بھی سنانے لگتا ہے تو
واقعی دلوں کو مسخر و متاثر کر لیتا ہے۔

روپیہ کا جادو

ایک شخص ہمارے ساتھ روپے پیسے کا احسان کرے تو بمقتضائے بشریت گویا
وہ ہمارے دل و دماغ کا مالک بن جاتا ہے اور یہ احسان کا جادو ہم پر ایسا مسلط ہو جاتا

ہے کہ پھر وہاں محسن کے اتباع و تقلید میں جائز و ناجائز تک سے بسا اوقات بحث نہیں
رہتی۔ روزمرہ کے واقعات محسن کے واقعی عیوب کا نقشہ کیسا ہی صاف و صریح کیوں نہ
پیش کریں، مگر دل و دماغ ٹس سے مس تک نہیں ہوتے۔ غرض روپیہ کا جادو کچھ اس
بری طرح سے انسان پر مسلط ہوتا ہے کہ اس کی بدولت ضمیر کی آزادی وغیرہ سب فنا ہو
جاتی ہے اور کتنی ہی مخالفت پھر ہم سحر کی کیوں نہ کریں لیکن اس جال میں پھنس جانے
کے بعد بڑے سے بڑے انسان کو اس کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ سحر ایک واقعی چیز ہے، تو
اب غور اس پر کرنا چاہیے کہ آخر عاشق کو اپنے محبوب کے درمیان یہ شدید علاقہ کیوں
ہے کہ ایک منٹ کو بھی عاشق کو اپنے محبوب سے جدائی شاق ہے اور محبوب کو حبیب سے
روکنے کی صورت میں حبیب کی آنکھوں سے دریائے اشک رواں ہو جاتا ہے، یا خوش
گلو کی آواز کا جادو انسان کو کیوں گرفتار کر لیتا ہے اور محسن کا احسان اور مقرر کی تقریر
کیوں انسان کو بندہ بے درہم بنا دیتی ہے۔

سحر علم غلط کی دلفریب صورت ہے

سو جہاں تک ہم نے غور کیا اس کی وجہ بجز اس کے کچھ سمجھ میں نہیں آتی کہ
عاشق کی نظر میں اور اس کے علم یقین میں اپنے محبوب سے بہتر عالم میں کوئی
خوبصورت نہیں ہوتا۔ گو واقع میں اس کا یہ علم و یقین غلط ہی کیوں نہ ہو کہ دنیا میں حسن و
جمال کسی ایک پر ختم نہیں کیا گیا، بلکہ ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے مگر عاشق محوِ حیرت
سے جب پوچھیں گے تو یہی کہے گا کہ میرے محبوب سے بہتر دنیا میں کوئی خوبصورت نہیں
ہے اور اگر اس کیفیت عشق میں انسان واقعی اپنے محبوب سے دوسرے کو سمجھے تو کبھی یہ

علاقہ ہوشربا قائم نہ رہے یا جب آواز کا جادو انسان کو محو حیرت بنائے ہو عین اس محویت کے عالم میں اگر آپ پوچھیں گے کہ جناب من یہ آپ کی روح پر سکر تغنی کیسا ہے تو آخر میں وجہ اس آواز پر مفتون ہونے کی یہی نکلے گی کہ سامع اپنے علم و یقین میں اس وقت اس سے بہتر کسی آواز کو نہیں پاتا، حالانکہ واقعہ یہ ہوتا ہے کہ عالم میں دوسرے خوش گلو اس سے ہزاروں درجہ بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

علم جادو

علیٰ ہذا محسن کا احسان انسان کو محض اس لیے دباتا ہے کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ روپیہ میری تمام حاجتوں سے مجھے مستغنی کر دینے والا ہے اور اس سے عالم میں قدر و منزلت اور بے فکری نصیب ہوتی ہے، لیکن آج اگر انسانوں کو اس کا یقین ہو جائے کہ سیم و زر قاضی الحاجات کے نائب نہیں اور عالم کے کاروبار ان سے چلنے والے نہیں تو پھر ذرا بھی حصول زر کی طرف کسی کی توجہ نہ رہے اور محسنوں کو کوئی بھی شکر گزار اور عالم میں کوئی بھی ممنون و مشکور نہ پایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جن اہل اللہ نے واقعی اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے کہ سیم و زر سے دل لگانا یا اسی کے حصول میں زندگی گنوا دینا ذرا بھی سودمند نہیں ان کی نظر میں روپیہ اور ٹھیکرے دونوں یکساں ہوتے ہیں اور یہ استغنا کا مرتبہ تو بہت ہی اعلیٰ مرتبہ ہے جو ہر کس و ناکس کو میسر نہیں ہوتا۔ اسی لیے عام طور سے اس کی حقیقت سے لوگ واقف نہیں ہوتے، مگر میں ایک دوسری کیفیت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھیے ہم کو کرنسی نوٹوں سے بعینہٖ وہی تعلق ہوتا ہے جو روپیہ پیسے سے ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ یہ کرنسی

نوٹ گو سیم و زر نہیں، مگر ان کے صحیح قائم مقام ضرور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک انگریز اگر ایک لاکھ روپے کے ڈھیر کے مقابلہ میں ہم کو چند انچ چوڑا مطبوعہ چیک اور کاغذ دے دیتا ہے جس میں حکومت نے یہ ضمانت کی ہے کہ یہ ایک لاکھ کا ڈھیر حسب الطلب ہمیں پھر واپس مل سکتا ہے تو ہم اس کو بخوشی محفوظ کر لیتے ہیں اور ذرا بھی پس و پیش نہیں کرتے، کیونکہ ہمیں اس کا کامل یقین ہوتا ہے کہ ہم اپنے ملک کے جس خطہ اور جس حصہ میں بھی چلے جائینگے اس چھوٹے سے کاغذ کے پرزے سے اپنا سونا چاندی واپس لے لینگے۔ لیکن آج اگر ذرا بھی شبہ ہم کو اپنے علم میں ہو جائے کہ یہ کاغذ کا پرزہ ایک لاکھ روپیہ کا صحیح قائم مقام نہیں ہے تو پھر دیکھئے کہ کیسے دھڑا دھڑ کرنسی نوٹ اور ہنڈیوں کے روپے بھنانے میں نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے۔ پس جب کہ ہمارے اور تمہارے علوم میں یہ اثر اور جادو ہے کہ خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ ایک وقت میں اگر کسی کو برا سمجھتے ہیں تو اسی کی بدولت دوسرے وقت میں ہم اسے اچھا سمجھنے لگتے ہیں تو جنات و شیاطین اور علوی مخلوق کا علم تو انسان سے کہیں زیادہ ہے ان کے قبضہ میں تو قوت متخیلہ زیادہ آنی چاہیے۔

علم انسانی پر قبضہ ہو جانا اور اس کے آثار و نتائج

یہی وجہ ہے کہ جب انسان کی روح پر جنات و شیاطین کے علوم کا پردہ پڑ جاتا ہے تو ان کے قوی الاثر اور سریع النفوذ ہونے کی وجہ سے انسان وہی دیکھتا اور وہی سمجھتا ہے جو یہ مخفی مخلوق دکھاتی اور سمجھاتی ہے اور اس حالت میں تدبیر جسم میں روح انسانی آزاد مختار نہیں رہتی بلکہ تحت المشیہ روح کی باگ دوڑ کچھ عرصہ کے لیے ساحر اور اس

کے معینہ موکلوں کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہے۔

جبلت سحر تدبیر جسم میں روح آزاد نہیں رہتی

اور ساحر و جنات وموکلین کی جبلت میں چونکہ فساد ظلم کا مادہ ہوتا ہے لہٰذا جب
تدبیر جسم ان کے زیر اقتدار آ جاتی ہے اور روح انسانی ان کے تابع فرمان بن جاتی ہے
تو جو منشا ان کا ہوتا ہے وہی روح پورا کرنے لگتی ہے مثلاً اگر ساحر کا منشاء یہ ہے کہ جسم پر
جذام کا مرض لگ جائے تو روح حسب عطائے اختیار الٰہی ویسا عمل شروع کر دیتی
ہے، اور ان کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ روح ایسا عمل کر کے حسب اجازت وقدرت الٰہی
اپنے جسم کو چھوڑ دیتی ہے اور اس عالم سے بے خبر ہو جاتی ہے۔

کسب علوم شیاطین وجنات اور اُس کے مضر نتائج

اس ساری بحث سے بحمد اللہ یہ پوری طرح واضح ہو گیا کہ جنات وشیاطین
کے علوم سے جب روح انسانی کسب واکتساب شروع کر دیتی ہے تو ورطۂ ہلاکت و
ضلالت میں پڑ جاتی ہیں اور پھر اس کو عالم میں وہی دکھلائی دیتا ہے جو جنات و
شیاطین اس کو دکھلاتے ہیں، چنانچہ مسحور عشق سے اگر ساحر عشق یہ کہتا ہے کہ اے نو
گرفتار میں جب تجھ سے راضی رہوں گا جب تو کفر میں میرا ہم مشرب بن جائے
اور اقرار کرے کہ (معاذ اللہ) یہ کارکانہ عالم محض عناصر اربعہ کی قوت ہی سے چل
رہا ہے یا خدا ایک نہیں تین ہیں۔ یا ایک ہی ہے مگر کائنات کے مجموعہ سے الگ نہیں
تو یہ مسحور عشق بلا تکلف ان خلاف واقع باتوں کو تسلیم کر کے ان کے عقائد کفریہ کا
اقرار کر لیتا ہے اور تبدیل مذہب میں ذرا پس و پیش نہیں کرتا اور کتنا ہی کیوں نہ

سمجھاؤں کسی طرح نہیں سمجھتا۔

سحر کی تاریخی حیثیت اور قرآن حکیم کی صداقت

گو اس قدر عرض سے بھی اصل مبحث پر بحمد للہ کافی روشنی پڑ چکی ہے تاہم
مناسب ہے کہ تاریخی حیثیت سے بھی سحر کے وجود اور اس کی حقیقت پر کچھ روشنی ڈالی
جائے اور بتلایا جائے کہ وہ تخیل محض یا ایک افسانہ فرضی ہی نہیں ہے، بلکہ اپنے اندر
بڑے بڑے کرشمے اور قوتیں رکھتا ہے۔ یہ علیحدہ چیز ہے کہ اس کی تحصیل میں انسان
بھٹک جائے، لیکن کسی واقعی علم وفن کا انکار۔ پھر وہ بھی ایسا علم جس کا مشاہدہ خود حضور
انور ﷺ کو ہوا اور آپ کے اوپر سے ان آثار کو زائل کرنے کے لیے معوذتین کا نزول
ہوا کسی طرح بھی خلاف واقع اور قصہ فرضی نہیں ہو سکتا۔ سحر کی تاریخی معلومات جن کو ہم
ذیل میں درج کریں گے سنسکرت کے بعض فضلاء سے ہم کو حاصل ہوئی ہیں، جو تاریخی
اعتبار سے بالکل مستند ہیں اور ان کا ماخذ اصلی سنسکرت کی کتاب ''اسکنڈ پڑان'' ہے۔

سحر کفار کا علم سمجھا جاتا ہے اس لیے اس کی حقیقت انہیں سے معلوم کرنی چاہیے

چونکہ اس علم میں کفار کو زیادہ شغف ہوتا ہے اور لوگ اس علم کو بیشتر انہی کی
طرف منسوب کیا کرتے ہیں، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس علم کی حرمت
کی حکمت وممانعت پر غور کیا جائے، بالخصوص ایسی صورت میں کہ یہ امرِ مسلم ہے کہ
اہل ہنود تاریخی اعتبار سے سب مذاہب سے قدامت رکھتے ہیں اور ان کی تاریخ

Scanned by CamScanner

بہت قدیم تاریخ ہے۔

پھر سحر تو اہل ہنود کے ہاں خاص شہرت و اہمیت رکھتا ہے، بلکہ اگر ان کے مذہب کا ایک اہم حصہ اس کو کہا جائے تو شاید بیجا نہ ہوگا۔ اس لیے اب اسکنڈر پر ان کے اقتباسات کو درج کر کے ان سے حقانیت اسلام کو ثابت کرنا ایسا ہی ہوگا جیسے کسی شیریں درخت کو خوش ذائقہ اور قوی تر بنانے کے لیے اس میں کھاد اور کچرے کی قوت دیا کرتے ہیں۔

سحر کی ابتداء کس ملک میں ہوئی

ہندو تاریخ کے اعتبار سے علم سحر کی ابتداء ایران سے ہوئی ہے اور یہ علم ایران ہی سے ہندوستان و عرب میں پھیلا ہے اور ایران میں ایک قوم تھی جس کو تگہ کہتے تھے یہ لوگ نسلاً برہمن تھے مگر مذہباً زردشت کے پیرو تھے۔ انگریزی زبان میں اسی مگ قوم کا "میجک" یا "مجس" بنالیا گیا اور سنسکرت میں اس کا نام "مائی مگ" ہے جس کے معنی ہیں "مگوں کا علم" جب سری کرشن کا بیٹا سام (جو ہندو تحقیق کے مطابق حجاز گیا اور وہیں آباد ہوا اور یہ موجودہ عرب کی نسل سام ہی کی نسل ہے۔ اور فلسطین میں بھی اسی کی نسل چل رہی ہے اور وہاں چلتے چلتے افغانستان تک پہنچی ہے چنانچہ افغانستان کی درانی و غلزئی قوموں میں سے غلزئی قوم اسی سام کی نسل ہے اور اس میں بہت سی علامتیں اب تک ایسی ہی پائی جاتی ہیں۔ سام کی بیماری میں مبتلا ہو گیا تو ہندوستان کے رشیوں کو بلا کر ان سے جذام کا علاج پوچھا گیا۔ ان سب رشیوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو اس کا کوئی حکمی علاج نہیں ہے، البتہ ایران میں ایک قوم ضرور ایسی ہے جو اپنے علوم کے

زور سے اس بیماری کا علاج کر دیتی ہے چنانچہ ایران سے مگ قوم کے چند لوگ بلائے گئے ان لوگوں نے ہندوستان میں پہنچ کر اپنے علوم کے قواعد کے مطابق سام سے سورج کی پرستش کرائی، جس سے سامی کی بیماری مٹ گئی اور وہ تندرست ہو گیا۔

قوم ساحرین کی آمد ہندوستان میں کیونکر ہوئی؟

بہرحال سورج کی پوجا کرائی گئی ہو یا سام کا علاج سورج کی شعاعوں سے کیا گیا ہو نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ سام اس بیماری سے اچھا ہو گیا اور اس نے اپنی صحت کی یادگار خوشی میں ملتان میں سورج کا ایک مندر بنایا، جس کا پوجاری انہی لوگوں کو مقرر کیا اور انہی کے ذمہ اس کے سب کام سونپ دیئے۔ یہ مندر سولہا سال تک صحیح و سالم رہا مگر محمود غزنوی کے حملہ ہندوستان کے وقت منہدم کیا گیا ہے، الغرض جب یہ مگ لوگ ملتان میں آباد ہو گئے اور ان کی ضرورت نکاح بیاہ کی پیش آئی تو ملتان کے ہندوؤں نے ان کے سورج پرست اور غیر مذہب ہونے کی وجہ سے ان کو اپنی لڑکیاں دینے سے انکار کر دیا، تب سام نے اپنے بھائی بندوں کی چھوکریاں ان سے بیاہ دیں اور اس طرح ان کی نسل ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پھیل گئیں۔ چنانچہ اجمیر اور راجپوتانہ میں یہ قومیں اب تک چلی آتی ہیں اور اس قوم کو اب سیوک اور بھوجک کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

بہرحال جب یہ لوگ ایران سے ہندوستان آئے تو اپنا علم (جادو) بھی ہمراہ لائے اور ہندوستان کے لوگوں نے اس کو سیکھنا شروع کیا اور اس کا چرچا ہو گیا۔ اصل میں تو یہ علم جوگیوں کا علم تھا، لیکن جوگی چونکہ عام طور سے لوگوں کو نہ بتلاتے تھے اور ان

کو بتلانے کی ممانعت بھی تھی تھی۔ اس لیے کہ اس علم کے جملہ مقامات کا طے کر لینا
ایک بڑا ہی دشوار اور کٹھن کام تھا اور چونکہ ایران سے جنگ لوگ آئے تھے ان کا مقصود
خدا سے ملنا نہ تھا بلکہ وہ اس علم کے چند مراتب اور مقامات اس لیے طے کر لیتے تھے کہ
کچھ کرشمے سیکھ جائیں اور لوگوں کو اپنے کرشمے دکھلا کر مفتون و مسحور کر لیں، اس لیے
انھوں نے نئے نئے کرشمے دکھلا کر لوگوں کو اپنا معتقد اور گرویدہ بنالیا۔

علم سحر کا اصول ہندو دھرم کے اعتبار سے

اس علم کے اصول میں سے ایک اصل یہ ہے کہ انسان اپنے دلیر مخصوص و معینہ
طریقوں سے کامل قابو پاتے ہوئے روح کی جملہ طاقتوں سے دوسروں پر اثر ڈالے۔

علم سحر کی آٹھ اسٹیجیں ہندو مذہب کے اعتبار سے

چنانچہ اس علم کے کسب و ریاضت کے آٹھ مقامات ہیں جن کے طے کرنے
سے انسان اس علم و فن کا مکمل ماہر ہو جاتا ہے۔ ہر ایک مقام پر پہنچنے کے لیے کم از کم چھ
ماہ کی مشق و ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔

پہلا مقام یم

(انسداد پراگندگی کی خاطر) ان میں سے پہلا مقام یم ہے۔ جس کے معنی یہ
ہیں کہ دل کو ادھر ادھر بھٹکنے نہ دیا جائے اور پراگندگی خاطر سے اس کو بچایا جائے۔
کیوں کہ پراگندگی روح کے لیے بے حد مضعف ہے اور خیالات کی تشویش پراگندگی
خاطر کا باعث ہے۔

دوسرا مقام نیم

(ضبط اوقات) ہے یعنی ضبط اوقات کے ساتھ ہر کام کا کیا جانا۔ مطلب یہ
ہے کہ صبح سے شام تک جو کام بھی ہوں معین ہوں اور وقت مقررہ پر ہوں۔ تشتت کار د
اختلاف احوال نہ ہوا اور جیسے خدائی انتظام میں جو وقت جس چیز کا مقرر ہے ٹھیک اسی
وقت پر وہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ روح کی قوتوں کو حاصل کرنے والا شخص بھی اپنے
اوقات کو ایسا ہی منضبط کرے اور منٹ بھر کا فرق نہ آنے دے۔ کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا،
چلنا، پھرنا ہر ایک کی ایک مقدار متعین ہو، پھر نہ اس سے کم ہو نہ زیادہ، پیشاب، پاخانہ
اپنے اپنے وقت پر ہونا چاہیے تاکہ صحت میں خرابی نہ آئے۔ غذا قلیل اور سریع الہضم
ہو اور بتدریج غذا کو کم کرتے ہوئے بالکل ترک کر دیا جائے۔ پیشاب اوّل ہونا
چاہیے اور پاخانہ اس کے کچھ دیر بعد ہونا چاہیے۔ وجہ اس عادت ڈلوانے کی ہندو دھرم
یہ بتلاتا ہے کہ اگر پاخانہ پیشاب ساتھ آئے گا تو بیشتر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرتے
وقت دست آتا ہے اور روح اسی راستہ سے نکلتی ہے اور یہ علامت روح کی ناپاکی اور
عدم نجات کی سمجھی گئی ہے۔

تیسرا مقام آسن ہے

اصول نشست و برخاست یعنی بیٹھنا یوں تو شخص بیٹھتا ہے جس طرح اس کا جی
چاہتا ہے مگر اس علم میں چوراسی آسن بتلائے گئے ہیں۔ ان کے موافق نشست و
برخاست ہونی چاہیے۔ ان کے نزدیک روح کی قوت وضعف مسرت وغم میں بہت
بڑا دخل نشست و برخاست کو ہے اور انسان کے اندر ریڑھ کی ہڈی ایک خاص اہمیت

رکھتی ہے۔ چونکہ قدرت نے اس کو سیدھا بنایا ہے اور یہ دماغ سے نکلتی ہے پس اگر نشست و برخاست میں اسے سیدھا رکھنے کا التزام کیا جائے گا تو اس سے عقل و شعور میں اضافہ ہوگا اور دل میں جو بھی خوشی آئے گی وہ برابر قائم رہے گی لیکن اگر نشست و برخاست میں جلد جلد تبدیلی عمل میں آئے گی یا اس کو خمیدہ رکھا جائے گا تو جو خیال بھی دل میں قائم ہوگا یا جو خوشی بھی آئے گی وہ جلد ہی ختم ہو جائے گی اور روح قوی نہ ہوگی، عقل و شعور کمزور ہوتے چلے جائیں گے۔ اسی لیے چوکڑا مار کر بیٹھنا ان کا پہلا آسن ہے اور ایک آسن ہے اور ایک آسن ہندو دھرم میں ایسا بھی ہے جیسے مسلمانوں کے ہاں نماز کا قعدہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ آسن کو شیر کی نشست بنایا گیا ہے تا کہ بہادری و توانائی پیدا ہو۔

چوتھا مقام نیرڑانایام ہے

حبس دم یعنی سانس کو روکے رکھنا۔ جس کو صوفیائے اسلام حبس دم کہتے ہیں۔ یہ آسن کی صحت پر موقوف ہے۔ اگر آسن درست ہوگا تو حبس دم میں بھی دشواری نہ ہوگی۔ نہیں تو منفعت کی بجائے نقصان ہوگا اور یہ باہم ایک دوسرے کے موقوف و موقوف الیہ ہیں۔ حبس دم کب ہوگا، جب کہ ضبط اوقات کا عادی ہو اور دل کا خیال ادھر ادھر نہ ہو یہ مشق بڑھائی جائے، یہاں تک کہ غذا سے یہ سانس کی محبوس قوت مستغنی کر دے، چنانچہ جوگی لوگ محض سانس کی قوت پر سالہا سال تک جیتے ہیں۔ پیٹ کی دونوں جانبوں سے سانس کو اس طرح نکالتے اور داخل کرتے ہیں جیسے لوہار اپنی دھونکنی سے ہوا کو داخل و خارج کیا کرتا ہے اور یہ مشق کے بعد ہی ممکن ہے۔

پانچواں مرتبہ پرتیاہار

(ظہور خوارق عادات) یہاں تک تو مشق تھی۔ اب ان چاروں درجوں کی مشقت کا ابتدائی ثمرہ حاصل کرنے کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ آنے اور جانے والے دونوں سانسوں کو ایک ساتھ ملائے اور اس ریاضت شاقہ پر قادر ہونے کے بعد دونوں دم نیچے کی طرف لے جا کر ٹھہرائے جہاں سانس کا پہلا خزانہ ہے اور پھر اس محبوس کو ناک اور منہ سے خارج کرنے کی بجائے دماغ کی طرف پہنچائے اور یہاں دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی میں جو نور ہے جس کو اہل ہنود من سے تعبیر کرتے ہیں۔ دم محبوس کی قوت کو اس میں جمع کر دے اور من کو اس قوت سے پہنچائے چونکہ اہل ہنود کے نزدیک قوائے خمسہ اور ہر قسم کی قوتوں کا منبع و مرکز صرف دماغ ہی ہے قوت لاسہ کے لیے بھی دو آلے جو قدرت نے اگائے ہیں وہ اسی کے پاس سے اگائے ہیں پھر ایک قوت دوسری قوت کو اس طرح کاٹتی ہے جیسے (نعوذ باللہ) صلیب کا خط ایک دوسرے کو کاٹتا ہے۔ چنانچہ کان ایک طرف سے سنتے ہیں تو دوسری طرف نکال دیتے ہیں۔ آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں وہ دوسری کو کاٹتی ہیں، آنکھ کچھ دیکھتی ہے اور کان کچھ سنتے ہیں، نیز آنکھوں کی پتلیوں کو بھی اوپر کی طرف چڑھا کر من کو دیکھنے کی سعی کرے اور اس درجہ مشق بڑھائے تا کہ یہ آنکھیں نیچے کی طرف دیکھنے لگیں۔ سبحان اللہ اس بری طرح بھی جو مرتبہ حاصل کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بلا کسی کسب کے یہ درجات حاصل تھے۔ حسب ضرورت اسی طرح پشت کی جانب بھی جو دیکھنا چاہتے تھے، دیکھ لیتے تھے۔ غرض جب یہ من کی طاقت

اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے اور انسان کے قبضہ میں آ جاتی ہے تو حسب ذیل قوتیں اور سدھیاں انسان کو حاصل ہو جاتی ہیں۔

سحر سے آٹھ قوتوں کا حاصل ہونا

(1) انٹری ما: یعنی چھوٹے سے چھوٹا بنما نا کہ آنکھ سے دکھائی نہ دے اور نظروں سے غائب و پوشیدہ ہو جائے۔

(2) مہی ما: یعنی اتنا بڑا اور لانبا ہو جانا کہ آنکھ سے ایک ہی حصہ نظر آئے جہاں تک بھی نظر کام کرے اور جیسا کہ عاملین نے کبھی جنات کو اس طرح بھی دیکھا ہے کہ ان کا سر آسمان میں ہے اور پیر زمین سے لگے ہوئے ہیں۔

(3) لگی ما: یعنی اتنا ہلکا ہو جانا کہ ہوا سے اوپر چلا جائے۔

(4) گری ما: اتنا موٹا اور وزنی ہو جانا کہ کھینچ نہ سکے۔

(5) پراپتی: یہ قوت وقدرت پیدا ہو جانا کہ جو چاہیے ارواح کی مدد سے دنیا میں حاصل کر لے۔

(6) پراکامی: ایسا پھیل جانا کہ طول، عرض، عمق میں جتنا چاہے بڑھتا چلا جائے۔

(7) ایشت: ہر چیز کو اپنے قابو میں رکھنا۔

(8) تروشیو: مشاہدہ عالم۔

(نوٹ) یہ آٹھ قوتیں اور سدھیاں چونکہ ریاضت ہذا کے اس پانچویں مرتبہ میں پہنچ کر انسان کو حاصل ہونے لگتی ہیں اور خوارق وعادات اور نوادر مہمات کا ظہور

شروع ہو جاتا ہے۔ اس لیے اکثر لوگ اسی درجہ میں پہنچ کر اپنی ریاضت کو ختم کر دیتے تھے اور بقیہ تین درجے جو آگے مذکور ہوں گے ان کو حاصل نہیں کرتے تھے۔ گویا وہ اسی درجہ کو اپنے لیے معراج کمال سمجھنے لگتے تھے اور مسلمانوں کے جاہل صوفیوں میں بھی اسی قسم کے آثار اب تک دیکھے جاتے ہیں۔ بہر حال علم سحر میں کشف حقیقت سے زیادہ چونکہ قدرت وقوت میں کمال پیدا کرنا سکھلایا جاتا ہے جس سے فتنہ میں پڑنا زیادہ قریب الفہم ہے اور مقصود حقیقی کو اس راہ سے پالینا حد درجہ بعید ہے۔

علم سحر ہندو بھی ضلالت کا ذریعہ سمجھتے ہیں

چنانچہ خود ہندو بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس علم کے پانچویں مرتبہ پر پہنچ کر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آگے بڑھیں۔ اکثر ان ہی چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے قرآن عزیز نے اس علم کے حاصل کرنے کو کفر قرار دیا ہے اور فتنہ سے اس کو تعبیر کیا ہے، کیونکہ یہ علم، الوان قدرت کو کچھ اس طرح سے ظاہر کرتا ہے کہ انسان میں استبداد و مطلق العنانی اور انانیت وخودستائی درجہ کمال حاصل کر لیتی ہے اور خود اپنی حقیقت انسان سے پوشیدہ ہو جاتی ہے اور یہی فتنہ کا حاصل بھی ہے کہ انسان حقیقت کو نہ پا کر درمیان میں بھٹک جائے۔

علم الٰہی کی رفتار تدریجی ہے اور علم سحر کی رفتار تیز وتند ہے

اور جو قدرتیں اور قوتیں کمال و بلوغ عقل وکسب محور سے اس کو رفتہ رفتہ تمام عمر میں حاصل ہونے والی تھیں وہ محرک عاجل کی وجہ سے ایک دم مل جائے اور اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ کے مطابق انسان عجول مخفی مخلوقات کی قوت وطاقت سے دائرہ

انسانیت ہی سے نکل جائے۔ بخلاف علم الٰہی کے کہ وہ انسان کو تمام فتنوں سے بچا بچا کر تدریجا اس میں ایسے ملکات فاصلہ پیدا کرتا ہے کہ اس کی ہر دو زندگیاں امن و برکت سے گزریں اور قلب و روح کی جملہ قوتیں ایسے محمود نہج سے برسر ظہور آئیں جو ابد تک باقی رہنے والی ہوں اور انسانیت کی شناخت میں باوجود تصرفات کے کوئی مشکل نہ پیش آئے۔ بیشک وہ انسان کی روحانی قوت کو اس طرح پھیلانے کی عام طور سے اجازت نہیں دیتا۔ جیسا کہ ان آٹھ اصول میں مذکور ہیں اور یقیناً اس قسم کی غیر مقصود غیر متعلق ریاضتوں سے انسان زمین و آسمان کے قلابے ملا سکتا ہے۔ مگر دائرہ انسانیت اس کا ضرور مشتبہ ہو جائے گا۔ ہاں اگر بکار سرکار احدیت بامر اللہ اطاعت خداوندی کے آگے منکرین خداوندی کے آگے منکرین خدا کا سر خم کرانے کے لیے کوئی کرامت یا معجزہ برسر ظہور آئے جس میں بندہ کا کسب شامل نہ ہو، بلکہ حکم خداوندی ہو تو البتہ یہ صورت کسی طرح مذموم نہیں کہلائے گی، کیونکہ اس قسم کے غیبی اعجاز دیکھ کر ہمیشہ بندگان خدا خدا ہی کی طرف جھکتے ہیں اور من تصرفات اور ان کو دیکھ کر انسان بجائے علام الغیوب کے آگے جھکنے کے شعبدہ بازوں ہی کی طرف جھکتے ہیں۔ بہرحال یہ علم چونکہ اپنی غیر معمولی مشقوں اور غیر مستحسن صعوبتوں کی وجہ سے قلبی و روحانی قوتوں کو غیر طبعی طور پر انگیختہ کرتا ہے۔ اس لیے اس قسم کے مجاہدات سے ثمرات بھی غیر مستحسن ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسے بعض دوائیں انسان کے اندر غیر معمولی قوت مردی پیدا کر دیتی ہیں مگر وہ ہیجان غیر طبعی و نامحمود ہوتا ہے تو انجام بھی اس کا آخر میں برا ہی نکلتا ہے۔ بخلاف ان دواؤں کے جو انسان میں تدریجی طور پر صالح و مستحسن قوت پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی طرف اس علم فتنہ کی شوکت بھی چند روزہ ہوتی ہیں، مگر انجام خسران کے

سوا کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ علم سحر عالم کے مقصود بالذات تک انسان کو نہیں پہنچاتا، بلکہ اس سلسلہ میں انسان کے کسب و ریاضت سے جو کچھ بھی قوت و قدرت انسان میں بڑھتی ہے انسان اپنی قوت بازو سے کمائے ہوئے مال کی طرح اس کو اتنی ہی قدرت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اپنے رب کا انعام نہیں سمجھتا۔ اسی لیے علم سحر سے جو قوتیں کہ قوم کو حاصل ہوئیں تو انھوں نے اس کو غیر محل میں صرف کر کے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کیا۔

جو علم مقصود تک نہ پہنچائے وہ فتنہ ہے

اور اسی علم پر کیا موقوف ہو ہر وہ راستہ اور ہر وہ علم انسان کو درمیانی مراحل کی پیچیدگیوں میں پھانس کر عالم کے مقصود حقیقی تک نہ پہنچائے وہ فتنہ اور کفر ہی ہے اور انجام اس کا ضلالت و گمراہی ہی ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کا دعوئ نبوت اور اس کے ساحرانہ تحریرات و اعمال اور عدم دستگیری شیخ کامل ہی کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام میں ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے جو ختم نبوت اور ختم رسالت کو نہیں مانتی اور اسلام پر ایمان لانے کے باوجود ایمان نہیں لاتی۔

چھٹا مقام دھیان ہے

(معرفت باللہ بھی سحر کا ایک درجہ ہے۔ ہندو دھرم کے اعتبار سے) یعنی من کا ایک طرف لگ جانا اور حواس خمسہ کا اس میں گم ہو جانا۔ جس کو صوفیائے اسلام کی اصطلاح میں معرفت باللہ کہتے ہیں۔ اس درجہ یہ مشق کرائی جاتی ہے کہ حواس خمسہ یعنی آنکھ، کان، زبان وغیرہ سب دنیا سے بے خبر ہو جائیں اور انسان اپنے کانوں کے دونوں راستوں کو بند کر کے اندر کی آواز سنے، چنانچہ جب کانوں پر انگلیاں رکھ لی جاتی

ہیں تو اندر سے ایک آواز سنائی دیتی ہے۔ جس کی تشبیہ حدیث میں "کصلصلۃ الجرس"
سے دی گئی ہے اور ہم نے کتاب کے شروع صفحات میں اس کی تشبیہ لانکی کے کھنمبوں
کی آوازی سے دی ہے، غرض معرفت باللہ میں دنیا سے کامل بے خبری پیدا ہو جائے
اور مجاہد ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ ہوئے۔

ساتواں مقام دھارنا ہے

(حواس خمسہ کا تعقل اور من کی لو اپنے مالک سے) اس مرتبہ میں بس اس کی
اجازت دی گئی ہے کہ حواس خمسہ کو جو دنیا سے معطل کر دیا گیا تھا، ان کو اب بحال کر
دیا جائے۔ یعنی حواس خمسہ دنیا کا کام کریں ورمن اپنا کام کرے۔ اسی مقام کو اصطلاح
صوفیہ اہل اسلام میں خلوت اور انجمن سے تعبیر کیا جاتا ہے جو سلطان الذکر کا خاصہ ہے۔

آٹھواں مقام سادھی ہے

(مرتبہ فنافی اللہ تعلیم سحر میں ہندو دھرم کے اعتبار سے) یہ مقام درحقیقت
مقامات سبعہ کی تکمیل کا ثمرہ ہے۔ یعنی اس مقام میں پہنچ کر سوائے مشاہدہ ذات کے
کچھ نظر نہیں آتا۔ جدھر دیکھو وہ ہی وہ نظر آتا ہے اور اس میں پہنچ کر انسان کی قدرت
کامل و مکمل ہو جاتی ہے۔

اصول ثمانیہ اور ان پر ایک اجمالی نقد و تبصرہ

یہ تھی علم کی حقیقت جو ہندو مذہب کی رو سے بیان کی گئی اور گو اس کے شرائط و
لوازمات اور منتر وغیرہ اس کے مذکور نہیں، مگر اتنا ضرور ان تعلیمات سے واضح ہو جاتا

ہے کہ سحر کے اکثر اعمال کفر کے موافق اور ایمان کی ضد ہوتے ہیں اور واقع ہو جاتا
ہے اور واقع میں اس علم کو ایمان کا مخالف بھی ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ جیسے خدا کی
صفت ہادی، صفت مفصل کی ضد ہے اور یہ دونوں صفتیں جمع نہیں ظہور کے لیے جدا جدا
محل کی طالب ہیں اور سوائے خدا کے اور کسی وجود میں یہ دونوں صفتیں جمع نہیں ہو
سکتیں اور اگر ہو جائیں تو بندہ میں اور خدا میں کوئی فرق نہ رہے۔ اسی طرح علم سحر اور علم
الٰہی گو دونوں آسمانی علم ہیں مگر ایک متنفس میں جمع نہیں ہو سکتے۔ علم سحر میں جس قدر
مشقتیں اور صعوبتیں پائی جاتی ہیں اگر ان کا تقابل علم الٰہی سے کیا جائے تو یہ حقیقت
کالشمس فی النہار ہو جاتی ہیں کہ اسلام کا دعوی اَلدِّیْنُ یُسْرٌ ٹھیک ٹھیک واقع کے
مطابق ہے۔ چنانچہ جہاں تک غور کیا جائے نفس کو پاک کرنے والے مجاہدات اور
ریاضتوں کے کمال کی تین ہی علامتیں ہو سکتی ہیں۔

مجاہدات کے ناقص و کامل ہونے کی پہچان

(1) یہ کہ خوارق عادات و تصرفات اور تسخیرات اس طرح سے انسان سے
ظاہر ہوں کہ اس کی عجز و بے چارگی، مسکنت و بندگی میں اشتباہ نہ پیدا ہونے پائے
اور باوجود قدرت میں کمال پیدا ہو جانے کے انسان جنات و شیاطین کی طرح پرنہ
ہو جائے، بلکہ دائرہ انسانیت کو باقی رکھ کر اپنی قدرت و عجز کو ساتھ ساتھ لے کر درجہ
کمال حاصل کر لے۔

(2) اور کمال چونکہ نقصان کی ضد ہے اور صعوبت عمل، شدتِ مشقت، طول
عمل نقصان کے اہم افراد ہیں لہٰذا حصول کمال میں ان کا بھی گذر نہ ہو۔

(3) اور باوجود کمال عجز و کمال قدرت حاصل کرنے کے دنیا سے علیحدگی اور رہبانیت بھی نہ ہونے پائے اور سلسلہ توالد و تناسل جو اس عالم کا بنیادی سلسلہ ہے اس سے بھی قطع نظر نہ ہو سکے۔

پس جو مجاہدات زیادتی کے ساتھ خوارق و تصرفات کی طرف انسان کو ملتفت کرنے والا ہے اور اس طرح سے انسان میں کمال قدرت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ جس سے کمال عجز حاصل نہ ہو، بلکہ کبر و انانیت پیدا ہو جائے اور ایسے صعب راستوں سے اس مقصد کو پورا کرنا چاہتا ہے جس کی گھاٹیوں سے انسان کا صحیح و سالم نکلنا عنقا ہو، جو مجاہدہ جسم کو اور اس کے منافع کو ضائع کرنے والا اور عالمِ اجسام سے بالکل ہی بے تعلق کر دینے والا ہے۔ ایسے مجاہدہ کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ مجاہدہ یقیناً کامل مجاہدہ عجز میں کمال پیدا کر کے قدرت دلاتا ہے۔ وہ یقیناً کامل مجاہدہ کہلائے گا اور اسلام ہی کا مجوزہ معاہدہ ہے۔ جس میں یہ تمام شرائط موجود ہیں۔

علم سحر عجز میں کمال نہیں پیدا کرتا، بلکہ انانیت میں کمال پیدا کرتا ہے

پس علم سحر چونکہ بندہ عاجز کے عجز میں کمال نہیں پیدا کرتا، بلکہ اس کو انانیت میں کمال پیدا کرانے کی تلقین کرتا ہے اور جنات و شیاطین کی برابری سکھلاتا ہے۔ لہٰذا یہ علم فتنہ میں ڈالنے والا ہے اور نتیجہ اس کا ذلتِ خسران ہے۔

علم الٰہی بندگی کے کمال سے رفعت و قدرت بڑھاتا ہے

اور علم الٰہی چونکہ عاجز کو بندگی کا کمال سکھلاتا ہے اور بندہ کی جو ساخت جو فطرت جو وضع ہے اسی کو بڑھاتا ہے، اس پر چلاتا ہے۔ لہٰذا انسان رفعت حاصل کرتا ہے اور قادر و رفیع کی مدد سے جنات و شیاطین پر غالب و آمر بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ علم مخلوق کی خالق کے سامنے ایسی ہی طرح لا ڈالتا ہے جیسے میت غسال کے سامنے ہوتی ہے۔ اسی لیے حدیث شریف میں اس راستہ سے جو منزل مقصود پر نہ پہنچانے والا ہو اور اس علم نے جو انسان کو نفع نہ پہنچائے پناہ مانگی گئی ہے، کیونکہ محنت و صعوبت تو ایسے طریقوں میں بے شمار ہوتی ہیں اور نفع کے درجہ میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ محنت و مشقت تو انسانوں کو جنوں کی طرح کرنی پڑی اور انسانیت علیحدہ اس سے بند ہو گئی۔

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ.

علم سحر کی تحصیل سے انسان کسی کام کا نہیں رہتا

یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ علم سحر کی یہ مذکورہ بالا اسٹیجیں اور مقامات ثمانیہ انسان میں کمال انابت پیدا کر کے جنات و شیاطین کی طرح اس کو عالم کے اندر دخیل و متصرف بنا دیتی ہیں اور وہ ان ارواح کی قوت و استمداد سے اپنے ابنائے جنس پر چند روزہ غلبہ و اقتدار ضرور حاصل کر لیتا ہے، لیکن انسان پھر دنیا کے کسی مصرف کا نہیں رہتا اور مہالک و خطرات سے جس قدر سابقہ اس راہ میں پڑتا ہے وہ سونے پر سہاگہ ہیں۔

بخلاف اسلام کی تعلیم کے کہ اس نے عبادت و ریاضت کے جو بھی طریقے سکھلائے نہایت جامع اور مختصر اور پرامن سکھلائے اور عجز و بندگی میں اس طرح سے کمال پیدا کرنا سکھلایا جس سے دائرہ انسانیت بھی کامل رہے اور روحانی و عادی و مخفی جملہ مخلوقات پر بھی انسان گویا سبقت لے جائے۔ پھر ان مقامات علم سحر کو تو شاید وہی طے کرسکتا ہے جو بہت ہی بے جگرا ہو اور اسلام کی تعلیم اور مجاہدات کو ہر شخص بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچا سکتا ہے۔

مجاہدہ میں افراط و تفریط مقصود کو کھو دیتی ہے

بے شک علم سحر کا ایک عامل اور جادوگر صفائی جسم کے لیے بیس پچیس گز کی ایک لمبی بتی حلق کے راستہ سے پیٹ کی جملہ آنتوں میں پہنچا کر اس سے اپنی آنتوں کو صاف کرسکتا ہے۔ ترک طعام سے اپنے پیٹ کو اپنی کمر سے ملا سکتا ہے۔ تین تین مہینے حبس دم کر کے مردہ بن کر زمین میں اپنے کو دفن کرا سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا نظام قدرت ایسے لاطائل تصفیہ باطن کا اس سے طالب ہے؟ اور اس عالم کے کاروبار کیا اسی رہبانیت کے مقتضی ہیں؟ نہیں اور بیشک نہیں، اگر انتظام قدرت انسان سے اسی قسم کی ریاضتوں اور مشقتوں کا طالب ہوتا تو پھر دنیا کا وجود ہی عبث اور بیکار ہوتا۔

تصفیہ روح کے ناپاک اور پاک طریقے

بیشک آئینہ کو پیشاب کے نجس پانی سے بھی صاف کیا جاسکتا ہے، لیکن گلاب کے پاکیزہ اور لطیف عرق کے ہوتے ہوئے کیا عقل سلیم اس کی مقتضی ہے کہ کسی ناپاک چیز سے تصفیہ کیا جائے۔

مجاہدات اسلامی اور غیر اسلامی کا باہم توازن اور مقابلہ

اسی طرح کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر زبان کو کھینچ کھینچ کر اور پھر پھیر کر تالو پر من کا رس حاصل کرنے کے لیے لگانا اور ہاتھوں کو شل کر کے تصفیہ قلب حاصل کرنے کے بجائے اگر پانچوں وقت حواس خمسہ کی قوتوں کو قلب میں مجتمع کرنے اور دھیان اور ذکر میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے ﴿اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ﴾ کی تحصیل اور پاکیزہ مشق کر کے کمال یکسوئی پیدا کیا جائے۔ یعنی اوسطا دن رات کے ہر چار پانچ گھنٹہ میں ہر روز لازما پانچ مرتبہ اور اختیارا آٹھ مرتبہ یہ مشق مشاہدہ ذات کی حاصل کی جایا کرے اور درجہ احسان حاصل کرتے ہوئے انسان واصل و موصول الی اللہ بن کر دل بیار و دست بکار والے مرتبہ پر پہنچ جائے تو دیکھے کیسی آسانی سے یہ مقصد عظیمہ بھی حاصل ہو جائے گا اور دنیا کے کسی سلسلہ میں بھی سر مو فرق نہ آئے گا۔ پس کیا اس سے بڑھ کر کوئی بھی طریقہ سلامتی ہوسکتا ہے کہ جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے یعنی انسان کمال معرفت الٰہی بھی حاصل کرے اور کمال بندگی و انسانیت بھی۔ غرض حصول قدرت کے لیے ان تمام غیر مطلوب اور دشوار گزار مراحل سے بچنے کے لیے جو علم سحر میں سکھلائے جاتے ہیں۔ اسلام نے مظہر عبدیت کاملہ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل ایسا سکھلا دیا ہے جس سے انسان کو عبدیت و بندگی کا یہ جامع اور مختصر راستہ بھی جناب باری تک پہنچنے کا حاصل ہوگیا اور دنیا کے منصب حکمرانی پر بھی فائز ہوگیا اور عالم ارواح میں بھی تمام فرشتوں سے افضلیت کی راہ پڑ گئی۔

اسلامی اور غیر اسلامی مجاہدات کا فرق اور ان کی مثال

اور یہ ایسا ہی فرق ہے جیسے ایک شخص تو روشنی حاصل کرنے کے لیے تیل اور بتی کے چکر میں پڑا ہوا ہے اور ایک شخص آفتاب کی روشنی میں اپنے تمام کاروبار بآسانی کیے چلا جارہا ہے یا مثلاً ایک شخص کسی یگانہ روزگار استاد سے چند ماہ ختم کر لے تو ظاہر ہے کہ پڑھنے میں تو دونوں مساوی ہوں گے مگر گننے میں رتبہ اسی کا اعلیٰ رہے گا جو استاد کامل سے پڑھے گا۔ یہی فرق اسلامی عبادت و ریاضت اور غیر مسلموں کا طریقہ عبادت و ریاضت سمجھیے۔

علم سحر کی مخلوق کی جبہ سائی کراتا ہے اور علم الٰہی خدا کی

غرض علم سحر انسان کی علویات و سفلیات کے آگے ناک رگڑ دیتا ہے اور ان کے سامنے انسان کو جھکواتا ہے اور علم الٰہی علویات و سفلیات اور جمیع مخلوقات اور کل کائنات۔ انسان کا مطیع و منقاد بنا دیتا ہے۔ اسی لیے وہ شرک ہے اور یہ توحید ہے۔

خدا تک پہنچنے کا راستہ انسان کے لیے
عجز ہی ہوسکتا ہے انانیت نہیں ہوسکتی

علم الٰہی عجز کے راستہ سے انسان کو خدا تک پہنچاتا ہے اور یہی ایک راستہ کے لیے صرف اعلیٰ وارفع ذات صمدیت تک پہنچنے کا ہوتا بھی ہے۔ کیونکہ خود تو کوئی مخلوق خالق تک بلا واسطہ کسی صورت سے نہیں پہنچ سکتی۔ البتہ جب مخلوق عجز کا واسطہ لے کر اس کے بالمقابل آتی ہے تو ذات صمدیت خود ہی اس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اسی

لیے حدیث شریف میں تو یہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص تواضع کر کے از خود بھی ذات صمدیت تک پہنچ جاتا ہے اور علم سحر بے شک انانیت و کبر کے راستہ سے انسان کو خدا تک پہنچانے کا مدعی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ خلاف فطرت راستہ ﴿حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ﴾ سے کسی طرح بھی زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

خدا کی ہمسری کر کے کوئی اس سے نہیں مل سکتا

کیونکہ اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ کے بموجب گویا انسان خدا کی بڑائی میں اس کا ہمسر و خودسر ہو کر اس سے ملنا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہمسری کا رنگ لے کر اس سے ملنا درحقیقت اس کی بارگاہ سے مردود ہی ہونا ہے۔

جنات اور انسانوں کے یہ دوراستے الگ الگ ہیں

پھر جنوں کے لیے تو کسی نہ کسی درجہ میں یہ راستہ موصل الی المطلوب مانا بھی جا سکتا ہے، کیونکہ ان کا مادہ علوی ہے۔ وہ جب بھی صعود کرتا ہے، بجانب علو ہی صعود کرتا ہے اور وہ اپنے اجسام کو جس حالت میں چاہیں تبدیل کر سکتے ہیں اور قدرت و اعجاز کے مظہر ہیں۔ قدرت و اعجاز ہی کے راستہ سے خدا تک پہنچ سکتے ہیں، لیکن انسان کے لیے تو یہ جنوں کا راستہ کسی طرح بھی موزوں نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس کا مادہ خاکی ہے جو انکساری و عبدیت اور اسفل کی طرف اسے کھینچے ہوئے ہے۔ غرض یہ ہے کہ سمجھدار انسان تو اسی راستہ کو اختیار کرے گا جس میں امن و اختصار اور عجز و تذلل ہوگا، البتہ اخوان الشیاطین اور نادان ٹھوکریں کھانے کے لیے بیشک یہ پرخطر راستہ اختیار کریں گے مگر مقصد تک پھر بھی رسائی نہ ہوگی۔ کیونکہ ہر مخلوق اپنی ذوات و ماہیت کے بدلنے

پر کسی طرح قادر نہیں ہے۔

حبس دم بضرورت جائز ہے مقصود بالذات ہو کر نہیں

یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حبس دم سے قوت روحانی بیشک بڑھ سکتی ہے اور متورعین اور متصوفین اسلام کا ایک طبقہ کم و بیش ضرور ہر زمانہ میں ایسا پایا جاتا ہے جنھوں نے ایک مخصوص غرض حاصل کرنے کے لیے حبس دم کیا ہے اور کمال معرفتِ الٰہی میں سلسلہ اسباب سے ایک درجہ میں قطع نظر کی ہے لیکن اس افراط وتفریط کے ساتھ نہیں کہ مہینوں تک حبس دم کر کے زندہ آدمی مردوں کے روپ میں اپنے آپ کو پیش کرے۔ یا کھانے پینے کو گناہ سمجھے اور رزق جیسی نعمت جس سے اس کی ربوبیت آشکار ہے اور جو ایک زبردست انعام ربی ہے اس سے کفران نعمت کرتے ہوئے بالکل ہی اس سے منہ کو موڑ لے۔

اسلام نے خدا کی جناب میں قلب اور من کو پاک کرنے کے لیے ریاضتیں ضرور سکھلائی ہیں مگر خوارق سے بے التفاتی کے ساتھ اور مجاہدات و تزکیہ نفس کی اجازت ضروری ہے مگر ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ کی قید کو یاد دلاتے ہوئے اور کشوف کونیہ وتصرفات قلبیہ سے بے اعتنائی کے ساتھ۔

اسلام کا جامع اور معتدل راستہ

غرض اسلام نے نہ دنیا کا بائیکاٹ سکھلایا، نہ اس سے لولگانا بتلایا، نہ تن آسانی نفس پروری کی تعلیم دی، نہ نفس کو بالکل مار دینے کا حکم دیا بلکہ وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ اور لَا رَهْبَانِیَةَ فِی الْاِسْلَامَ فرما کر افراط وتفریط کے دونوں راستے مسدود

فرما دیئے اور کشوف تکوینیہ کی بھول بھلیوں سے صحیح وسالم گزرنے کے لیے ان کی طرف بے التفاتی کا حکم دیا اور علم سحر کے ان آٹھ مقامات اور ان کی بے انتہا کلفتوں کے متعلق خواہل ہنود کو اس کا اقرار ہے کہ لوگ اس راستہ سے منزل مقصود تک نہ پہنچتے تھے اور اس راستہ سے حصول مراد بہت مشکل کام ہے اور بہت لوگ اسی قسم کے کرشمے دکھلانے کے لیے اس علم کو سیکھا کرتے تھے۔ پس جس علم کے کسی حصہ سے بھی انسان میں فتنہ پڑتا ہو اور وہ اس کا سدباب نہ کرتا ہو وہ علم یقیناً علم ضر کہلائے گا۔

آیت سحر اور اس کی تشریح و تحقیق

اب اگر سحر کی متعلقہ تقریر اور اس کی تاریخی معلومات اور ہمارے نقد و تبصرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے آیت سحر ﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ﴾ کے مطالب و معانی پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت بلا کسی تردد و تکلف کے انشاء اللہ منکشف ہو جائے گی کہ ہاروت و ماروت جو تعلیم سحر سے انکار کرتے تھے اور وہ جو کہتے تھے ﴿اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَکْفُرْ﴾ یعنی ہم تو ذریعہ آزمائش ہیں تم کفر میں مت پڑو ممکن ہے کہ وہ انھی صعوبتوں اور دقتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکار کرتے ہوں، بلکہ یقیناً وہ جانتے تھے کہ اس راستہ سے انسان کا عجز و بندگی میں کمال حاصل کرنا بہت ہی دشوار بلکہ محال ہے اور اس علم کا خاصہ ہے کہ انسان تو انسان ہیں جنات تک فتنہ و عذاب میں پڑ جاتے ہیں اور منزل مقصود کو نہیں پاتے، لیکن جو شخص باوجود نصیحت کے بھی نہ مانتا اور سر ہی ہو جاتا تو مجبوراً مدبر عالم کی مصلحت کی اجازت عامہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ اس علم کو سکھلا بھی دیتے۔ جس

کے ذریعہ سے انسان کا جنات وشیاطین کی مشابہت اختیار کر لینا اوران کے راستہ پر چلنا آسان ہو جاتا کیونکہ اس دارالعمل میں ہرایک شخص ﴿لاَ تَـزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْـرىٰ﴾ کے قاعدہ کے مطابق اپنے قول اور عمل کا خود ہی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ جب کوئی ان سے عہد و پیان کرتا ہے کہ میں اس راستہ پر چل کر لوگوں کو فتنہ میں مبتلا نہیں کروں گا تو یہ دونوں فرشتے وہ اسرار بتلا دیتے ہین جس سے انسان کی طرح کسب قوت کرنے لگتا ہے اور یہ نیک خصلت فرشتہ صفت لباس بشریت میں ملبوس فرشتے ہی تھے۔ خدا کے سامنے بھی جب کوئی انسان دل سے توبہ کر لیتا ہے اوراپنے قصور کا معترف ہو جاتا ہے اور بندہ گناہ نہ کرنے کا سچا عہد و پیان کر لیتا ہے تو حضرت علاّم الغیوب عالم ماکان ما یکون ہونے کے باوجود بندوں کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ لہٰذا تم تو آئندہ چل کر پھر گناہ کرو گے لہٰذا تم اپنے قول میں کاذب ہو اور اسی طرح ہاروت و ماروت کا کام بھی یہی تھا کہ وہ نفع وضرر سے نگاہ کر دیں اور جو راستہ انسانوں کے چلنے کا نہیں ہے بلکہ جنات کا ہے اس سے خبردار کر دیں، لیکن اس پر بھی جبر واصرار سے جو آپ کو خطرہ میں ڈالتا ہے تو وہ خود اپنا ذمہ دار ہے۔ وہ جانے اور اس کا کام۔ یہ دونوں اس سے بری ہیں، کیونکہ رسولوں کا کام تو نیک و بد کا جدا جدا کر کے دکھلا دینا ہی ہے اور بس، چنانچہ جب ہاروت و ماروت سے کوئی اس علم کو سیکھتا ہے کہ اس کا ایمان چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح ﴿اِلَيْـهِ يَصْـعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ﴾ کے نہج سے نکل کر آسمان کی طرف چل دیتا اور اس کی جگہ کفر کی قوتیں لے لیتیں۔ پس آیہ ہذا میں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق کفر فرمایا گیا ہے اس سے یہ ظاہر فرمانا مقصودِ باری تعالیٰ ہے۔ واللہ

اعلم کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنات وشیاطین پر جو غلبہ و تسخیر عطا کی گئی تھی وہ کسب سحر کا نتیجہ نہ تھا بلکہ ساحروں اور جنوں کے فتنہ سے انسانوں کو بچانے کے لیے حق تعالیٰ نے جو قوت وقدرت بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے عجز کمال بندگی کی وجہ سے ان کو عطا کی تھی وہ ایمان کی دولت کے ساتھ عطا کی تھی۔ گویا ہندو دھرم کی اصطلاح میں ان کو ایک ایسا علم لدنی حق تعالیٰ کی طرف سے مرحمت فرمایا گیا تھا جس سے وہ تمام مخلوقات کی بولی سنتے اور سمجھتے تھے اور ﴿فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کا مصداق تھے۔

ہندو دھرم میں علم سحر ہٹ یوگ ہے

ہندو دھرم میں چار لوگ ہیں۔ ایک کرم یوگ، دوسرے ہٹ یوگ، تیسرے راج یوگ، چوتھے ہتیا یوگ۔ ہٹ یوگ سحر کو کہتے ہیں۔ جس کا مطلب اہل ہنود کے یہاں یہ ہے کہ خدا تک جبر اور ہٹ سے پہنچنا اور راج یوگ کے معنی ہیں خدا کا بندہ کو از خود اپنا مقرب اور خاص بنا کر اپنی قوتیں عطا کر دینا۔ اہل اسلام کے نزدیک بھی مقرب وخاصان خدا دو قسم کے ہوتے ہیں اور بغیر کسب کے ان کی معرفت ومحبت جن کو حق تعالیٰ از خود معرفت وعرفان عطا فرما دیں اور بغیر کسب کے ان کی معرفت اور [illegible] ان کو مکمل فرما دیں۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام وغیرہ پر جو حکمت ومعرفت کا نزول ہوتا ہے اور ان کی جس قدر بھی تربیت ہوتی ہے وہ از خود منجانب ومن امر اللہ ہوتی ہے۔ چونکہ یہود حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات کو سحر ہی کا نتیجہ سمجھتے تھے اور ان کی کوتاہ نظر اس پر نہ پہنچی تھی کہ آخر تمام ساحر کیسے مسحور ودم بخود ہوئے۔ جب کہ سحر کی طاقت ہر

ایک حاصل کرسکتا ہےاور ایک کا توڑ دوسرا کرسکتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت اور یہود کی غلط فہمی

اس لیے جب آیت ﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْن ﴾ کا نزول ہوا تو یہود متعجب ہوئے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلیمانؑ کو کیسے نبی کہہ دیا حالانکہ وہ تو ساحر تھے اصل میں یہود کے پیش نظر یہ فرق نہ تھا اور یہود ہرگز متعجب نہ ہوئے۔ دوسرے پہلے ہی سے یہود شیاطین کی بدولت اس فریب و چکر میں پڑے ہوئے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو کچھ بھی جنات وغیرہ پر تسخیر حاصل تھی وہ ایک مخصوص کتاب کی وجہ سے حاصل تھی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات سحر کا نتیجہ نہ تھے

علی ہذا حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ آج تک اسی مغالطہ میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے کہ ان کے تصرفات سب کے سب سحر کا نتیجہ تھے ۔غالبًا انہی مذبدین کے لیے حق تعالیٰ شانہ نے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا تو وہاں ہر معجزہ کے ساتھ لفظ باذنی موجودہ ے جس کے تکرار و اعادہ سے صاف وصریح اشارہ اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ ہماری اذن واجازت سے جو بھی نشان اور فعل نہیں ہے بلکہ وہ سحر ونتیجہ کسب انسانی سوکھا اور تندرست کرسکتا ہے۔ جس کو بارگاہ احدیت سے اذن اللہ کی قوت اور تصرف کامل حاصل ہو۔ چنانچہ معجزہ حضرت ﴿وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة ﴾ کے متعلق اسی لیے ارشاد ہے ﴿ وَاِذْ يَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ

الطَّيْرِ بِاِذْنِی فَتَنْفَخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِیْ ﴾ ۔یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا تو وہ بھی ہمارے حکم اور اجازت سے اور اندھے اور کوڑھیوں کو (اگر بغیر تصرفات ادویہ) اچھا کیا تو وہ بھی ہمارے ہی ارادہ وقدرت سے ۔ان کے کسب کو اس میں دخل نہ تھا۔ جب کہ متمردین ومعاندین نے معجزہ وسحر کے ایسے بین فرق دکھلائے جائیں گے۔ باجود بھی اپنے وہم پرست طبیعتوں کی وجہ سے معجزات کا انکار ہی کیا اور انبیاء ماسبق کو جھٹلاتے ہی رہے۔

مکذبین معجزات انبیاء سابقین پر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک آخری اتمام حجت

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے آخر میں علمِ سحر کے بالمقابل علمِ الٰہی کا ایک ایسا بدیہی اور آخری معجزہ قرآن پاک کی صورت میں نازل کیا گیا۔ جس کے بعد ہر اس شخص کو جس کا اگرچہ ایمان صرف مشاہدات ومحسوسات پر ہی ہو اس کا بھی دم مارنے کا موقعہ نہ رہے اور ہر ایک منصف مزاج کو ماھذا کلام البشر ہی کہتے بن پڑے۔ تشریح اس کی یہ ہے کہ علم سحر کی جس قدر بھی تاثیرات عالم میں پائی جاتی ہیں وہ الفاظ وحروف ہی کے سانچوں میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جب جادوگر اپنے منتروں کو پڑھ کر اپنے موکلوں کو بلاتا ہے اور کواکب وسیارات اور ارواح سفلیہ کی تاثیرات سے فائدہ اٹھاتا ہے تو واسطہ یہی حروف مروجہ ہوتے ہیں جن کی تعداد اٹھائیس یا اس سے کچھ زائد ہے۔ اس لیے حق تعالیٰ شانہ نے انھی اٹھائیس حرفوں سے دنیا کے تمام انسان ہر قسم کی بولیاں بول کر اس کی مخلوق میں ایک دوسرے سے تمیز دیتے

Scanned by CamScanner

ہیں اور ہر زمانہ کے خطیب اور فصیح فصاحت و بلاغت کے دریا بہا کر کلام کی قوت سے لوگوں کو مفتون و مسحور کیا کرتے ہیں اور ساحران انانیت شعار کلمات سحر جپ کر لوگوں کو اپنا تابع فرمان بناتے ہیں۔ ان سب کے غرور و انانیت کا تارو پود بکھیرنے کے لیے اور اعجاز الٰہی کی مہر دنیا میں لگانے دینے کے لیے ایک ایسا قول بلیغ اور کلام نورنازل فرمایا، جس کی نورانیت سے آفتاب و مہتاب بھی ماند پڑ گئے اور ساحرین کے مکروزور کے چولہے ٹھنڈے ہو گئے۔ فصحائے عرب عاجز و ششدر رہ گئے اور ایک امی ہاشمی پر علوم الٰہیہ کی اس موسلا دھار بارش نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ خالق لم یزل ہی کے لیے ہر قسم کے کمالات سزاوار ہیں اور اس کے موصوف بکمالات ہونے کے بعد کسی خلقت کا عیب رکھنے والے وجود کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی وقت اور کسی سلسلے میں بھی دعویٰ کمال و یکتائی کرے۔ اسی لیے جناب باری تعالیٰ اعلان و تحدی فرماتا ہے۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی اے مدعیان فصاحت اور منکرین آیات ربانی اگر اس قرآن معجزہ نما میں بھی تم کو مثل انبیائے سابقین معجزات کے کوئی شک وشبہ ہے تو تم سب مل کر قرآن جیسی ایک سورہ یا قرآن جیسی ایک آیت بنالاؤ'' اور جو بندش و ترکیب الفاظ قرآنی میں ستاروں کے باہمی روابط و ارتباط کی طرح قائم ہے اور اس کے معانی میں جو انوار و رموز پنہاں ہیں اور ان کی تاثیرات کا یہ عالم ہے کہ زمین و آسمان کی تعبیریں ان سے وابستہ ہیں۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس کے بالمقابل تم بھی کوئی ایسا ہی کلام نورانی پیش کرو اور بلسان عصر علم سحر کی تاثیرات پر فخر و ناز کرنے والوں سے یہ کلام اثر کہہ رہا ہے کہ اے

ساحران انانیت شعار اگر تم اپنے دعویٰ فلاح سحر میں صادق ہو تو اپنے اثرات کو مجھ پر غالب کر کے دکھلاؤ لیکن بندہ عاجز سے قدرت کا مقابلہ چونکہ کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لیے علام الغیوب قادر و توانا کی طرف سے پیشین گوئیاں بھی فرما دی گئیں۔ یعنی قیامت تک اگر انسان اور جن منفرد اور مجتمعاً بھی یہ چاہیں کہ اس جیسا قرآن بنا لائیں تو ہرگز نہ بنا سکیں گے جیسا کہ جن و انس مل کر بھی آسمان و زمین بنانا چاہیں یا آسمان کے ستاروں کی موجودہ ترتیب کو بدلنا چاہیں تو ہرگز بدل نہیں سکتے۔ تو تم ہی انصاف سے بتلاو جب وہ قوم عرب جو فصاحت و بلاغت اور اعجاز کلام میں امام الاقوام تسلیم کی گئی ہے وہ ہی اس جیسا کلام پر اثر بنانے سے عاجز ہوگئی اور جادوگر اپنے منتروں اور ساحرانہ کلمات میں اس جیسا اثر نہ دکھلا سکے، نہ اپنے اثرات علم الٰہی پر غالب کر سکے تو اس بدیہی اور مسکت صریح اور محسوس اعجاز قرآنی کے بعد بھی کیا انبیاء سابقین کے اعجاز و معجزات کو سحر ہی کا نتیجہ اور اس کا مرتبہ دیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اور بیشک خدا کی عنایت و شہادت سے کسی طرح بھی نہیں۔ خوب سمجھ لیجیے کہ زمین اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے اور یقیناً ایک دن میں ہلنے والی ہے اور آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے اور یقیناً قیامت کے دن ٹل کر رہے گا۔ مگر حضرت الصادق والمصدوق کی تصدیق معجزات انبیاء سابقین و یقیناً لاریب اپنے موقع و محل سے ایک انچ اور لکیر بھی تجاوز نہیں کر سکتی۔

قرآن حکیم کے اعجاز کی اصلی وجہ

جس طرح گندھک، ہڑتال پارہ تانبہ وغیرہ کے ذرات سے سونا اور چاندی

بنتا ہے۔ آفتاب کی حرارت ان کو پکا کر سونے کی شکل میں لے آتی ہیں اور مہتاب
کی چاندنی چاندی بنا دیا کرتی ہے اور سونے اور چاندی کے اجزاء سب کو معلوم ہیں
لیکن ان کے اوزان اور مجموعی ترکیب وترتیب کا علم بجز مخصوص حاملانِ سرّ الٰہی کسی کو
معلوم نہیں، اسی لیے ہر ایک شخص کیمیا سازی میں کامیاب نہیں۔ اسی طرح قرآن
حکیم کے الفاظ وحروف تو ہر ایک کو معلوم ہیں لیکن ان حروف آبی وناری خاکی و
بادی کو ترکیب ملہمہ کے ساتھ ایک خاص مقدار کے ساتھ جمع کر دینا اور ان میں
معانی غیبیہ کو مضمر کر دینا جس سے قلب انسانی کی گہرائیوں اور پہنائیوں میں اتر چلے
جاویں اور انسان کی روح کو زیور کمال سے آراستہ ومزین کر دیں۔ یہ سوائے خدا
وند عالم کے اور کسی بھی کا کام نہیں تھا۔ اسی لیے نہ ترکیب نورانی کے متعلق قرآن
مجید کا دعویٰ ہے کہ اگر قرآن کریم کو تم منزل من اللہ نہیں مانتے، بلکہ یہ عقیدہ دلوں
میں پوشیدہ رکھتے ہو کہ کلام بشر ہے تو اچھا اس جیسی اثر رکھنے والی ایک ہی سورہ بنا
لاؤ جس کے معانی ومطالب، کیفیات واثرات اور جس کے الفاظ وحروف کی باہمی
کشش ایسی ہو جیسی ستاروں کی کشش اور علاقہ ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے
اور جس کے انوار ارواح واجسام انسانی پر ایسے ہی غالب اور ناطق ہوں جیسے مذکورہ
بالا اشیائے عالم کے اثرات انسان پر حاوی ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورہ کوثر جیسی
چھوٹی سورت جب لکھ کر خانہ کعبہ کے دروازہ پر لٹکایا گیا کہ کوئی اس جیسا کلام بنا کر
پیش کرے تو تمام فصحائے عرب باوجود ادبی فصاحت کے اس جیسے اعلیٰ وارفع کلام کا
مثل پیش کرنے سے عاجز رہے تو اسی ترکیب الفاظ وحروف اور معانی غیبیہ کے پیش
کرنے سے مثال کے طور پر ہم سورہ کوثر کے متعلق وجہ اعجاز کو ظاہر کرتے ہیں۔

سورہ کوثر کا اعجاز علمی وعملی اور انسانوں کا عجز

دیکھیے سورہ کوثر کے صرف تین جزو ہیں پہلا جزو ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ
الْكَوْثَرَ﴾ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے اپنے نبی خاتم الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کوثر عطا کی۔ دوسرا جزو ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ جس کا حاصل یہ ہے کہ اس
کے شکریہ میں نماز اور قربانی ادا ہونی چاہیے۔ تیسرا جزو ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾
ہے یعنی تیرے دشمن ہی ابتر اور منقطع الذکر ہیں۔ کوثر عالم غیب کی ایک نعمت عظمیٰ ہے
وہ اس عالم میں عطا کی گئی جس کی لذت اندوزی کی صورت اس جہاں میں صلوٰۃ اور
نحر ہی ہے، کیونکہ ان میں سے نماز سے روح کو تقویت اور زیور کمال حاصل ہوتا ہے یہ
تو نحر سے جسم انسانی کے اندر توانائی واستحسان آتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس
کے بالمقابل جو انسان بھی حسد کی راہ سے مقابل آئے گا وہی ابتری کے مرتبہ پر پہنچ
جائے گا۔ تو اب فرمائیے کہ اس الہامِ ربی اور مضمون عالم غیب کا مثل کوئی مضمون بشر
کیسے لا سکتا ہے اور کیا ایسے حکیمانہ مضامین غیبیہ کو مشتمل چھوٹی سی سورہ ہذا کو جانچو وہ
کامل واکمل ہی نظر آتی ہے۔ رسالہ آب کوثر میں ایک جگہ لکھا ہے کہ مثلاً علم الوظائف
اور علم العدد کی رو سے اگر سورہ کوثر کی خاصیت دیکھی جائے تو اس کے اثرات تب بھی
اعلیٰ اور جلالی ہی نظر آتے ہیں کیونکہ اس سورہ کا حاصل مجموعہ 8 ہے۔ جو عدد کہ حکیم فیثا
غورث کی تحقیق میں سیارہ زحل سے متعلق ہے۔ حکیم موصوف کا بیان ہے کہ ہر ایک
حرف اور ہر ایک عدد کا تعلق ایک نہ ایک سیارہ سے اور ستارہ سے متعلق ہے۔ تو اب
حاصل یہ نکلا کہ سورہ ہذا کا یہ عدد باذن اللہ جس کی طرف بھی متوجہ ہوگا اس کی بربادی د

ابتری کے لیے قطعی ہوگا اور عجب بات یہ ہے کہ روایات واحادیث معتبرہ سے ثابت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنان مخصوص بھی آٹھ ہی تھے جو تباہی و
بربادی کے گھاٹ اترے پس نتیجہ یہ نکلا کہ صلوٰۃ ونحر میں جس قدر مرتبہ احسان کسی کو
حاصل ہوگا تو آخرت میں تو اس کے لیے اس کا صلہ عطائے کوثر ہے اور دنیا میں اس کا
لازمی اور قطعی صلہ فلاح و بربادی حسادوابتری دشمنان ہے۔ چنانچہ جوں جوں حضور
علیہ السلام کو صلوٰۃ ونحر میں مرتبہ احسان حاصل ہوتا گیا، توں توں حضور کے دشمن مرتبہ
ابتری و بربادی میں کمال حاصل کرتے چلے گئے اور حضور کے صدقہ میں اب بھی جس
قدر حضرات مومنین صلوٰۃ ونحر سے اپنی اپنی استعداد اور قدرت کے موافق مرتبہ احسان
حاصل کرتے رہیں گے، اسی قدر ان کے حاسد اور دشمن مرتبہ ابتری و بربادی حاصل
کرتے رہیں گے۔ اب قارئین ہی اندازہ فرمالیں کہ الفاظ وحروف کی یہ اعلیٰ نورانی
ترکیب اور سورہ کوثر کے پرکیف وپرتاثیر جملے کسی انسان کی طاقت ہے کہ وہ بنا کر دکھلا
سکے اور جو بشارت اس میں مدلل طریقے سے حضور علیہ السلام کو دی گئی ہے۔ جس کا مزا
اس دنیا میں صلوٰۃ ونحر سے انسان چکھ سکتا ہے اور جس کی صداقت ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ
الْأَبْتَرُ﴾ کی حکمی پیشگوئی سے ہزاروں بار مشاہدہ میں آچکی ہے۔ کوئی اس کا انکار کرسکتا
ہے؟ یہی عجز کا اصلی سبب ہے، جس پر ہر کس وناکس کی نگاہ نہیں پہنچتی اور باوجود ہر کس
وناکس کے اظہار اعجاز قرآنی کے سب کو حقیقت اعجاز قرآنی سے واقفیت نہیں ہوتی اور
یہی وہ سبب واحد ہے کہ اس کلام نور کے ہم پلہ وہم مثل کوئی کلام آج تک نہیں بنا سکا
اور نہ ہی بن سکے گا۔ پھر سونا چاندی تو باذن پروردگار بنالینا ممکن بھی ہو جاتے ہیں،
لیکن علوی ارواح لطیفہ نورانیہ کا اٹھائیس الفاظ وحروف میں اس طرح بند کردینا کہ اس

قرآن پاک میں جملہ کواکب وسیارات کی طرح قسم قسم کے انوار موجودہ ہیں، کسی
انسان کے قبضۂ قدرت میں نہیں دیا گیا۔ اسی لیے حفاظت ذکر حکیم کو بھی خداوند عالم
نے اپنے ہی لیے مخصوص فرمایا، یعنی ایسے پاک سینوں میں اس نور کو رکھنا تجویز فرمایا گیا
جو ہر طرح قابل اطمینان ہوں اور اگر کوئی بمقتضائے اثرات خبیثہ کوئی تحریف کرے
بھی تو خداوند عالم نے جس طرح انتظام کلی میں کسی بشر کو گڑبڑ کرنے کی قدرت نہیں
دی اسی طرح وہ اس کلام نورانی میں گڑبڑ نہ کرسکیں۔

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾

ظہور معجزات کی ضرورت

باقی رہی یہ بات کہ اس قسم کے اعجاز ونشانات کے اظہار کی ضرورت ہی
کیا تھی۔ سواس کے متعلق یہ عرض ہے کہ جب ہماری اور تمھاری حالت باوجود اس عجز و
بے چارگی کے یہ ہے کہ اگر ہمارا کوئی ملازم جو وضع اور قطع میں اور روح میں بالکل ہم
سے مشابہ اور ہمارے مساوی ہے۔ ایک مرتبہ بھی آنکھ میں آنکھ ڈال کر یا آنکھ ملا
کر بات کرلے اور ایک شاگرد خود اپنے استاد سے خود کو بڑا اور بہتر کہنے لگے تو ہم جامہ
سے باہر ہوجاتے ہیں۔ ہماری انانیت باوجود عجز وبے چارگی میں ملوث ہونے کے اپنا
عجز گوارا نہیں کرتی تو وہ کبریاء جس کے لیے تکبر وکبریائی سراسر موزوں ہے اور جو قادر
مطلق ہر قسم کے عجز ونیاز سے منزہ ومقدس ہے۔ پھر اس کے جامع الکمالات اور یکتا
ہونے کے باوجود کسی کا دعویٰ قدرت ویکتائی کیسے قابل برداشت ہوسکتا ہے۔

اسی لیے سنت الٰہیہ جاری ہے کہ جب انسان سراپا عیوب ونقصان اپنے دائرہ اور حد سے متجاوز ہو کر کسی قسم کا دعویٰ کمال کیا کرتا ہے تو اسی کے ہم جنسوں سے اس کے دعویٰ کمال کو پاش پاش کرادیا جاتا ہے۔

چنانچہ علم سحر کے متعلق بھی جب یہ باور ہونے لگا اور دعویٰ کیا جانے لگا کہ انسان اس کے ذریعہ سے فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے اور ساحران انانیت شعار بھی جب انبیاء و بندگان خاص کی صف میں شمار کیے جانے لگے اور حق باطل کے ساتھ اس درجہ ملتبس اور مختلط ہونے لگے کہ باطل کو حق اور حق کو باطل سمجھا جانے لگا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو ایسے معجزات باہرہ کے ساتھ مبعوث فرمایا جس سے اس حقیقت باطلہ کا عملاً رد ہو جائے۔

اور سب سے آخر میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن عظیم اور مَعُوْذَتَین کا نزول فرما کر علناً اس پر خط عدم کھینچ دیا گیا اور ہمیشہ کے لیے سحر کا سر نیچا کر کے اس کے بخیے الگ الگ کر دیے گئے۔

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت

جناب سید فیض احمد نقوی ؒ لکھتے ہیں:

عوام و خواص کے اذہان میں جادو سحر ایک خوفناک اور پریشان حقیقت کے طور پر موجود ہے۔ مدت سے اس فن متین کے حقائق سے ناواقف لوگوں کے ہاں جادو اور سحر کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں ان کے مطابق یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے تباہی و بربادی کے سوا کوئی دوسرا فائدہ ہرگز ہرگز نہیں پہنچاتا یہ نظریہ جواب ایک اصولی شکل کی صورت میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ قطعی طور پر غلط ہے۔ جادو کا موضوع اس حقیقت پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ محض اور محض خطرناک اور پریشان کن بنیادوں پر استوار ہے۔ یہ تو اس فن کی ابجد سے ناواقف لیکن خود ساختہ نظریہ ہے۔ جو کسی صورت بھی اسے فن کے اثرات کے سلسلہ کی تحقیق کرنے کے وقت کوئی بھی محقق تسلیم نہیں کرتا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ اس غلط العام نظریہ کو علمائے متقدمین و متاخرین نے ٹھکرا دیا ہے اور سحر و جادو کے اثرات کے باب میں اس سلسلہ کی وضاحت کرتے ہوئے واضح طور پر اس کی تردید کی ہے۔ دفتر علماء و عاملین ''امام ہرمس'' اپنی مشہور زمانہ تصنیف طلسمات ہرمس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جادو و سحر واقعاتی طور پر دو صورتوں میں اثر انداز ہوتا ہے۔ پہلی صورت تباہی و بربادی اور ہر قسم کے نقصان کے ازالہ اور دفعیہ کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔ امام ہرمس کا یہ نظریہ سحر و جادو کے سلسلہ میں اس کے موضوع کی بنیاد کے طور پر مانا گیا ہے اور باقی علمائے مخفیات و طلسمات

نے اپنی اپنی کتب معتبرہ میں اس نظریہ کو اپنے موضوعات کی بنیاد بنا کر اس تفصیل میں بہت کچھ لکھا ہے۔ واضح طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جادو کا موضوع صرف نقصان پہنچانا ہی نہیں نقصان کا ازالہ کرنا بھی ہے۔ تباہی و بربادی کا حل بھی پیش کرنا ہے۔

فصلِ اوّل میں ہم اس سلسلہ کے چند ایک اعمال کو درج کر چکے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تخریبی اعمال کے ساتھ تعمیری پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا، بلکہ دونوں صورتیں ایک ساتھ موجود نظر آتی ہیں۔ اس مختصری تفصیل کے بعد ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سحر و جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا سحر و جادو کے کلمات وحروف کے تابع ہو کر نفع ونقصان اور خیر وشر کے حالات پیدا کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بحث زمانہ قدیم سے آج تک جاری ہے اور اس فن کے ماہرین اس سلسلہ میں کوئی کلمات وحروف کی عبارات کا کسی عمل کے لیے موثر ہونا پیچیدہ قسم کی حقیقت ہے جس کا سمجھنا عام لوگوں کی بجائے خواص تک محدود ہے۔

قاضی برہان الدین بربری ''شمائل السحر'' میں رقم طراز ہے کہ جس طرح کسی مغنیہ کا اس کی دلکش آواز میں گانا کانوں میں رس گھول دیتا ہے اور کسی تلخ اور بھدی آواز کے مالک شخص کی آواز بے چینی واضطراب پیدا کر دیتی ہے۔ یا جیسے قرآن حکیم کی آیات مقدسہ کی تلاوت قلوب واذہان میں سکون وراحت پیدا کرتی ہے۔ کیا ان آیات میں کوئی ایسی مخفی قوتیں موجود ہوتی ہیں جو فرحت وانبساط پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں یا حروف وکلمات کی قوتیں ہی موثر ثابت ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں کوئی بھی فیصلہ کر سکتا ہے، لیکن نامی وترشی میں فرق واضح ہے۔ کوئل اور زاغ کی آواز میں فرق کو

دور نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح یہ چیزیں انسانی طبیعت پر خوشگوار و ناخوشگوار اثر رکھتی ہیں بالکل اسی طرح سحر و جادو کی عبارت کے الفاظ وحروف کا اثر تسلیم کیا گیا ہے۔ لوگوں کے جم غفیر میں اچانک یہ اعلان کر دینا کہ سانپ آ گیا ہے۔ مجمع کی پراگندگی اور پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ ہر شخص کے ذہن میں سانپ کے خطرناک ہونے کا تصور اسے اپنی جان بچانے کی تدابیر کے لیے پریشانی کا پیدا ہونا قدرتی امر ہوتا ہے۔ ایسے ہی جادو اور سحر کا شک بھی پریشانی اور خوف کو پیدا کرتا ہے۔ چونکہ جادو خود بھی خطرناک اور پریشان کن ہوتا ہے اور اس بات کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ نفع ونقصان اور خیر وشر کے ہر قسم کے عملیات کے لیے جادو اور سحر کا متذکرہ بالا دونوں صورتوں میں اثر انداز ہونا ثابت ہے، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ کی وضاحت کے لیے ایک عمل بطور نمونہ تحریر کر دیا جائے۔

صاحب شمائل طلسمات اس عمل کو بطور نمونہ لکھنے کے بعد تحریر کرتا ہے کہ اس خطرناک سفلی عمل کو طلسمانی زبان میں ''سیف الاعداء'' کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ جس کا عامل اگر خوف خدا نہ رکھتا ہو تو خلق خدا تعالیٰ کو اس کے ظلم وشر سے محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ امام ہرمس فرماتے ہیں کہ سحر و جادو کے دور اول کی تصانیف میں علمائے کالدو سربان نے عمل ''سیف الاعداء'' کے اس سفلی عمل کی نسبت ساحر فرعون سامری کی طرف بیان کی ہے جو اس عمل کا پہلا عامل تھا۔ کتاب الایات میں جسے صاحب شمائل سامری کی تصنیف قرار دیتا ہے۔ اس عمل کی اجازت صرف اور صرف دشمن کو چند روز تک مبتلائے مصائب و آلام ہوتے ہوئے دیکھ کر ہلاکت کے گھاٹ اتر جائے گا اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد اس عمل کو قوت وتاثیر سے خود عامل بھی

انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریوں میں مبتلا ہو کر یقینی طور پر جاں بحق ہو جائے گا۔

سحر و جادو کے متاثرہ مذکرہ بالا حالات کا شکار مریض کے علاج کا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ عامل متذکرۃ الصدر سحری الفاظ و حروف کے اول و آخر (ماوارھیا) کے اضافہ کے ساتھ ترتیب دے اور مریض کے خون فصد سے تحریر کر کے آب باراں یا جاری پانی سے دھو کر اس کو پلائے تو بحکم خدائے تعالیٰ قریب المرگ مریض اس عمل کی خیر و برکت سے صحیح و تندرست ہو جائے گا۔ الفاظ یہ ہیں:

مَا فَقُوْسُ هَيَا مَا قَفُوْسُ هَيَا مَا قُوْفُوْسُ هَيَا

کتابُ الآیات میں تحریر کیا گیا ہے کہ سحر و جادو کے زیر اثر بیمار ہونے والے مریض کے دوبارہ علاج کے لیے اس عمل کو بجا لاتے وقت عامل کے لیے ظاہری پاکیزگی عمل کے مکان کا پاک و صاف ہونا، خوشبو یات کا جلانا اور عمل کو کسی سعید ساعت میں سرانجام دینا ضروری ہے۔

(عمل کی تفصیل)

علمائے فن کے نزدیک سحر و جادو کو اس کے موضوع کے اعتبار سے بیسیوں عنوانات پر تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ موضوع اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک ہمہ گیر اثرات کا مجموعہ ہے، بالکل اسی طرح اس کے تباہ کن اور پریشان کن اثرات کا مقابلہ کر کے انھیں دفع کرنے کے لیے رد سحر و جادو کے جو عملیات ملتے ہیں وہ بھی اپنے حقائق کے اعتبار سے مختلف موضوعات پر تقسیم ہیں۔
فیوض طلسمات کا یہ باب سحر و جادو کے اثرات کے رد و بطلان کے جن

عملیات پر مشتمل ہے۔ اس میں سحر و جادو کو اس کے عنوان کے اعتبار سے تشخیص کر کے اس کے معاصر اصولی عملیات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں اگرچہ اس موضوع کے سلسلہ کے تمام تر عملیات اعمال کا ضبط تحریر میں لانا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے۔ تاہم اپنی کوشش کے مطابق سحر و جادو کے مختلف قسم کے ملے جلے اثرات کو رد کرنے کے سلسلہ کے کوئی پچاس کے قریب عملیات کو صاحبان علم و فن کے لیے ضبط تحریر میں لا رہے ہیں۔

سحر و جادو کے اثرات کی مختلف اقسام کا بیان

حکیم الیوس اپنے قصائد میں رقم طراز ہے کہ ایک ماہر و حاذق روحانی طبیب کی ذمہ داری ہے کہ وہ علاج سے قبل اپنے زیر علاج مریض کے مرض کی سب سے پہلے بڑے غور و فکر اور کامل احتیاط کے ساتھ تشخیص کرے جب تشخیص کر چکے تب چل کر علاج کی طرف متوجہ ہو۔ حکیم فرماتے ہیں کہ کوئی عامل اساتذہ فن کے تعلیم کردہ اصول و قواعد کی پرواہ نہیں کرتا اور علاج معالجہ کرتے وقت خود کو اصول و قواعد عملیات کا پابند نہیں سمجھتا تو وہ کبھی بھی نیک نامی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا۔ ایسا شخص خود بھی مختلف مواقع پر ذلیل و رسواء ہوتا ہے اور اپنی بے اصولی کے سبب علم و فن بدنامی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا۔ ایسا شخص خود بھی مختلف مواقع پر ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اپنی بے اصولی کے سبب علم و فن میں بدنامی و رسوائی کا موجب ٹھہرتا ہے۔
حکیم کے نزدیک طلسمانی معالجات درحقیقت روحانی و نورانی اثرات کا مجموعہ ہیں۔ جن کے حقائق کو سمجھنے کے لیے ایک سلیم و کریم ذہن کی ضرورت ہے اور ان

حقائق سے استفادہ کے لیے بھی صابر وشاکر، مستقل مزاج اور بااصول ہونے کی شرط ہے۔ حکیم کی تحقیقات کے مطابق سحر وجادو کے اثرات کی موضوع کے اعتبار سے مختلف قسمیں ہیں جن میں سے دو اقسام کا نام دیا جاتا ہے زیادہ تر مشہور مقبول ہیں۔

سحر وجادو کی خصوصی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الاعمال تحریر کرتا ہے کہ ''قصائد انالیوس'' میں مذکور ومسطور ہے کہ سحر وجادو کی خصوصی قسم سے مراد سحر وجادو کا اپنے مکمل اور قوی تر اثرات کے اعتبار سے اثر انداز ہونا ہے۔ سحر وجادو کی یہ قسم مستقل اور دیرپا اثرات پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس لیے اس کے اثرات بھی خطرناک، کربناک، اذیت ناک اور مہلک و برباد کن ہوتے ہیں۔ سحر وجادو کی اس خصوصی قسم کا عامل اپنے عمل کے اثر مخفی قسم کی جناتی وشیطانی قوتوں کو اپنے مطلوبہ کام کی سرانجام دہی کے لیے مقرر کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں عامل کے ظلم وستم کا نشانہ بننے والا شخص جسمانی وروحانی اور مالی ومعاشی طور پر اعتبار سے تباہی وبربادی کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

سحر وجادو کی خصوصی قسم کے عملیات کے زیر اثر مسحور افراد درست تشخیص نہ ہونے کے سبب ایسے حالات و مشکلات میں مبتلاء ہو جاتے ہیں جن سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، کے مصداق ایسے لوگوں کی مشکلات و پریشانیاں دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ صاحب مجمع الاعمال اردس بیلی نے قصائد انالیوس سے سحر وجادو کے خصوصی عملیات کے باب میں جن مثالی عملیات کو نقل کیا ہے ان میں سے ایک عمل بطور مثال ذیل میں

بیان کیا جاتا ہے۔

اردس بیلی لکھتا ہے کہ سحر وجادو کی خصوصی قسم کا ایک عمل جس میں دشمن کے کاروبار اور مال ومتاع کو ختم کر دینا مطلوب ہوتا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک ساحر کے پاس سائل آ کر اپنا یہ مقصود بیان کرتا ہے کہ اسے اپنے فلاں دشمن کے کاروبار کو بستہ کرانا ہے۔ ایسا بستہ کرانا ہے کہ جس کی نہ تو تشخیص ہی ممکن ہو سکے اور نہ ہی کوئی علاج کارگر ہو سکے۔ اس طرح کہ اس کے دشمن کا کاروبار اور مال ومعاش ایسی تباہی وبربادی کا شکار ہو کہ اس کا اثر استقلالی صورت اختیار کر جائے۔ ساحر اپنے سائل کے مطلوب مقصود کے مطابق اس کے دشمن کے لیے سحر وجادو کا جو ایک خصوصی عمل تجویز کرتا ہے۔

صاحب مجمع الاعمال لکھتا ہے کہ اسماء کی مندرجہ بالا صورت درحقیقت اس عمل کی مختصر لغات پر مشتمل ہے۔ مختصر لغات پر مشتمل یہ عمل اگرچہ مندرجہ بالا مقصد کے لیے موثر بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس عمل کی ایک چلّہ میں سوالاکھ کی تعداد کے مطابق زکوۃ کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ عمل کی تفصیلی شکل کو ادائے زکوۃ کے بغیر ہی موثر ومفید تحریر کیا گیا ہے۔ جس کی صورت درج ذیل ہے۔

حکیم اس عمل کو تحریر کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ ایک ایسا سحری اور جادوئی عمل ہے کہ اگر اس عمل کو ایک پوری انسانی ہستی کے لیے بھی کیا جائے تو یقینی طور پر وہ انسانی ہستی تباہ وبرباد ہو کر کھنڈرات کی شکل اختیار کر جائے۔ حکیم فرماتے ہیں کہ سحر وجادو خصوصی قسم کا یہ مثالی عمل کا بجا لانا سوائے خصوصی ضرورت کے کسی طور پر بھی جائز ومباح نہیں۔

حکیم لکھتا ہے کہ اس عمل کو بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ کسی عمل کی تشخیص کرتے وقت عمل کی حقیقت کا پتہ چل جائے کہ وہ عمل کس قسم کا ہے۔ چونکہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس عمل کو بطور مثال بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطرناک قسم کے سفلی عمل کا روحانی علاج بھی اس جگہ پر ہی تحریر کر دیا جائے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ صاحب مجمع الاعمال نے بھی بحوالہ قصائد انالیوسس مندرجہ بالا مثالی عمل کو نقل کرنے کے بعد اس عمل کے اثرات کو باطل کر دینے والے حقائق پر مشتمل ایک عجیب و غریب عمل کو جس کی نسبت حکیم انالیوسس کی طرف بیان کی جاتی ہے اس طرح سے نقل کیا ہے۔

اگر عامل یہ تشخیص کرے کہ اس کے زیر علاج مسحور شخص کے کاروباری نقصان کا سبب مذکورہ بالا عمل ہے تو اس کے علاج کے لیے عامل قمر زائد النور کے دنوں میں بندر یا کے بچے کو حاصل کر کے ذیل کے عمل جو جو مذکورہ بالا عمل کا معکوس عمل ہے بھوج پتر پر تحریر کر کے ذیل کے عمل کو جو مذکورہ بالا عمل کا معکوس ہے بھوج پتر کر کے کسی بن بیاہی لڑکی کے دوپٹہ میں لپیٹ کر بندر یا کے بچے کے گلے میں باندھے اور اسے مقررہ مکان میں چھوڑ دے۔ اس عمل کے نتیجے میں ایک چلہ کامل کے بعد چل کر مذکورہ سحر و جادو کا اثر باطل ہو سکے گا اور اس جگہ سے نحوست و بے برکتی کا پہرہ ختم ہو جائے گا۔ خوف و ہراس کی کیفیت جاتی رہے گی اور اس طرح بندر یا کے بچے کے ذریعے کیے جانے والے اس عمل کی مدد سے وہاں کا بستا کاروبار دربارہ کشادہ ہو جائے گا۔

اردس بیلی کہتا ہے کہ مذکورہ بالا سحری اثرات کے مکمل خاتمہ تک بندر یا کے بچے کا وہاں رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اردس بیلی کا خیال ہے کہ اگرچہ متذکرۃ الصدر سحری

اثرات سے تباہ و برباد ہو چکی ہو وہاں پر بندر یا کے بچے کا سالہا سال تک رکھنا ضرور ہو جاتا ہے تاکہ پہلے سے کیے ہوئے اثرات بھی دور ہو سکیں اور آئندہ کے لیے بھی کوئی اثر وغیرہ نہ ہو سکے۔ عمل کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

اَمّا یاغرَّ اغیا ئیل اھاغرغراقیل سواھا اسویا غیر رغا غیل غیاھا اھا غیا غیرا غیرائیل ھسایا غربا غیرابا غربائیل سواھا الاغریایا غرغرغرائیل ھسایایا غراغرغراقیل قسا

محولہ بالا کاروباری تباہی و بربادی کے اثرات کا حامل عمل اور اس جیسے دوسرے عمل و سحر و جادو کی خصوصی قسم کے عملیات کا موضوع ہیں۔

سحر و آسیب کی تشخیص کے عجیب و غریب طلسماتی عملیات

طلسمات کے باب میں آسیب و جنات اور سحر و جادو کی تشخیص کے سلسلہ کے جو طریقے زمانہ قدیم سے آج تک استعمال میں لائے جا رہے ہیں اور اپنے حقائق کے اعتبار سے کامیاب و بے خطا چلے آ رہے ہیں ان میں سے تشخیص کے چند ایک صدری طریقے جو میرے پاس صدیوں سے میرے خاندان کے اکابر بزرگوں کے موروثی عطیات کے طور پر موجود و محفوظ ہیں اور جو میرے روزانہ کے معمولات و مجربات کے طور پر کام میں لائے جا رہے ہیں، قارئین فیوض طلسمات کے لیے ضبط تحریر میں لائے جا رہے ہیں، امید کی جاتی ہے کہ شائقین حضرات ان اعمال کے عامل بن کر اپنی پسند کے عملیات میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

عمل نمبر 1۔ تشخیص آسیب و جن کا معجزاتی عمل

یہ جاننے کے لیے کہ عامل کے زیر علاج مریض آسیبی و جناتی اثرات کے زیر

اثر ہے یا قدرتی و جسمانی طور پر متاثر ہے۔ مریض کو عامل ننگے سر اور پاؤں سورج کی طرف منہ کر کے چمکتے ہوئے سورج کے ہالہ میں دیکھنے کا حکم دے اور خود اس کے پس پشت کھڑے ہو کر ذیل کے کلمات و حروف کو پڑھے۔ مریض آسیبی و جناتی خلل کے زیر اثر ہوگا تو اسی لمحہ ہی چکرا کر منہ کے بل زمین پر گر پڑے گا۔ اس طرح پر کہ اپنی اور اپنے ماحول کی چنداں خبر تک نہ رہے گی اور وہ مکمل طور پر بے سدھ ہو جائے گا اور اگر اس کے مرض کا سبب قدرتی و جسمانی یا خلل دماغی ہوگا تو اس صورت میں وہ بالکل سکون و سوکت کے ساتھ سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھتا رہے گا۔ عبارت عمل ملاحظہ ہو۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ مَلائِكَةَ الْجِنِّ وَالشَّياطِيْنِ اُحْضُرُوا فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ عَلٰی هٰذَا الْاٰدَمِی اِنْ كُنْتُمْ بِاسِئَاثِرِ الْاحْوَالِ يَا اَيُّهَا الْغَابِرُوْنَ بِحَقِّ عَلُوْشٍ دَهُوْسٍ هَرْهَرْ ظَلُوْشٍ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَا الْغَابِرُوْنَ الَّذِيْنَ سُلِّطَتت عَلَى الْعَبْدِ وَادْفَعُوْا عَنْهُ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَتِ بِحَقِّ مَا حَلَفْتُ لَكُمْ مِنْ اَسْمَآءِ الْكَرِيْمَةِ وَ بِحَقِّ صَاحِبِ السَّيْفِ وَالْاَمْرِ وَلِيُّنَا وَ وَلِيُّكُمْ حَضرت مُحَمَّدِ الْمَهْدِیُ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَا جَمِيْعَ الْجِنَّاتِ وَالشُّرُوْرِ بِحَقِّ هُوَ مَا جَلْدِ طُوْنَا قَلْبِ يُوْهَلُ هَادِ بِالذَّنُوْبِ يَا اَيُّهَا الْمُذْنِبُوْنَ اَنْتُمْ وَحَرِيْمُكُمْ الْوَحَا اَلْعَجَلَ اَلسَّاعَةِ.

یاد رہے کہ اس عمل کو ابر آلودگی کے اوقات میں بجالانے کی ممانعت ہے۔ چونکہ اس عمل میں مریض کا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے اس عمل کا بہترین وقت چاشت کا وقت ہے۔ عمل کے لیے عامل اور مریض دونوں

کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عمل بجالانے سے غسل کر کے لباس پہنا جائے اور عمل کے مطابق تشخیص کے اس عمل کی مدد سے یہ جان لینے کے بعد کہ مریض کے مرض کا سبب غیر قدرتی یعنی آسیبی و جناتی ہے۔ جب مریض عمل کے زیر اثر سورج کی طرف دیکھتے ہوئے گر پڑے وعامل زمین پر پہلے سے بچھائے فرش پر دوزانو ہو کر تشہد کی حالت میں بیٹھے اور اسمائے عمل کو بلاتعین تعداد تلاوت کرتا رہے اور مریض کچھ ہی دیر کے بعد خود بخود پرسکون ہو کر ہوش میں آ جائے گا۔ عامل اس عمل کو عمل کی حقیقت کے مشاہدہ کے لیے ایک ہی نشست میں جتنی مرتبہ چاہے بجالا سکتا ہے۔

مسوّدِ اوراق ارباب عمل وفن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تشخیص کا یہ عمل درحقیقت جناتی وآسیبی مریض کے لیے حاضراتی عمل کے طور پر کام میں لایا جاتا ہے۔ اس عمل میں جونہی مریض سورج کی ٹکیہ کی طرف بغور ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے سورج کے ہالہ کے آئینہ میں اپنے جسم پر باطنی حیثیت سے مسلط ہونے والے آسیب وجن کی شکل وصورت دکھائی دیتی ہے۔ مریض مسلسل اس عجیب وغریب مشاہدہ کا نظارہ کرتا رہتا ہے اور عامل عمل کی تلاوت کرتا رہتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کچھ ہی دیر بعض مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سورج کے ہالہ میں نظر آنے والی شکال دیہات عجیبہ اس کے دائرہ سے نکل کر بڑی تیزی کے ساتھ اس پر حملہ آور ہونے کے لیے اس پر جھپٹ پڑنے کو تیار ہیں جس پر وہ خوفزدہ ہو کر چیخ اٹھتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو کر چکرا کر گر پڑتا ہے۔

عمل کی تفصیل

تشخیص کے اس عمل کو علمائے طلسمات نے تشخیص کے اسراری عملیات میں شمار کیا ہے۔اس عمل کی صداقت کے لیے اسی قدر ہی کافی ہے کہ علمائے فن نے اس عمل کو اپنی اپنی تصانیف میں بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے اور طلسمات کا عامل بننے کے لیے تشخیص کے متعلقہ اس جیسے عملیات میں مہارت نامہ حاصل کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔قاضی صاعد صاحب ینابیع الطلسمات کے نزدیک تشخیص کا یہ عمل ایک طلسماتی معجزہ ہے۔جس کے متعلق موصوف رقم طراز ہیں کہ یہ عمل میرے معمولات و مجربات میں سب سے بڑھ کر مفید اور ایک عجیب چیز ہے۔عمل کی تسخیر کا ارادہ کرے جس کی مختصر تفصیل یوں ہے کہ جو شخص اس عمل سے استفادہ کرنا چاہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے لیے سب سے پہلے عمل کی تسخیر کا ارادہ کرے، جس کی مختصر تفصیل یوں ہے کہ عمل کو ترک حیوانات جمالی جلالی کی پابندیوں کے ساتھ ایک چلہ میں ستر ہزار (70,000) کی مقررہ و معینہ تعداد کے مطابق پڑھ کر سدھ کرے۔عمل قابو میں آجائے گا اور عامل اس سے حسب ضرورت و حالات جب چاہے استفادہ کر سکے گا۔

عمل کی تسخیر کے بعد بھی عمل کے اسماء وکلمات کو مداومت کے طور پر عامل جس قدر چاہے ایک تعداد مقرر کر کے روزانہ پڑھتا رہے۔مداومت کے عمل سے عمل کو قوت تاثیر نہ صرف برقرار رہتی ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔میں بفضلہٖ تعالیٰ خود اس عمل کا عامل ہوں۔میری طرف سے شائقین حضرات کے لیے عام اجازت ہے کہ وہ جب چاہیں عمل کو تسخیر کر کے طلسمات کے حقائق کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

عمل نمبر 2۔سحر و جادو کی تشخیص کا
عجیب وغریب طلسماتی عمل

تشخیص کا یہ عمل جو میرا ذاتی طور پر آزمودہ اور مجرب و بے خطا ہے۔سحر و جادو کی تشخیص کے حقائق کا ایک ایسا عمل ہے جو زمانہ قدیم کے علماء کا بیان کردہ عمل ہے اور اس وقت سے لے کر آج تک قابل عمل اور اپنے موضوع کے اعتبار سے مفید و موثر ہوتا چلا آ رہا ہے۔سحر و جادو کی تشخیص کے اس عمل کا ذکر کرتے ہوئے حکیم انالیوسس اپنے افادات میں تحریر کرتا ہے کہ سحر جادو کی تشخیص کا ایک عمومی طریقہ یہ ہے کہ مریض کی آنکھوں میں غور سے جھانک کر دیکھا جائے تو مسحور کی آنکھیں پھٹی پھٹی خمار سے بھری ہوئی اور خوف کے زیر اثر دہشت ناک دکھائی دیتی ہیں، سحر و جادو کے متاثرہ مریض کی تشخیص کی ایک دوسری عمومی علامت یہ بھی ہے کہ ایسا مریض ہر وقت اداس، پریشان، تھکا ماندہ، مضطرب و بے چین، وہمی، شکی مزاج اور چڑچڑی طبیعت کا مالک بن جاتا ہے۔

تشخیص کی تیسری عمومی صورت کے متعلق بڑی تشویش رکھتا ہے۔اسے ہر وقت یہ سوچ رہتی ہے کہ کہیں اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں اس کی ہلاکت کے لیے کوئی زہر وغیرہ تو نہیں ملا دیا گیا۔حکیم فرماتے ہیں کہ ہر سحر زدہ مریض کو مذکورہ بالا علامات کے اعتبار سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔اس کے باوجود کہ علامات مذکورہ بالا سے سحر زدگی کی خصوصی تشخیص کرنا چاہے تو اس کے ذیل کے کلمات کو سات مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور جس مریض کی تشخیص کرنا ہو اسے پلائے۔سحر زدہ ہونے کی صورت میں وہ

پانی سخت قسم کا کڑوا ہو جائے گا جس کے پینے سے سحر زدہ مریض انکار کر دے گا۔ جب یہی پانی عام لوگوں کے لیے کسی قسم کی بو اور ذائقہ کے بغیر عام پانی کی طرح ہوگا۔

کلماتِ عمل یوں ہیں:

فَهُوَا تَهُوْا يَهُوْا تهوا حياجزم تياخر با السحر والوسواس مهاطوت قهافوث قرمزتروتا ايا جنود الجن والشياطين هزيا قريزا سريرا

عمل نمبر 3۔ سحر و آسیب کی تشخیص کے لیے

قاضی ریجان الیافوجی کتاب الآیات کے حوالے سے اپنی تصنیف "جلیلہ البہجہ الاسرار" میں سحر و آسیب کی مشترکہ تشخیص کے حقائق کا حامل ایک سہل الحصول قسم کا عمل تحریر کرتے ہوئے اس کی تفصیل میں رقم طراز ہیں کہ عامل جس مریض کے متعلق تشخیص کرنا چاہے کہ اس کے مرض کا سبب سحر و جادو یا اس پر آسیب و جنات کا تسلط ہے۔ اس کے لیے مطلوبہ مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر ذیل کے کلمات کو 21 اکیس، 21 اکیس مرتبہ تلاوت کر کے اس کے دونوں کانوں میں دائیں سے بائیں بالترتیب پھونکے۔ مریض کے سحری اور جادوئی اثرات کے زیر اثر ہونے کی صورت میں مریض پر عمل کے وقت عارضی و وقتی غنودگی طاری ہونے لگے گی اور اس کی آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں گی۔ یہ اس وقت تک اثر باقی رہے گا جب تک عامل تشخیص کے عمل کو جاری رکھے گا۔ اگر اس عمل کے نتیجہ میں مریض خاموشی کے ساتھ پرسکون بیٹھا رہے اور ظاہر ہو جائے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی سحر و جادو وغیرہ نہیں ہے تو اس کے لیے کہ اس پر آسیبی

اثر ہے تو عامل کلمات عمل کو کسی سفید کاغذ پر تحریر کرے اور تعویذ کی صورت میں لپیٹ کر مریض کو دے کہ وہ اس تعویذ کو اپنی داڑھوں کے نیچے رکھ کر دبائے۔ جونہی مریض ایسا کرے گا تو اس پر آسیب و جناتی خلل ہونے کی صورت میں اس کا ایذا دہندہ جسم آسیب و جن میں سے جو بھی ہوگا فوری طور پر حاضر ہوگا۔

یاد رہے سحر و آسیب کی تشخیص کا یہ عمل سحر و جادو کی تشخیص اور سحر و جادو کے ذریعے مسلط آسیب و جن کی تشخیص کے لیے ہی ہے۔ قدرتی و حادثاتی طور پر آسیب و جن کی تشخیص کرنی ہو تو اس کے لیے ہم پچھلے اوراق میں ایک عمل تحریر کر چکے ہیں جس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ کلمات عمل کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کے لیے یہ عرض کر دیا جائے کہ آسیب و جن کا قدرتی و حادثاتی طور پر مسلط ہو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ کوئی شخص غلطی سے آسیبی و جناتی ماحول میں گرفتار ہو جائے۔ دوسری صورت اس طرح سے ہے کہ دشمن کے سحر و جادو کے کلمات کے متعلقہ موکلات و جنات کسی پر مسلط کر دیئے جائیں۔ چونکہ دونوں صورتوں میں ایک فرق واضح موجود ہے اس لیے تشخیص کرتے وقت بھی نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف طریقہ جات کو بروئے عمل لایا جاتا ہے۔

طلسمات میں اس سلسلہ کا ایک عظیم ذخیرہ ملتا ہے۔ چنانچہ اگر تشخیص پر مبنی عملیات و اوراد کو ہی یکجا کر دیا جائے تو اس کے لیے بھی ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ تشخیص کے سلسلے کے متذکرۃ الصدر عملیات کو درج کرنے کے بعد ہم محسوس کرتے ہیں کہ تشخیص کے امور کے لیے اس قدر عملیات ہی کافی ہیں۔ مذکورہ بالا عمل کے کلمات

Scanned by CamScanner

درج ذیل ہیں۔

صہا صاقما صامہا صا

یہ عمل بھی میرا آزمودہ و مجرب المجرب ہے۔ میرے عملیاتی ذخیرہ میں تشخیص کے لیے اس سے زیادہ کوئی دوسرا اسہل الحصول عمل موجود نہیں ہے۔

عمل کی تفصیل

''البجتہ الاسرار'' میں مندرجہ مذکورہ بالا عمل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے الیافوجی تحریر کرتے ہیں کہ عمل کے کلمات جو سحر و آسیب کی مشترکہ تشخیص کے لیے موثر و مجرب تسلیم کیے جاتے ہیں درحقیقت قوم جنات کے تین عظیم المرتبت فرمانراؤں کے نام ہیں۔ جب کہ اس کے علاوہ یہ تینوں نام ملائکہ رحمت کے اسمائے کریمہ اور شریفہ ہیں۔ سہا صا ملک ابر سحاب کا نام ہے، عبرانی کلمہ ہے۔ عربی میں اس کے لیے اسماعیل آتا ہے۔ قما صا دریاؤں اور سمندروں پر مقرر ملک مقرب کا نام ہے، عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا جائے تو سرفائیل آتا ہے۔ تیسرا اسم مہا صا ہے۔ عبرانی کے اس کلمہ کے مطابق عربی میں سوطائیل ہے۔ چونکہ قوم جنات کے سرداروں کے اسماء مذکورہ بالا ملائکہ کے اسمائے موسوم ہیں۔ شاید اسی اعتبار سے جنات کے ان سرداروں کو ابر و بار، پانی اور باغات وغیرہ کے مقامات و اوقات کے سلسلہ کے جنات کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔

الیافوجی فرماتے ہیں کہ تشخیص کے اس عمل سے کام لینا ہو تو اس سلسلہ کی ترتیب کردہ اسمائے ملائکہ و جنات کی عبارت یوں بنتی ہے۔

انوصہا صائیل واسمع فدائی ایاقہا صائیل وانصر لوجائی امہاصائیل واشف لذائی و علیکم تحیۃ و سلام بارک اللہ فیکم و علیکم یا ملائکۃ المقربون بنصرۃ اللہ العزیز الحمید یا ایا ایاھیا موھیا.

جہاں تک اس عمل کی تسخیر کا تعلق ہے ''بجتہ الاسرار'' میں مذکور ہے کہ یہ عمل اپنی اثر آفرینی کے سبب بغیر کسی چلہ و وظیفہ کے ہی موثر ثابت ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ بات کسی عمل کی واقعاتی و کراماتی حیثیت کو تو واضح کرتی ہے لیکن میں اپنے طور پر سمجھتا ہوں کہ وہ عمل جو ادائے زکوٰۃ کے بغیر ہی اثر تسلیم کیا جا سکتا ہے اس کے لیے بھی کچھ پابندیاں بہرحال موجود ہیں۔ چنانچہ عامل کے لیے ضروری ہے کہ وہ پاک و باطن ہو۔ شریعت مقدسہ و مطہرہ کا عامل ہو۔ تقویٰ و طہارت کا پابند اور عملیاتی شرائط میں کم از کم ترک حیوانات کا خیال رکھتا ہو۔ بہرحال کس و ناکس کے لیے ان عملیات سے مستفید ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے۔

میرے معزز قارئین کرام! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عملیات خواہ چلہ کشی پر مشتمل ہوں یا چلہ کشی کی شرائط کے بغیر ہوں۔ عامل کے لیے بہرحال عملیاتی اوصاف کا مالک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ جب تک کوئی عامل خود اپنی ذات میں عمل و کردار کے اعتبار سے مثالی نہ بن سکے گا کسی بھی عمل سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکے گا۔ جس طرح کچھ علاقی اصول و قواعد ہیں بلکہ اسی طرح عامل بننے کے لیے اوصاف، کمالات کا ایک باب تجویز کیا گیا ہے۔ جب تک عامل اپنے میں وہ اصاف و کمالات پیدا نہیں کر لیتا نہ وہ عامل بن سکتا ہے اور نہ ہی اسے عامل کہلوانے کا کوئی

حق پہنچتا ہے۔ تشخیص کے مذکورہ بالا عمل کو تحریر کرنے کے بعد اب ہم فیوض طلسمات کے دوسرے باب کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ خدائے تعالٰی کے فضل و کرم سے یہ باب بھی عملیاتی حقائق کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آئے گا جس کو ہم نے کوزہ کی حدود کے اندر رکھنے کا اہتمام کر دیا ہے۔

عمل نمبر 4

سحر و جادو کے ذریعے کاروبار کو باندھ دینے کا عمل سفلی اور سحری عاملین کے یہاں عام اور خصوصی عمل کے طور پر مشہور و مروج ہے۔ اس عمل میں مالی اور معاشی پریشانیاں پیدا کر کے جس شخص کو سحر و جادو کا نشانہ بنایا جاتا ہے اسے تباہ و برباد کر کے رسوا کر کے معاشی طور پر اس حد تک مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ بھیگ مانگنے پر اتر آتا ہے۔ رزق کے سارے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں کہ کہیں سے بھی اس کو سہارا نہیں مل سکتا اور اس طرح وہ شخص مالی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر مفلوج و ناکارہ بن جاتا ہے۔ ایسے ہی اثرات کے حامل عملیات و اوراد سحر و جادو کا موضوع ہیں۔ چونکہ اس قسم کے عملیات کثیر الوقوع ہیں جو حسد و بغض کی بنیاد پر عمل میں لائے جاتے ہیں۔ ایسے عملیات کے عواقب و نتائج پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو یہ دیکھ کر روح انسانی تڑپ اٹھتی ہے کہ محض چھوٹی چھوٹی دشمنیوں کے نتیجہ میں ایک انسان اپنے ہی ایک دوسرے بھائی بند کو قدر ذلیل و رسوا کرنے پر اتر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ظلم سفاک قسم کے عاملین و ماہرین حضرات بھی قابل مذمت ہیں۔ انسانیت کے مجرم ہیں جو محض معمولی سی اجرت کے لالچ میں کسی ایک کے کہنے پر دوسرے شخص کا مالی و

معاشی طور پر بیڑہ غرق کر دینے کے لیے اچھے برے عملیات بجا لانے کے لیے ہمہ وقت مستعد اور تیار رہتے ہیں۔

ہم پورے یقین و وثوق کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں کہ مخفی علوم و فنون میں سے کسی بھی علم و فن کا موضوع کسی بھی شخص کو ناجائز طور پر تنگ کرنا اور نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سحر و جادو جیسے علم و فن کا موضوع بھی محض حسد و انتقام کی بنیاد پر کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ یہ علم و فن بھی ایسے موضوعات سے بحث کرتا ہے جس میں صرف دشمن کو جوابی طور پر اس کے ظلم و جبر کے مقابلہ اور بدلہ میں نقصان پہنچانا نہیں ہے، بلکہ یہ علم و فن بھی ایسے موضوعات سے بحث کرتا ہے جس میں صرف دشمن کو جوابی طور پر اس کے ظلم و جبر کے مقابلہ و بدلہ میں نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ تاہم یہ ایک تاریخی حقیقت ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ مخفی علوم و فنون کو علمائے علم و فن نے ضبط تحریر میں لاتے ہوئے صرف رمز و کنایہ کی زبان میں ہی لکھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن اوّل کے علماء کی جناتی عبارتوں پر مشتمل عملیاتی ذخیروں سے ان کے بعد آنے والی نسلیں، دلچسپی رکھنے والے حضرت اور ارباب علم و فن نے اپنے طور پر مخفی علوم و فنون کی ترتیب و تدوین کرتے ہوئے خیر و شر کے عملیات میں کوئی ترتیب نہ رکھی بلکہ رطب و یابس کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا۔

چنانچہ قرن ثانی کے عہد کے علمی و فنی ذخیرہ جات و مخطوطات کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں جو سحری و مخفی علوم و فنون پر مشتمل عملیات و اوراد ترتیب دینے والے جو ماہرین فن تھے، ان میں زیادہ تر کا تعلق یہود و ہنود سے رہا ہے۔ ان ماہرین حضرات نے اس علم و فن کو بطور خیر اچھائی کے نہیں شر و عناد کے طور پر ہی ہونے

تھی اور غالباً اس کا اثر آج تک باقی ہے کہ ہر شخص سحر وطلسمات کا نام سن کر اپنے ذہن میں جو پہلا تصور قائم کر لیتا ہے وہ صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تخریبی صورت ہے جس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی ضرورت ہے۔

قارئین کرام! اس سلسلہ کی ہم زیادہ تفصیل نہیں بیان کرنا چاہتے بلکہ صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طور پر بھی کسی شخص کو کسی قسم کی کوئی اذیت پہنچانا جیسے بیمار کر دینا یا معاشی طور پر بھی کسی شخص کو کسی قسم کی کوئی اذیت پہنچانا، جیسے بیمار کر دینا یا معاشی طور پر تباہ حال کرنا مستحسن نہیں ہے۔ کیونکہ کسی بھی علم وفن کا موضوع ظلم واستحصال نہیں ہے۔ سحر وجادو کے باب میں کسی شخص کے مال ومنال کو تباہ برباد کر کے معاشی وسائل کو ختم کرنے اور اسے اقتصادی طور پر تباہ حال کر کے بھوک وافلاس کے اتھاہ سمندروں میں گرادینے والے منحوس اور ذلیل کن عملیات ووظائف کا ایک بہت بڑا مجموعہ آج بھی موجود ہے۔ اس مجموعہ کے وارث وامین وہ ظالم وناعاقبت اندیش لوگ بنے بیٹھے ہیں جنہیں صرف بنیادی جاہ وحشم سے غرض ہے۔ آخرت ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہی لوگ معاشرہ کی تباہ حالی اور پریشانیوں کے زیادہ تر ذمہ دار ہیں۔

ارباب علم وفن کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے عملیات جن کا موضوع محض تباہی ونقصان ہی ہے۔ ایک کثیر تعداد میں ہونے کے ساتھ ساتھ سہل الحصول اور کثیر الاثر بھی ہے۔ چنانچہ احباب کی دلچسپی اور ان کا علمی وفنی معلومات میں اضافہ کے لیے ایک عمل کو بطور مثال ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔ یہ عمل واصل ابن عطاء بغدادی کے مصحف سے نقل کیا جارہا ہے۔ عمل کا موضوع ہے دشمن کو مالی ومعاشی طور پر تباہ کر دینا۔ ترکیب عمل کے سلسلے میں تحریر کیا گیا ہے کہ قمر باقص النور کے ایام میں

مریخ یا زحل کی کسی منحوس ساعت ہے وقت اگر ذیل کے کلمات کو سیسہ کی تختی پر تحریر کر کے اس کے نیچے مطلوبہ شخص کا اور اس کی ماں کا نام لکھا جائے۔ پھر اس تختی کو سیاہ رنگ کے کچے سوت کے دھاگے سے لپیٹ دیا جائے اور پھر جب کبھی موقع ملے اس لوح کو اس شخص کے مکان، رہائش کی کسی جگہ یا کاروباری دوکان میں دبا دیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں ایک چلہ کے اندر اندر ہی اس شخص کا کاروبار تباہ وبرباد ہو کر رہ جائے گا۔ مالی و معاشی پریشانیاں اس پر غالب آجائیں گی۔ حصول رزق کے تمام راستے اس کے بند ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس کی عقل وخرد جاتی رہے گی۔ وہ ہزار کوشش کرے گا۔ نت نئے جتن اور ہر قسم کے وسائل کے استعمال کے باوجود اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ آسکے گا۔ یہاں تک کہ اسے کوئی شخص بھیک دینے پر بھی تیار نہ ہوگا۔ معاشی طور پر ہلاکت کے گھاٹ اتر جائے گا۔ اس کے اپنے بیگانے بن جائیں گے۔ شناسا اجنبی ہو جائیں گے۔ دوست ومددگار دشمن بننے لگیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی کوئی اچھی کہی ہوئی بات بھی دوسروں کو اچھی نہیں لگے گی۔ ہر شخص اس سے خدا واسطے کی دشمنی رکھنے لگے گا۔ نتیجہ کے طور پر مالی ومعاشی طور پر تباہ حال شخص دوسروں کی نظر میں ذلیل اور تماشہ بن کر رہ جائے گا۔ عمل کے کلمات ملاحظہ فرمائیں۔

اجائنو سسم دھار قائوراتو یلم ھر قد ھطم صور اقاھد یتا
بلا ھیر اضا طارو جوصاھا عاوج عواج طوامو قار طاکید اقد
خابا خاب ھطو شوملاملام ملام شو

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہوگا کہ کسی کو مالی ومعاشی طور پر تباہ و برباد کر دینے کے سلسلے کا یہ عمل کس قدر آسان، مختصر اور نتائج کے اعتبار کس قدر

ہولناک عمل ہے۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے واضح ہوئی ہوگی کہ اس عمل کے جلالی و جمالی قسم کی شرائط کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سحر و جادو کے تخریبی اعمال نہایت ہی آسان ترین مگر مہلک اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس تعمیری قسم کے عملیات، اعمال جلالی و جمالی شرائط کی پابندیوں کے ساتھ پابند کر کے تحریر کئے گئے ہیں۔ ایسے عملیات مؤثر ضرور ہیں مگر ان کے بجالانے کے لیے عامل کو مختلف شرائط کا پابند بننا پڑتا ہے۔ تقویٰ وطہارت اختیار کرنا اس کے لیے لازم وملزوم قرار دیا جاتا ہے اور اس طرح کے بہت سے دوسرے اصول وقواعد اور بھی نظر آتے ہیں جن کا پابند بننے کے بعد ہی تعمیری قسم کے عملیات کے بجالانے کی اجازت ہوتی ہے۔

جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے کہ مالی ومعاشی طور پر تباہی و بربادی پھیلانے والے عملیات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ آج بھی موجود محفوظ ہے اور اس سے بری کثرت کے ساتھ تباہی و بربادی پھیل رہی ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کر لینا بھی کسی طور پر صحیح و درست نہیں ہے کہ تخریبی اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ تخریبی اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ اگرچہ کم ہی ہے، لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کر لینا بھی کسی طور پر صحیح و درست نہیں ہے کہ تخریبی اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ میں ایسے ایسے مفید و مؤثر اور نتائج کے اعتبار سے سینکڑوں قسم کے تخریبی عملیات کا اپنے طور پر ہی مؤثر جواب اور مکمل حل ہے۔

متذکرۃ الصدر عمل جسے ہم ایک نمونہ کے عمل کے طور پر تحریر کر چکے ہیں اور اس

عمل سے جس قدر تباہی و بربادی عمل میں آتی ہے اس سے محفوظ رہنے کے لیے اگرچہ اس کے مقابلہ کا کوئی آسان ترین عمل تعمیری قسم کے عملیات کے باب میں موجود نہیں ہے۔ اس اور اس جیسے سینکڑوں تخریبی عملیات و اوراد کے مقابلہ میں ان سے محفوظ و مامون رہنے کے لیے علمائے فن نے جو عملیات ترتیب دیئے ہیں وہ اپنے شرائط کے ساتھ اس قدر مؤثر ہیں کہ ان کے سامنے اس جیسے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان اعمال کا بجالانا نحوستوں اور پریشانیوں کو دور کر کے تخریبی شر کو دفع کر دیتا ہے اور جلد سے جلد تر شیطانی پنجے میں جکڑے ہوئے مظلوم ومجبور شخص کو نحوستوں کے تسلط سے آزاد کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہاں تک کہ دنوں میں ہی اس کی مالی ومعاشی صعوبتیں ختم ہو جاتی ہیں اور بھوک وافلاس کا مارا ہوا شخص دوبارہ خوشحال زندگی کا راز پا لیتا ہے، اس کی سلب شدہ عقل وخرد واپس آ جاتی ہے، دشمن دوست بننے لگتے ہیں، اپنے اور بیگانے معاون بن جاتے ہیں اور اس طرح معاشی تنگدستی کا دور ختم ہو کر مال و منال کی کثرت اور رزق میں خیر و برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے کے تعمیری عملیات کو ضبط تحریر میں لانے سے پہلے ہم یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا عمل جسے معکوس کر کے تخریب کی بجائے تعمیر کے ایک مؤثر عمل کے طور پر ترتیب دیا گیا ہے اسے سب سے پہلے بیان کیا جائے تا کہ عملیاتی حقائق کا یہ معجزاتی پہلو بھی سامنے آ جائے کہ کیسے اور کس طرح ایک ہی عمل تخریب ونحوست کا مخزن ہے اور وہی عمل معکوس ہو کر تعمیری کا جامع بن جاتا ہے۔ چنانچہ مصحف بغدادی کے مصنف کی تحقیقات کے مطابق اکابر علمائے فن نے تخریب کے مذکورہ بالا عمل کو موکلات کے اسماء کے اضافہ کے ساتھ تعمیری عمل کے طور پر جس طرح ترتیب دیا ہے۔ اس کی مندرجہ صورت حسب

ذیل ہے:

ایا اجاؤ سائیل ایادھاؤ ردئیل ایا قاؤ راؤ یلمئیل ایا ہرقد ھطمئل ایا صوراتائیل ایاھدیتائیل ایا بلاھیر اصائیل ایاطادوئیل ایا جوطاطائیل ایاعاوجئیل ایاعووجئیل ایاطوامووقارطائیل ایاکیدائیل ایاقدخابائیل ایاخاتیل ایامطوئیل شوملاملام ملاشو۔

مصحف بغدادی کے مطابق اس عمل سے کام لینے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل عروج ماہ کے کسی نو چندے دن سونے یا سرخ تانبے کی ایک اس قدر لوح تیار کرے کہ جس پر عمل کی معکوس عبارت کے کلمات وحروف آسانی کے ساتھ لکھے جا سکیں۔ یادر ہے کہ لوح کی شمس کی ساعت کے دوران ہی عمل مذکورہ بالا فولادی قلم کے ساتھ تحریر کرلیا جائے۔ اس عمل کو بجالاتے وقت عامل کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کو طہارت ظاہر و باطنی کی پابندی کے ساتھ بجالاتے وقت عمل کے مکان میں اس کے لیے خوشبویات وبخورات کا سلگانا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔

بغدادی فرماتے ہیں کہ اس عمل کے عامل کے لیے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کو تیار کرتے وقت سب سے پہلے غسل کر کے پاک و پاکیزہ لباس پہنے، جسم ولباس کو خوشبویات سے معطر کرے۔ اس کے بعد عمل کی تیاری کی طرف متوجہ ہونے سے قبل اپنا حصار باندھے تاکہ ہر قسم کی بلاؤں سے امن میں رہے۔ حصار کے اختیار کرنے کی شرط کے ضمن میں یہ بیان کیا گیا ہے چونکہ یہ عمل معکوس ایک زبردست قسم کے تخریبی عمل کا تعمیر جواب ہے جس کی بنیاد پر یہ ممکن خیال کیا گیا ہے کہ کہیں کسی کوتاہی کی وجہ سے اس کا عامل کسی رجعت کا شکار نہ ہو

جائے۔ حصار کا اختیار کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ پیش آئندہ مشکلات و حوادثات سے محفوظ رہا جا سکے۔

مصحف بغدادی میں مندرجہ بالا تفصیل کی ترکیب کے مطابق مذکورہ شرائط کی پابندی کے ساتھ عمل کی لوح تیار کر کے عامل جس قدر اس کی استطاعت میں ہو صدقہ خیرات کرے۔ نحوستوں سے محفوظ رہنے کے لیے بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہو۔ اس عمل کے بعد اس لوح پر تیرہ (13) یوم تک تجسیمی ورد کرنا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل اس لوح کو تانبے یا سونے کے کسی برتن میں ڈال کر اس برتن کو سرخ رنگ کے پانی سے لبالب بھرے اور روزانہ سورج نکلنے کے بعد شمس کی ساعت میں اس برتن کو سورج کی کرنوں کے سامنے رکھے، خود دوزانو ہو کر پیالے کے سامنے بیٹھے اور خشوع وخضوع قلب کے ساتھ اس عمل کے کلمات کو تین سو تیرہ (313) مرتبہ کی متعینہ تعداد کے مطابق پڑھے۔

عمل پڑھنے کے بعد لوح کو پیالہ میں سے نکال کر کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ سنبھال کر رکھ دیا کرے۔ عمل کے تیرہ یوم پورے ہو جانے کے بعد عامل لوح کو چندن سرخ کے بخور کے ساتھ دھوپ دے اور کسی سنہرے کاغذ میں لپیٹ کر جس بھی مالی و معاشی طور پر سحر وجادو کے ستائے ہوئے شخص کو دے گا تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر موجود جادوئی اثرات کا قلع قمع ہو جائے گا۔ نحوستوں کے بادل چھٹ جائیں گے اور وہ ہر طرح سے پہلی حالت کی طرف پلٹ آئے گا۔ اس کی پریشانیوں کے دن ختم ہو جائیں گے اور اس کے آئندہ آنے والے دن اس سکون و آسائش اور مال و دولت کی کثرت کی نوید سنائیں گے۔

Scanned by CamScanner

ارباب علم وفن جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے۔اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان گردش ایام کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔جس سے وہ آسائش وآرام سے نکل کر غربت وافلاس کی جھونپڑیوں کا مکین بن جاتا ہے۔گردش ایام اپنی جگہ پر بجا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ غربت وافلاس کا دور دورہ ہو۔ مالی ومعاشی پریشانیاں مسلط آچکی ہوں، تنگدستی نے پہرے ڈال دیئے ہوں تو اس کو محض فلکیاتی وقدرتی گردش کا نام دے کر خاموش اور راضی برضا ہو جانا میرے نزدیک کوئی احسن نہیں ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جسے آپ قدرتی گردش سمجھ رہے ہوں وہ قدرتی گردش نہ ہو۔سحری وجادوئی حملہ ہوتو ایسی شکل میں سحری اثرات کے حملہ کی فکر نہ کرنا درحقیقت اپنے حالات کو گردش کا نتیجہ قرار دے کر پریشانی کی مدت کو لمبا کرنا ہے اور اس طرح ایک مدت کے بعد چل کر جب تہی دستی کا زمانہ آجائے تو پھر اس طرف متوجہ ہونا کہ یہ شاید سحر وجادو کا اثر ہے، اپنے آپ کو فریب دینا اور مشکلات کو خود زیادہ کرنے کے مترادف ہے۔عقلمندی اسی کا نام ہے کہ جس پریشانی کا تدراک سالہا سال بعد چل کر کرنا ہے اسے ابتدا میں ہی سمجھ لیا جائے اور اس پر عمل کر کے جلد سے جلد تر گلو خلاصی کرالی جائے۔

جہاں تک متذکرۃ الصدر عمل کا تعلق ہے اس صحت وسند کے لیے واصل ابن عطاء بغدادی جیسے متبحر عامل وعالم طلسمات کا نام ہی کافی ہے۔مصحف بغدادی کے علاوہ متذکرۃ الصدر عمل کا ذکر فلکیاتی سلسلے کی مستند ترین کتابوں میں کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔چنانچہ رسائل ہلالیہ میں تو اس عمل کو محض لوح پر کندہ کر کے ہی بڑی تعریف کے ساتھ پر اثر عمل کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔رسائل ہلالیہ کے مطابق اس

عمل کے لیے عمل تنجیم کوئی ضروری عمل نہیں ہے۔اس کے علاوہ دوسری شرائط ضرور یہ کو تحریر نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ صرف اس قدر لکھا گیا ہے کہ مذکورہ عمل کی معکوس عبارت کو شمس کی ساعت میں لوح مسی پر نقش کر کے اپنے پاس رکھ لیں تو ہر اعتبار سے اثر آفرین ثابت ہوگا۔

قارئین کرام !رسائل ہلالیہ میں مندرجہ ترکیب پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بلاشبہ یہ ترکیب بھی اپنے طور پر موثر ہی ہوگی کہ جسے رسائل ہلالیہ جیسی عظیم کتاب میں تحریر کیا گیا ہے۔تاہم مجھے اس سلسلے میں اس ترکیب کو کام میں لانے کا کوئی موقع نہیں ملا ہے۔اس لیے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا۔البتہ اس عمل معکوس کی پہلی ترکیب کے مطابق جو باشرائط بیان کی گئی ہے، میں اب تک بیسوں بار اس عمل کو آزما چکا ہوں۔چنانچہ میرے اخذ کردہ نتائج کے اعتبار سے یہ عمل سحری وجادوائی اثرات کے سبب پیدا ہونے والی پریشانی کو بھی دور کر دینے کے لیے مفید ترین روحانی و طلسماتی عمل ہے وہاں قدرتی وفلکیاتی طور پر بھی پیدا ہو جانے والی معاشی پریشانیوں کے تدارک کے لیے یہ عمل اپنی مثال آپ ہوا ہے۔

اس عمل کی ایک دوسری ترکیب جسے صاحب رسائل سرِ مکتوم نے بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے۔وہ اس طرح پر ہے کہ معکوس عمل کی عبارت کو طلوع وغروب آفتاب کے اوقات میں آب باراں یا آب نیساں پر پڑھ کر سحری طور پر متاثرہ شخص صبح وشام پیتا رہے اور اپنی رہائش گاہ ودوکان پر چھڑکتا رہے تو سحر وجادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔راقم السطور عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس عمل سے کام لینے کی مختلف قسم کی جن تراکیب کا ذکر ملتا ہے وہ اپنے طور پر سب موثر اور مفید ہیں۔اس لیے ایک عامل وماہر

اپنے طور پر بھی اس بات کی اجازت رکھتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق جس ترکیب کو اپنے لیے آسان سمجھتا ہوا اسے عمل میں لاسکتا ہے۔

یقین کامل ہے کہ عاملین حضرات اپنی ذوق طبع کے مطابق جو بھی طریقہ پسند کر کے اس پر عمل پیرا ہوں گے۔اس سے ہی مستفید و مستفیض ہوسکیں گے۔خود مجھے ذاتی طور پر بھی اس عمل کی مختلف تراکیب کو مختلف مواقع پر آزمانے کا موقع ملا ہے۔ خدائے تعالٰی کے فضل وکرم سے مجھے کامیابی ہی ملی ہے۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ میں نے ہر ترکیب کو آزماتے ہوئے شرائط سے کبھی پہلو تہی نہیں کی ہے اور یہی بات میں آپ کے لیے بھی تجویز کرتا ہوں کہ آپ جس بھی عمل کو آزمانا چاہیں اسے اس کی متعلقہ شرائط کی پابندیوں کے ساتھ بجالائیں۔یاد رکھیں کہ کوئی عمل بھی بلا شرائط موثر نہیں ہوتا۔ایسے عاملین حضرات جو اصول وقواعد کے پابندیوں سے بے نیاز ہو کر عملیات سے بہتر نتائج کی توقع رکھتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں اور انھیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ایسے لوگ جہاں گو ہر مقصود کے حصول میں ناکام رہتے ہیں وہاں روحانی وفلکیاتی علوم کی بدنامی ورسوائی کا سبب بھی بنتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ باشرائط عمل کو بجالائیں گے تو یقینی طور پر اس کے فوائد سے متمتع ہوسکیں گے۔

علم سحر اور علمِ نجوم وغیرہ کی قدیم تاریخ پر ایک نظر

مولانا حفظ الرحمٰن صدیقی لکھتے ہیں:

قوموں کے عروج وزوال اور ان کے علوم وفنون کے متعلق تاریخ مکمل طور پر

ہماری رہنمائی کرتی ہے۔جن ادوار کی رہنمائی کرتی ہے ان کی مدت زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار سال ہے،اس سے پہلے روئے زمین پر آباد لوگ کیا کرتے رہے۔ان کے فکری وعملی،تہذیبی واخلاقی اور سماجی حالات کیا تھے اور انھوں نے ارتقاء کی کتنی منزلیں طے کرلی تھیں،اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا،تاریخ خاموش ہے،مذہبی کتابوں میں بھی کہیں کہیں صرف اشارات ملتے ہیں۔اس سے زیادہ نہیں۔اب اگر ہم ماقبل تاریخ کے حالات معلوم کرنا چاہیں تو ہمارے پاس اس کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔سائنسی کھوج کے نتیجہ میں جو چیز سامنے آرہی ہیں مثلاً ہڑپا،موہن جودوڑو،ٹیکسلا ،بینامتی وغیرہ۔یہ وہ قدیم شہر ہیں جو مٹی کے تودوں میں دبے ہوئے تھے اور جنھیں کھود کر نکالا گیا ہے۔لیکن ان تباہ حال شہروں سے جو دستاویزات تختیوں اور پتھروں پر کتبوں کی شکل میں دستیاب ہوئی ہیں۔ان سے بھی ماقبل تاریخ کے حالات وواقعات کی طرف نشاندہی نہیں ہوتی۔ان کا زمانہ بھی تین چار ہزار سال سے زیادہ کا نہیں ہے مگر یہ کہنا کہ یہ جانور آٹھ ہزار سال یا پندرہ ہزار سال پہلے کے ہیں۔قیاس آرائی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

اب ہمارے پاس ماقبل تاریخ کے سلسلے میں تھوڑی بہت معلومات حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ بھی کمزور سا اور یہ ذریعہ وہ روایات ہیں جو کہانیوں کی صورت میں یکساں طور پر ساری دنیا میں مشہور ہیں اور متواتر سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہیں۔مثال کے طور پر دویوں کے قصے، جنات کے ہولناک قصے اور جادوگروں کی حیرت ناک سحر کاریوں کی عجیب عجیب باتیں۔موجودہ دور کی ہمہ جہتی اور عظیم صنعتی ترقیات کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنات اور جادوگروں

Scanned by CamScanner

کی محض کہانیاں نہیں ہیں بلکہ تاریخی دور سے پہلے لوگوں کے علمی و عملی اور ارتقاء کی یاد
گار باتیں ہیں جو امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ کہانیاں بن کر رہ گئی ہیں۔

ہر کمال را زوال است

واقعہ یہ ہے کہ انسانوں نے اپنی فطری صلاحیتوں کی بدولت ہر دور میں ترقی
کی ہے۔اس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔لیکن جب ارتقاء کی آخری منزلوں پر پہنچی اور انھوں
نے انسانی حدوں کو پار کرنا چاہا۔خدا کو بھلا کر خود خدا بن بیٹھے۔ان کی سرکشی اور تمرد حد
سے زیادہ بڑھ گیا تو قدرت نے انھیں ہلاک کر ڈالا۔کہیں شدید آندھیوں کے ذریعہ
کہیں خوفناک زلزلوں کے ذریعہ اور کہیں سمندروں کی مضطرب لہروں کے ذریعہ۔وہ
قومیں اپنی مسلسل سرکشیوں کے نتیجہ میں عموماً فنا ہو گئیں۔ان کی تہذیب فنا ہو گئی اور ان
کے تمام ترقیاتی عوامل و مظاہر سمندر کھا گیا یا زمین نگل گئی اور ان محیر العقول کمالات اور
علوم وفنون صرف کہانیوں کی شکل میں باقی رہ گئی۔قرآن حکیم نے ایسی قوموں کی
تباہیوں کی طرف ﴿قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِيْنَ﴾ جیسی آیتوں میں اشارات کیے ہیں۔آج ہمارے دور کا انسان بھی
ترقی کی انتہائی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔اگر اس نے اپنے اور خدا کے مقام کو نہ پہچانا اور
اس کے مطابق زندگی میں تبدیلیاں پیدا نہ کیں تو یہ بھی اپنی تمام تر ترقیات کے ساتھ فنا
کے گھاٹ اتار دیا جائے گا اور آئندہ آنے والی نسلیں موجودہ ترقیاتی مظاہر کو اپنے
بزرگوں سے سن کر کہانیوں کا ہی درجہ دے سکیں گی۔

قدیم زمانہ میں رومی، پارسی اور یونانی اقوام، حکمت و فلسفہ، ریاضی اور طب

وغیرہ علوم میں بہت آگے بڑھ گئی تھیں۔انھوں نے مبادیات کے سلسلے میں
جو نظریات قائم کیے اور جو اصول مرتب کیے ان میں بہت سے آج بھی اپنے دائروں
میں معیار قرار دیے جاتے ہیں۔زمین اور چاند کا قطر، ان کا باہمی فاصلہ، ستاروں کی
گردش اور ان کا آپس کا تعلق وربط کے بارے میں ان لوگوں نے جو معلومات فراہم
کی تھیں اور جن نتائج پر وہ پہنچے تھے، آج بھی انھیں تسلیم کیا جاتا ہے۔

زمانہ قدیم میں علمِ نجوم وغیرہ

زمانہ قدیم میں علمِ نجوم اور علمِ سحر کی طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے۔وہ ان
علوم کو دوسرے علوم پر ہمیشہ فوقیت دیتے تھے، ترجیحی نگاہ سے دیکھتے تھے۔کلدانیوں،
سریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبتاً زیادہ کمال حاصل تھا۔دراصل انھی
قوموں سے یہ علوم وفنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کیے تھے۔قرآن
مجید میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ
میں علم سحر کافی عروج پر تھا۔بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے جو اپنی فنکارانہ
اور علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو مبہوت کر ڈالتے تھے۔بعض ممالک میں تو
لوگ ان کی ہولناک حرکتوں سے اس قدر عاجز آگئے تھے۔ان کے لیے سلامتی کے
ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا۔تنگ آمد بجنگ آمد، پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں
نے منصوبہ بند طریقوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔یہی نہیں بلکہ حکومتی سطح
پر بھی ان کو سزائے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیروں کو دریا برد کر دیا گیا۔تاہم
کچھ نہ کچھ باقی رہ گیا، سب کا سب ضائع نہیں کیا جا سکا۔عظیم مورخ ابن خلدون لکھتے

ہیں کہ مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجہ میں مختلف ممالک سے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ وحکمت، ریاضی اور سحری علوم کا ذخیرہ ملا ہے۔ مگر چونکہ شریعت اسلامی نے خاص طور پر علمِ سحر کو حرام قرار دے دیا تھا اور ساحروں کے لیے سخت ترین عذاب کی بات کی تھی۔ اس لیے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ اس کو شدید نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھا اور یونانی علوم کے تراجم کرتے وقت بالقصد اس علم کو نظر انداز کر دیا۔ اسی لیے وہ ذخیرہ بھی جو غیر مرتب صورت میں حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا یا ضائع کر دیا گیا۔ صرف مسلمانوں ہی نے نہیں، دوسرے لوگوں نے بھی سحری علوم کو ختم کر ڈالنے کی کوشش کی، لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجہ میں پھر بھی باقی رہ گیا اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے۔

مسلمانوں نے سحر کو چھوڑ کر باقی بہت سے علوم وفنون پر لکھی گئی کتابوں کے تراجم کیے ہیں۔ جیسے مصائف کواکب سبعہ اور طمطم ہندی وغیرہ۔ علمِ نجوم، علم ریاضی اور حروف واعداد پر مشتمل کتابوں کے تراجم تو کافی اہتمام سے کیے گئے ہیں۔

مسلمانوں نے صرف کتابوں کے تراجم پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان پر غور وفکر بھی کیا ہے اور حدِ جواز کی پوری رعایت کے ساتھ مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ مسلمہ ابن احمد الجریطی نے جو اپنے دور میں علم ریاضی کا ماہر تھا۔ ریاضی سے متعلق اہم مسائل کا خلاصہ کیا اور غایت الحکیم کتاب لکھی۔ جس کی افادیت کو ہر دور میں محسوس کیا گیا، امام فخر الدین رازی کی اس سلسلے میں ''سر مکتوم'' نامی کتاب موجود ہے۔ فلاحۃ النبطیہ - یہ علمِ نباتات کی ایک ضخیم اور اہم کتاب تھی۔ اس میں جہاں نباتات کی روئیدگی، نشو ونما، ان کی بیماریوں کے علاج اور بیجوں کے سلسلے میں مفید ترین بحثیں تھیں، وہیں سحر سے

متعلق چند ابواب بھی تھے، کہتے ہیں کہ ان ابواب میں سحر کرنے کے طریقے، اوقات اور اس کو زیادہ سے زیادہ زود اثر بنانے کی ترکیب درج تھیں۔ مسلم علماء نے ان ابواب کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ چھوڑ دیا۔

خرق عادت قوتیں اور حضرات صوفیاء

حضرات صوفیاء کا دور شروع ہوا تو انھوں نے حصول معرفت اور خرق عادت قوتیں حاصل کرنے کی کوششیں کیں۔ نفسیاتی خواہشات کو ترک کر کے روحانی کمالات حاصل کیے اور شعور وحواس کے حجابات سے ماوراء ہو کر عجیب وغریب اور سریع الاثر طاقتیں حاصل کیں اور اس کے نتیجہ میں وہ حضرات حروف واعداد کے اسرار ورموز سے آگاہ ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی (وفات 622ھ) کی اس فن میں تقریباً پچاس کتابیں ہیں۔ شمس المعارف اور لطائف الاشارات وغیرہ۔

بہرکیف حروف کے اسرار ورموز دریافت کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ ارواح فلکی اور طبائع کو بھی مظاہر قدرت ہیں۔ جن کے پیچھے خداوند قدوس کی عظیم حکمتیں کارفرما ہیں۔ اسرار حروف تمام اسمائے الٰہی اور کلمات الٰہیہ کے ذریعہ جن میں پراسرار حروف مقطعات بھی شامل ہیں۔ عالم طبیعت میں تصرف کرنے میں کمال حاصل کیا اور اپنی روحانی قوتوں سے کام لے کر حروف کی ان پوشیدہ طاقتوں کا سراغ نکالا جو در اصل حروف کے باہمی امتزاج، عناصر اور اثرات فلکی سے مل کر عالم ارضی میں اتصالی اور انفعالی تصرف پیدا کرتی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ تصرف محض حروف کی طبائع کے مرہون منت ہے یا اس کا سبب کچھ اور ہے؟ اس سلسلہ میں ایک قول تو یہ ہے کہ حروف اپنی عنصری طبائع کے ذریعہ ہی کام کرتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حروف جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ نسبت عددی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اس قول کے مطابق نسبت عددی موثر و متصرف ہے۔

حقیقت حال جو بھی ہو بہر حال حروف و اعداد کا باہمی ایک زبردست تعلق ہے۔ بالکل ایسا ہی تعلق ہے جیسا جسم اور روح میں پایا جاتا ہے۔

اسی لیے حروف کی قوتیں اور ان کے اثرات معلوم کرنے کی کوشش کی گئی اور پھر ان کو زیادہ سریع بنانے کے لیے اعداد کی طرف توجہ مبذول کی گئی۔ چنانچہ ابجد کے اصول کو سامنے رکھ کر حیرت انگیز طور پر کام لیے گئے اور اعداد کی مناسبت سے ان کی باہمی نسبت و تالیف کا پتہ لگایا گیا۔ یہی بنیادیں ہیں جن پر علم جعفر اور تعویذات کا سلسلہ قائم ہے۔

چھٹا باب

- جادو اُتارنے کے سو (100) طریقے
- دفعیہ سحر کے لیے چند دعائیں
- جادو یا سحر کے اثر کو دور کرنے کا عمل
- نقشِ ردِّ سحر
- جادو گڑا ہوا معلوم کرنا
- جادو سے شفاء کا عمل
- جادو ٹونے اور طلسم کے اثر کو زائل کرنا
- جادو کا علاج
- جادو گر کو سزا دینا
- جادو اور لاعلاج بیماری کا علاج
- عمل برائے حفاظت

جادو اتارنے کے سو(100) طریقے

طریقہ نمبر 1

اگر کسی پر جادو کردیا جائے تو اس کو دفع کرنے کے لیے سو مرتبہ سورۃ فلَق اور سو مرتبہ روزانہ سورۃ ناس پڑھے۔ لگا تار چالیس دن تک، یہ دونوں سورتیں قرآن حکیم کی آخری سورتیں ہیں اور یہ اس وقت نازل ہوئیں تھیں جب ایک یہودی نے فخرِ دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کردیا تھا اور آپ اس جادو کے اثر سے متاثر ہو کر بیمار ہو گئے تھے۔ اس وقت فرشتوں نے آ کر صحیح رہنمائی کی اور بِـاَذْنِ اللّٰـه اس جادو کا توڑ بتایا اور بتایا کہ اس جادو کی چیزیں کسی کنوئیں میں ڈالی گئی ہیں۔ اگر روز پڑھنا مشکل ہو تو پھر ان دونوں سورتوں کو تین تین سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیا جائے اور چالیس دن تک یہ پانی صبح و شام جادو زدہ کو پلایا جائے۔ ان سورتوں کے نقش اکابرین سے دونوں طرح منقول ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ لفظی بھی اور عددی بھی۔ لفظی نقش یہ ہیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش سورۃ فلَق

۷۸۶

قل اعوذ	برب الفلق	من شرّ ما خلق	ومن شرّ
غاسق	اذا	وقب	ومن
شرّ	النّفٰثٰت	فی العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

نقش سورہ ناس

۷۸۶

قل اعوذبرالنّاس	ملک النّاس	اله النّاس	من شر الوسواس الخنّاس
ملک النّاس	اله النّاس	من شرالوسواس الخناس	الذی یوسوس
اله النّاس	من شرّ الوسواس الخنّاس	الذی یوسوس	فی صدور النّاس
من شرّ الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور النّاس	من الجنة والنّاس

عددی نقش یہ ہیں

۷۸۶

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۶	۲۱۷۱

۷۸۶

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

جادوزدہ انسان کے لیے ان میں سے کوئی بھی لفظی یا عددی نقش بنا کر دائیں یا بائیں بازو پر باندھیں اور ان دونوں نقوش کا مجموعی نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور یہ تینوں نقش موم جامے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں اور ڈورا بھی کالا ہی استعمال کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔ دونوں کا عددی نقش یہ ہے

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۵۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

طریقہ نمبر 2

قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں گیارہ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے جادوزدہ انسان کی آنکھوں، کانوں، ناک اور بیسوں ناخنوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ 11 ہی دن میں جادو کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ ان دونوں سورتوں کی زکوٰۃ ادا کردی جائے تو اثر انگیزی میں زبردست اضافہ ہوجاتا ہے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ دونوں ہی سورتوں کو چالیس مرتبہ روزانہ 41 دن تک پڑھیں۔ پہلے دن اور اکتالیسویں دن روزہ رکھیں اور 41 ویں دن 3 غریبوں کو کھانا اپنے ساتھ افطار کے وقت کھلائیں۔ ان تینوں غریبوں سے اپنا خونی رشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ہوگی اور پھر حسب ضرورت یہ سورتیں برائے مسحور پڑھی جائیں

گی تو فوراً ان کا اثر سامنے آئے گا۔

طریقہ نمبر 3

جادو اتارنے کا یہ طریقہ مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منقول ہے اور بے حد موثر اور تیر بہدف ہے۔ ایک کورے گھڑے میں سات کنوؤں کا تازہ پانی بھر کر اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو اس سے گیارہ دن تک غسل کرائیں۔ انشاء اللہ سحر کا اثر زائل ہوجائے گا۔ بے حد مجرب ہے۔ اگر سات کنوؤں کا پانی دستیاب ہونا مشکل ہو تو سات مسجدوں کا پانی بشرطیکہ مسجدیں حوض والی ہوں لے لیں۔ یہ بھی مشکل ہو تو چھ مسجدوں کا پانی لے کر اس میں ایک کنوئیں کا پانی بھی شامل کرلیں تب بھی انشاء اللہ مفید رہے گا۔

آیت قرآنی یہ ہیں:

فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۔ (سورہ یونس آیت نمبر 81،82)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ.

(سورۃ اعراف آیت نمبر 118،119،120،121،122، سپارہ 9)

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَّلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى.

(سورہ طٰہٰ آیت نمبر 69 سپارہ نمبر 16)

مریض کو غسل کراتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی نالی میں نہ جائے
بہتر ہے۔ کچی زمین میں گڑھا کھود کر اس میں غسل دیں ورنہ ریت پھیلا کر اس پر غسل
دیں اور پھر ریت کو سکھا کر کسی تالاب، نہر یا کنوئیں میں پھینک دیں۔ یا کہیں جنگل
میں دبا دیں۔ نہا لینے کے معاملے میں ہمیشہ اصول یاد رکھیں۔ کیوں کہ اس اصول کو ہم
کتاب میں بار بار بیان نہیں کریں گے۔

طریقہ نمبر 4

ان ہی آیات کے عمل کا ایک اور طریقہ اکابرین سے دوسرے انداز سے
منقول ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ بے حد موثر ثابت ہوتا ہے (اس میں بجائے کنویں کے
پانی کے مندرجہ ذیل تفصیل ذہن میں رکھیں۔
ایک گھڑا بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش ہوتے ہوتے کسی کی نظر نہ
پڑی ہو۔ ایک گھڑا پانی ایسے کنوئیں کا لیں جس کا پانی کوئی ڈول سے نہ نکالتا ہو۔
جمعہ کے دن ایسے 7 درختوں کے پتے توڑ کر لائیں جن پر کھانے والے پھل
نہ آتے ہوں۔
دونوں پانی ایک جگہ کر کے ان میں یہ سب پتے ڈال دیں اور طریقہ نمبر 3 میں
بیان کردہ تینوں آیاتِ قرآنی کو کسی کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر اس میں گھول دیں
ورنہ ٹھنڈے ہی پانی سے غسل دیں اور اس طریقے میں غسل کسی تالاب کے کنارے پر
دیں۔ غسل دیتے وقت 3 آدمیوں سے زیادہ مریض کے پاس نہ ہوں۔ غسل کے
وقت مریض کا سر ڈھانپے رکھیں اور مریض کو دوران غسل کھڑا رکھیں۔ اس صورت میں
صرف 7 دن تک غسل دیں۔ انشاء اللہ سحر باطل ہوگا۔

طریقہ نمبر 5

قرآن حکیم کی اس آیت کو اور عزیمت کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر
لکھ کر لگاتار سات دن تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ بحکم الٰہی سحر باطل ہو جائے گا
اور مریض کو شفا نصیب ہوگی۔ یہ عمل بھی مجرب اور آزمودہ ہے۔

فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ بَطَلَ
السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰه. 111 م

طریقہ نمبر 6

اگر کسی شخص پر جادو کرا دیا گیا ہو تو ہفتے کے دن بعد نمازِ عصر قرآن حکیم کی وہ
تین سورتیں لکھ کر گلے میں ڈالیں نہ جن، "ک" نہیں ہے اور وہ سورتیں یہ ہیں۔ سورۃ
عصر، سورۃ قریش، سورۃ فلق (سپارہ نمبر 30) ان ہی سورتوں کو 7 دن تک 21، 21
مرتبہ پڑھ کر ایک کٹورا پانی پر دم کر کے مریض کو پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ 7 ہی روز میں
کیسا بھی جادو ہوگا۔ خواہ مخواہ علوی ہو یا سفلی اتر جائے گا اور بفضل رحمٰن و رحیم مریض
رو بہ صحت ہوگا۔

طریقہ نمبر 7

اگر کسی مریض پر جادو ٹونا بندش اور ٹوٹکا وغیرہ ہو یا مریض کو سفلی اور گندے علم
کے ذریعہ بے بس کر دیا گیا ہو تو اس مریض کو زمین پر چت لٹائیں اور مریض مرد ہو تو
تن کے کپڑوں کے علاوہ کوئی اور کپڑا نیچے اوپر نہ ڈالیں۔ اگر مریض عورت ہو تو اوپر
موٹی سی چادر ڈال سکتے ہیں لیکن اگر کچھ نہ ڈالیں جس جگہ لٹائیں وہ جگہ پاک اور
صاف ہونی ضروری ہے۔
اس کے بعد عامل ایک چاقو لے۔ چاقو پورا لوہے کا ہو۔ اس میں لکڑی وغیرہ

دستہ نہ ہو چاقو نہ ہو تو پوری لوہے کی چھری لے اور اس چھری پر 7 مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرے اور مریض کے سر سے پیروں کی طرف چھری اتار کر بائیں سے دائیں لکیر کھینچ دے، سات لکیریں کھینچ جانے کے بعد مریض کو الٹا لٹادے اور اس کے بعد عمل مذکورہ کر کے ان ہی لکیروں کے اوپر اوپر سے نیچے کی طرف لکیر کھینچے اور کل 3 لکیریں کھینچے۔ بائیں سے دائیں 7 لکیریں کھینچنی ہیں اور اوپر سے نیچے 3 لکیریں کھینچنی ہیں اور لکیر کھینچنے سے پہلے چاقو یا چھری پر سات سات مرتبہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرنا ہے اور دم کر کے چاقو یا چھری کو مریض کے سر سے پیروں کی طرف اتارنا ہے۔ اس کے بعد لکیر کھینچنی ہے۔ یہ ایک دن کی کاٹ ہوئی۔ اسی طرح لگا تار 7 روز تک کاٹ کرنی ہے۔ اگر یہ کاٹ عصر اور مغرب کے درمیان کی جائے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ اس کاٹ سے کتنا بھی سفلی اور گندہ ہوگا کٹ جائے گا اور مریض ایک ہی ہفتے میں بحکم الٰہی تندرست ہو جائے گا۔ لکیروں کی صورت یہ رہے گی۔

نقش بنائیں

اوپر سے نیچے		شروع	بائیں سے دائیں
			ختم

طریقہ نمبر 8

پاک وصاف مٹی سے ایک گولہ بنائیں جو وزن میں ڈھائی سوگرام ہو۔ اس پر

سات مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں پھر اس کو کسی بھٹی میں ڈال دیں۔ جب یہ خوب تپ جائے اس وقت اس کو پانی میں ڈال دیں اور صبح وشام اور دوپہر دن میں 3 مرتبہ یہ پانی جادو زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔

دعا یہ ہے: آیت الکرسی دلِ قرآن آب چلے تو رحمان حلقہ حلقہ سات آسمان سات زمین سات گلی ایک دربان پاؤں رکھے جبرئیل کرم کرے رحمان موجود اس کا کرم موجود بارگاہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا در کھلا رہے۔ چلہ وہ نہ کرے جو جادو کرے سو مرے۔ یہ عمل بھی بے حد مجرب ہے۔

طریقہ نمبر 9

اگر کسی مکان پر سحر کا شبہ ہو تو اس مکان میں یہ نقش لکھ کر کسی فریم میں لگا کر دیوار پر آویزاں کر دیں۔ انشاء اللہ گھر سے سحر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

نقش

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶۰	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

		۴		
	۳		۹	
۸		۵		۲
	۱		۷	
		۶		

طریقہ نمبر 10

جادو علوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور کنوئیں کے پانی پر 21 مرتبہ اسی عزیمت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر اس پانی کو 21 روز تک مریض کو صبح وشام پلاتے رہیں اور اسی عزیمت سرسوں کے تیل پر دم کر کے

رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔عزیمت یہ ہے:

موسیٰ وہارون کی لاٹھی ٹوٹکا کرنے والے کی ٹوٹے پائی ساحر
پڑے موت کی کھائی۔کعبہ کی نظر۔بیکار ہوا جادو کا اثر بسم اللہ
اَللّٰہُ اَکْبَر لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

طریقہ نمبر 11

اس نقش کو لکھ کر اگر کسی جادو زدہ کے جسم پر مندرجہ ذیل نقش کو آگ میں جلا دیں اور لگا تار 7 دن تک اسی طرح سات نقش جلائیں تو انشاء اللہ مریض سحر کے اثرات سے نجات پائے گا۔نقش یہ ہے اور یہ نقش ''یَا سَلاَمُ'' کا ہے۔

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۷
۴۶	۴۴	۴۱
۴۰	۴۸	۴۳

طریقہ نمبر 12

اگر کسی شخص پر کسی نے زبردست جادو کر دیا ہو۔یا سفلی عمل کے ذریعے سے بالکل مفلوج کر دیا ہو یا ایسی گڑت کر دی ہو کہ جس کی نشاندہی نہ ہو پارہی ہو اور اس وجہ سے وہ شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو تو اس کا ایک بے حد مجرب عمل یہ ہے۔ انشاءاللہ اس عمل کے ذریعہ اس پر کئے ہوئے جادو، گندے علم اور گڑت وغیرہ کا مکمل کاٹ ہو جائے گی اور چالیس دن میں مریض جادو کی لپیٹ سے انشاءاللہ پوری طرح نجات پالے گا۔سب سے پہلے رائی اور اجوائن تقریباً ڈھائی سو گرام لے کر آئیں۔

اس میں دو سو گرام اجوائن ہو اور 50 گرام رائی پھر ان دونوں کو ملا لیں اور اس پر سات مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر دم کر دیں۔

جَیْلُوْسَ، فَیْلُوسَ، بَرْمُوْنَ، جَیْبُوْنَ، سَلْمُوْسَ، مَرْطُوْسَ،
مَیْلُوْمَانَ، یَادَرْسَسْر فَرَوَدْ بِھَاحُوْن۔

اس کے سفید کاغذ پر چار نقش لکھیں اور ان کے فتیلے بنائیں۔پھر چار چراغوں میں جو اس سے پہلے استعمال نہ ہوئے ہوں۔تلوں کا تیل ڈالیں اور ان میں ان فتیلوں کو روئی میں بتی بنا کر مریض کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے جلائیں۔جب تک ان کی بتیاں پوری طرح جل نہ جائیں چراغ کو بجھنے نہ دیں۔اگر بجھ جائے تو فوراً ہی دوبارہ جلا دیں۔چراغوں کے جلنے کے دوران ایک انگیٹھی کوئلے کی دہکا کر مریض کے سامنے رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اجوائن اور رائی اس میں ڈالتے رہیں۔اگر اجوائن اور رائی چراغ بجھنے سے ختم ہو جائے تو انگیٹھی بجھا دیں، ڈھائی سو گرام سے زیادہ ان رائی اور اجوائن کا استعمال نہ کریں۔

وہ چاروں نقش یہ ہیں: ان نقوش میں فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔اس نقش کو مریض کی دائیں طرف جلائیں۔

۷۸۶

ااا ھے ھ + اا ااھو		
۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے محفوظ ہو جائے		

اس نقش کو مریض کی پشت پر جلائیں

۷۸۶

روس ح رع ل وی دس ف ل ی		
۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے محفوظ ہو جائے		

اس نقش کو مریض کے دائیں طرف جلائیں۔

۷۸۶

ااا ح ھ + اا ااھو		
۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے محفوظ ہو جائے		

۷۸۶

ااا ھے ھ + اا ااھو		
۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے محفوظ ہو جائے		

یہ عمل صرف ایک دن کرنا ہے۔اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش چالیس عدد بنائے جائیں اور اس نقش کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد ایک گلاس پانی میں ڈال دیں۔اگر نقش مٹی کے پیالے یا لوٹے میں گھولیں،زیادہ موثر ثابت ہوگا اور اس پانی کو عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو پلادیں۔نقش کا غذ کسی کیاری یا گملے میں یا کسی درخت کی جڑ میں دبا دیں۔انشاء اللہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ہی مریض کی حالت سدھرنی شروع ہو جائے گی اور ہر قسم کے علوی اور سفلی جادو سے نجات نصیب ہوگی۔وہ نقش جو چالیس عدد لکھ کر چالیس دن پلانا ہے وہ یہ ہے۔نیچے کی سطر میں اگر مریض مرد ہو تو مرد کے بجائے عورت لکھیں۔پلانے نقش میں نام کی ضرورت نہیں۔

۷۸۶

۱۰۳۴	۱۰۳۹	۱۰۳۲
۱۰۳۳	۱۰۳۵	۱۰۳۷
۱۰۳۸	۱۰۳۱	۱۰۳۶
یاالٰہی اس مرد کو جادو سے نجات دے		

طریقہ نمبر 13

سات نمازیوں کے وضو کا پانی (جو پنج وقتہ نمازی ہوں) ایک بوتل میں جمع کرلیں اور اس پر دوسو مرتبہ سورۃ یٰسین کی آیت ﴿سَلَامٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ الرَّحِیۡمٍ﴾ پڑھ کر دم کر دیں۔سات چھوارے لیں اور ان میں سے ہر چھوارے پر یہی آیت 21 مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔مریض کو عصر اور مغرب کے درمیان ایک چھوارہ

Scanned by CamScanner

کھلا کر بوتل کا پانی پلائیں۔ صرف سات دن کا علاج ہے۔ سات دن پورے ہو جانے پر اسی آیت کا نقش مثلث مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے:

٧٨٦

٢٨۴	٢٧٩	٢٨٦
٢٨۵	٢٨٣	٢٨١
٢٨٠	٢٨٧	٢٨٢

طریقہ نمبر 14

سحر زدہ کے لیے یہ طریقہ علاج بھی کافی سودمند ثابت ہوا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ 21 درختوں کے پتے جو تعداد میں کل 303 ہوں توڑ کر لائیں اور ہر ایک پتے پر سات مرتبہ ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ پڑھ کر دم کر دیں کل تعداد پڑھائی کی اکیس سو اکیس مرتبہ ہو جائے گی۔ یہ تعداد زیادہ سے زیادہ تین نشستوں میں مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس کے بعد ان پتوں کو پانی میں پکائیں اور سحر زدہ کو اس پانی سے غسل کرائیں۔ لگا تار سات دن تک اس عمل کو دہرائیں اور روزانہ پتے توڑ کر لائیں۔ انشاء اللہ سات دن میں مکمل کاٹ ہو جائے گی اور کتنا بھی سخت جادو ہوگا، اتر جائے گا۔ اس کے بعد ایک نقش لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کا مریض کے گلے میں ڈلوا دیں اور ایک بوتل پانی پر 21 مرتبہ لَا حَوْلَ پڑھ کر دم کر کے رکھ دیں اور پانی کو 21 روز تک صبح و شام پلائیں اور سرسوں کے تیل پر بھی 21 مرتبہ دم کر کے

رکھ دیں اور 21 روز تک تیل کی مالش کرائیں۔ انشاء اللہ مکمل صحت نصیب ہوگی۔

نقش جو گلے میں ڈالے گا وہ یہ ہے:

٧٨٦

٣٧٨	٣٨٢	٣٨۵	٣٧١
٣٨۴	٣٧٢	٣٧٧	٣٨٣
٣٧٣	٣٨٧	٣٨٠	٣٧٦
٣٨١	٣٧۵	٣٧۴	٣٨٦

طریقہ نمبر 15

اگر کسی انسان پر زبردست جادو ہو اور کسی بھی طرح جادو کے اثرات سے نجات نہ ملتی ہو تو "ہفت سلام" کے نقوش کے ذریعہ روحانی علاج کرنے سے جادو کے اثرات سے نجات مل جاتی ہے اور انسان پوری طرح بحکم الٰہی اور برکت قرآن حکیم صحت یاب ہو جاتا ہے۔ جمعرات کے دن سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ ہر نقش چار مرتبہ پلانا ہے۔

وہ ساتوں نقش جو ہفتے کے سات دنوں میں پلانے ہیں وہ یہ ہیں۔

جمعرات کے دن پینے والا نقش:

٧٨٦

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ			
٣٢٢	١١٦	١١٠	١٣١
١٠٩	١٣٢	٣٢١	١١٧
١٣٣	١١٢	١١۴	٣٢٠
١١۵	٣١٩	١٣۴	١١١

جمعہ کے دن پینے والا نقش:

۷۸۶

سَلاَمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هَارُوْن			
۲۶۸	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۲۶۷	۱۱۷
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۲۶۶
۱۱۵	۲۶۵	۱۳۴	۱۱۱

ہفتے کے دن پینے والا نقش:

۷۸۶

سَلاَمٌ عَلٰی اٰلِ یٰسین			
۷۰	۳۱	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۶۹	۳۲
۱۳۳	۱۱۲	۲۹	۶۸
۳۰	۶۷	۱۳۴	۱۱۱

اتوار کے دن پینے والا نقش:

۷۸۶

سَلاَمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم			
۲۸۹	۲۹۲	۱۳۷	۱۳۱
۱۳۶	۱۳۲	۲۸۸	۲۹۳
۱۳۳	۱۳۹	۲۹۰	۲۸۷
۲۹۱	۲۸۶	۱۳۴	۱۳۸

پیر کے دن پینے والا نقش:

۷۸۶

سَلاَمٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی			
۵۰	۵۶۳	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۴۹	۵۶۴
۱۳۳	۱۱۲	۵۶۱	۴۸
۵۶۲	۴۷	۱۳۴	۱۱۱

منگل کے دن پینے والا نقش:

۷۸۶

سَلاَمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ			
۱۴۲۲	۴۵۱	۱۷۰	۱۳۱
۱۶۹	۱۳۲	۱۴۲۱	۴۵۲
۱۳۳	۱۷۲	۴۴۹	۱۴۲۰
۴۵۰	۱۴۱۹	۱۳۴	۱۷۱

بدھ کے دن پینے والا نقش:

۷۸۶

سَلاَمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْر			
۳۱۴	۱۴۹	۴۳۳	۱۳۱
۴۳۲	۱۳۲	۳۱۳	۱۵۰
۱۳۳	۴۳۵	۱۴۷	۳۱۲
۱۴۸	۳۱۱	۱۳۴	۴۳۴

سَلامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم والانقش گلے میں ڈال دینا چاہیے۔ انشاءاللہ کیسا بھی جادو ہوگا علوی یا سفلی پوری طرح اس سے نجات مل جائے گی اور 28 دن میں مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر نقش چار کی تعداد میں بنانے چاہئیں اوراوپر دی ہوئی ہدایت کے مطابق انھیں استعمال کرنا چاہئے۔ پھر دیکھے کہ ان ہفت سلام کا کرشمہ کیا ہے۔

طریقہ نمبر 16

سحر کا اثر معمولی ہو اور بالخصوص میعاد کے دوران عامل کو خدمت کا موقعہ مل جائے تو عامل کو چاہیے کہ وہ مندرجہ ذیل نقش پر کالی روشنائی سے لکھ کر موم جامے کے بعد اس کو کالے رنگ کے کپڑے اور کالے ہی رنگ کے ڈورے میں کر کے مریض کے گلے میں ڈلوا دے۔ یہ نقش جمعرات کے دن سورج نکلنے سے پہلے پہلے مریض کے گلے میں ڈالیں تو افضل ہے ورنہ جب بھی موقعہ ہو ڈال دیں۔ انشاءاللہ سحر کے اثرات سے پندرہ دن کے اندر اندر نجات مل جائے گی اور مریض بفضلِ ربّ العلمین روبہ صحت ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

طریقہ نمبر 17

سخت سے سخت جادو کے لیے یہ طریقہ بھی موثر ہوا ہے۔ اکثر اکابرین جادو اتارنے کے لیے اس طریقے کو استعمال کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی سامنے رکھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ یٰسین کی تلاوت کریں۔ سورۃ یٰسین میں 7 مبین ہیں۔ ہر مبین پر رک کر سورۃ یٰسین کی آیت سَلامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم 14 مرتبہ پڑھیں اور بوتل پر دم کر دیں۔ اس طرح ساتوں مبین پر رک کر 14 مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور ہر مرتبہ بوتل پر دم کرتے رہیں۔ ختم سورہ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بوتل پر دم کر دیں اور یہ پانی صبح و شام، صبح کو نہار منہ اور شام کو مغرب سے پہلے اور عصر کے بعد مریض کو پلائیں اور مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ انشاءاللہ سحر سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۸	۶۵۱	۶۵۴	۶۴۰
۶۵۳	۶۴۱	۶۴۷	۶۵۲
۶۴۲	۶۵۶	۶۴۹	۶۴۶
۶۵۰	۶۴۵	۶۴۳	۶۵۵

طریقہ نمبر 18

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جو سحر کیا گیا ہے وہ سحر کرانے والے کی طرف

Scanned by CamScanner

لوٹ جائے تو سورۃ کوثر روزانہ سو مرتبہ بلا درود شریف پڑھا کرے اور یہ نقش جو سورۃ کوثر کا نقش ہے۔ کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاءاللہ 40 دن کے اندر اس پر چڑھا ہوا جادو کرانے والی کی طرف لوٹ جائے گا۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

طریقہ نمبر 19

اگر کوئی شخص سفلی جادو کے اثرات میں مبتلا ہو تو اس کی وجہ سے جسم میں مختلف امراض پیدا ہو گئے ہوں اور کاروبار وغیرہ کی بندش ہو کر رہ گئی ہو تو سورہ فاتحہ کے اس نقش کے ذریعہ اس کا علاج کریں۔ اس نقش کو مربع آتشی چال سے لکھیں اور کل چار عدد نقش لکھیں۔ نمبر 1 نقش کو مریض کے گلے میں ڈال دیں، نمبر 2 نقش کو مریض جہاں سوتا ہو وہاں چھت میں لٹکائیں، اس طرح کہ نقش مریض کے اوپر رہے، نمبر 3 نقش کو خاص طور پر گلاب و زعفران سے لکھیں اور بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں۔ پھر یہ پانی مریض کو صبح و شام 21 روز تک پلائیں۔ نمبر 4 نقش کو لکھ کر اس کے نیچے یہ عبارت بھی لکھیں:

”یا اَللّٰہ بہ برکت ایں نقش فلاں ابن فلاں را از سحر نجات عطا کن“

فلاں ابن افلاں کی جگہ مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھیں اور اس نقش کو کسی بیری کے درخت پر یا کسی ایسے درخت پر جس پر کھانے والے پھل آتے ہوں اور وہ درخت کانٹے دار بھی ہو، لٹکا دیں۔ انشاءاللہ 21 دن میں مریض پورا صحت یاب ہو جائے گا۔ نقش لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم	ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم
المحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین	الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم	غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

طریقہ 20

جادو زدہ انسان کے لیے چار سورتوں کا مجموعی نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔ جب کسی جادو زدہ کا علاج کرنا ہو تو یہ مجموعی نقش 3 عدد تیار کیے جائیں۔ ایک نقش مریض کے پلنگ کے اوپر لٹکا دیا جائے۔ دوسرا نقش مریض کے بستر کے نیچے رکھ

دیا جائے اور تیسرا نقش مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ مریض کے پاس 14 دن تک کوئی ایسی عورت نہ آئے جسے دم نفاس یا دم حیض آ رہا ہو۔ 14 دن کے بعد یہ پرہیز ختم ہو جائے گا۔ اگر 14 دن کے اندر اندر ایسی کوئی عورت مریض ۔ کے قریب آ گئی تو تعویذوں کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس لیے اس بارے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس مجموعی نقش کو احتیاط کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ کیوں کہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔ (واضح رہے کہ یہ نقش سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس کے نقوش کا مجموعہ ہے)۔

نقش یہ ہے:

نقش بنائیں

طریقہ نمبر 21

یہ نقش بھی جادو کے اثرات ختم کرنے میں بے حد موثر ثابت ہوا ہے اور یہ نقش حضرت علی علیہ السلام سے منسوب ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ 8 نقش تیار کیے جائیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور 7 نقش مریض کو روزانہ دودھ میں گھول کر پلائے جائیں۔ نقش ہمیشہ رات کو سوتے وقت پلایا جائے۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۱۶۵۱۸	۱۶۵۲۱	۱۶۵۲۵	۱۶۵۱۱
۱۶۵۲۴	۱۶۵۱۲	۱۶۵۱۷	۱۶۵۲۲
۱۶۵۱۳	۱۵۶۲۷	۱۶۵۱۹	۱۶۵۱۶
۱۶۵۲۰	۱۶۵۱۵	۱۶۵۱۴	۱۶۵۲۶

طریقہ نمبر 22

مندرجہ ذیل کلمات اور آیاتِ قرآنی 21 مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ مغرب کے بعد 21 روز تک پلائیں۔ اگر روزانہ پڑھنا دشوار ہو تو ایک ہی دن 21 مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر کسی بوتل میں پانی بھر کر اسے دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ مغرب کے بعد یہ پانی 3 گھونٹ 21 دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ سحر سے پوری طرح نجات ملے گی اور اگر اس عمل کے بعد کوئی شخص پھر جادو کرائے گا تو اسی کی طرف وہ جادو لوٹ جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ بجری بجری کواڑ بجری باندھوں دسوں دوار بجری آئے اسے سب جگہ سمائے ٹونا جادو سب رد ہو جائے، جو ٹونا جادو پھر کرائے الٹ پلٹ واپس اسی پر جائے، جو کرے سو مرے۔

بِحَقِّ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُراٰنِ مَا هُوَ شَفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلاَ يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلاَّ خَسَارًا

(سورۃ بنی اسرائیل، سپارہ نمبر 10)

طریقہ نمبر 23

اگر کوئی شخص جادو میں مبتلا ہو تو اس کے لے لیے مندرجہ ذیل صرف دو نقش گلاب وزعفران سے تیار کیے جائیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں اور ایک بوتل میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیں۔ پھر صبح وشام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ مریض کو جادو سے نجات ملے گی۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ قرآن حکیم کے 24 ویں سپارے کی آیت کا ہے۔

نقش یہ ہے۔ اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک گوشت سے پرہیز کے ساتھ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ بعدہ روزانہ صرف 11 مرتبہ پڑھتے رہیں۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

طریقہ نمبر 24

اگر کوئی آسیبی اثرات کا شکار ہو یا جناتی جادو کا شکار ہو تو سرسوں کے تیل

پر اوّل و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور سات مرتبہ سورۃ ناس قرآن حکیم کی آخری سورہ بغیر سین کے پڑھیں۔ مثلاً ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس مَلِكَ النَّاس اِلٰهِ النَّا ﴾ وغیرہ۔ واضح رہے کہ یہ عمل قدیم عاملین سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ پھر بھی بہتر یہ ہے کہ چونکہ قرآن حکیم کا معاملہ ہے اس لیے شرعی فتویٰ حاصل کر کے یہ عمل کیا جائے اور اس عمل کو اس وقت اختیار کریں جب دوسرے عملیات سے فائدہ نہ ہوا ہو۔

طریقہ نمبر 25

اگر یہ شبہ ہو کہ کسی شخص کو کسی نے کچھ کھلا دیا ہے جس سے جسم کے اندر جادو کے اثرات پیدا ہو گے ہیں، تو ایسے شخص کے علاج کے لیے اس نقش کو روزانہ طشتری پر لکھ کر دن میں 3 مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ جسم کے اندر سے جادو کے اثرات نکل جائیں گے اور اس شخص کو شفا حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۳۴۲۳۸	۳۴۲۳۳	۳۴۲۴۰
۳۴۲۳۹	۳۴۲۳۷	۳۴۲۳۵
۳۴۲۳۴	۳۴۲۴۱	۳۴۲۳۶

طریقہ نمبر 26

جس شخص پر سحر کا اثر ہو، اس مریض پر مندرجہ ذیل سب سورتیں پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد ایک بوتل میں پانی بھر کر اس پانی کو بھی اسی طرح دم کریں اور

دن کے 12 گھنٹوں میں ہر ایک گھنٹے میں ایک گھونٹ یہ پانی مریض کو پلائیں۔ اس طرح سات دن تک عمل کریں۔ انشاء اللہ کیسا بھی مہلک اور سفلی جادو ہوگا اتر جائے گا اس کی تفصیل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک بار، سورۃ فاتحہ سات بار، آیت الکرسی سات بار، سورۃ کَـفِـرُوْن 7 بار، سورۃ اخلاص سات بار، سورۃ فلق سات بار، سورۃ ناس سات بار، عمل کے شروع اور آخیر میں تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

طریقہ نمبر 27

حروف مقطعات کے چاروں عناصر کا اجتماعی نقش دو عدد بنائیں۔ ایک گلاب وزعفران سے بنا کر بوتل میں ڈالیں اور پھر اس میں پانی بھر دیں اور اس پانی کو صبح، دوپہر اور شام تین تین گھونٹ سحر زدہ کو پلائیں اور دوسرا نقش کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ 11 دن سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۸۳۶ / ۸۳۹ ۸۳۸ / ۸۵۲	۸۳۹ / ۸۳۶ ۸۵۳ / ۸۳۸	۸۵۳ / ۸۳۸ ۸۳۹ / ۸۳۶	۸۳۸ / ۸۵۲ ۸۳۶ / ۸۳۹
۸۵۱ / ۸۳۹ ۸۵۰ / ۸۴۵	۸۳۹ / ۸۵۱ ۸۳۵ / ۸۵۰	۸۳۵ / ۸۵۰ ۸۳۹ / ۸۵۱	۸۵۰ / ۸۳۵ ۸۵۱ / ۸۳۹
۸۴۰ / ۸۳۵ ۸۴۳ / ۸۴۷	۸۵۳ / ۸۴۰ ۸۴۷ / ۸۴۳	۸۴۷ / ۸۴۳ ۸۵۳ / ۸۴۰	۸۴۳ / ۸۴۷ ۸۴۰ / ۸۵۳
۸۴۸ / ۸۴۲ ۸۵۳ / ۸۴۱	۸۴۳ / ۸۳۸ ۸۴۱ / ۸۵۳	۸۴۱ / ۸۵۳ ۸۴۳ / ۸۳۸	۸۵۲ / ۸۴۱ ۸۲۸ / ۸۴۳

طریقہ نمبر 28

جس پر جادو کیا گیا ہو اس پر روزانہ 21 مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر دم کریں 7 دن تک اور ان ہی کلمات کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔

کلمات یہ ہیں:

بِسْــمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم عليقًا مليقًا تليقًا خالقًا مخلوقًا كَافِيًا شَـافِيًـا اِرْتَـضٰـى مُرْتَضٰى بِحَقِّ يَا بُدُّوح وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِـفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلاَ يَزِيْدُ الظّٰالِمِيْنَ اِلاَّ خَسَارًا بِحَقِّ اسااَلاسًا سَالُوْسًا .

طریقہ نمبر 29

سحر کو دفع کرنے کے لیے سورہ یٰسین کی درج ذیل آیت روزانہ 320 مرتبہ پڑھ کر 7 روز تک دم کریں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات رفع ہوں گے۔ آیت یہ ہے:

اِنَّـا جَـعَـلْـنَـا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلاَلا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْن. وَجَـعَـلْـنَـا مِـنْ اَيْـدِيْهِمْ سَدًّا ومِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لاَ يُبْصِرُوْن.

اسی آیت کو لکھ کر مریض کی کمر میں باندھیں کہ تعویذ پشت پر رہے اور گرہ آگے پیٹ پر۔

طریقہ نمبر 30

سورۃ طٰہٰ (سپارہ نمبر 12) کی تلاوت بھی جادو کے دفعیہ کے لیے تیر بہدف

ہے۔ روزانہ اس کی تلاوت مریض کے پاس بیٹھ کر کی جائے اور تلاوت کے بعد مریض پر دم کردیں اور سورۃ طٰہٰ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تلاوت 11 روز تک لگاتار کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۷۲	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

طریقہ نمبر 31

مندرجہ ذیل دونوں نقش چینی کی بڑی پلیٹ پر لکھ کر محسور کو پلائے جائیں۔ نمبر 1 نقش صبح کو پلایا جائے، نمبر 2 نقش شام کو پلایا جائے۔

نمبر 1 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فَلَمَّا اَلقوُا قَاَلَ مُوسیٰ مَاجِئتُم بِہٖ السِّحرانَّ اللّٰہ سَیُبطِلُہٗ

۶۶۸۴	۶۶۸۷	۶۶۹۱	۶۶۷۷
۶۶۹۰	۶۶۷۸	۶۶۸۳	۶۶۸۸
۶۶۷۹	۶۶۹۳	۶۶۸۵	۶۶۸۲
۶۶۸۶	۶۶۸۱	۶۶۸۰	۶۶۹۲

نقش نمبر 2 یہ ہے۔

۷۸۶

فَلَمَّا اَلقَوا قَاَلَ مُوسیٰ مَاجِئتُمْ بِہٖ السِّحرُاِنَّ اللّٰہ سَیُبطِلُہٗ

۸۳۴۰	۸۳۴۵	۸۳۵۰	۸۳۳۹
۸۳۴۶	۸۳۴۳	۸۳۳۶	۸۳۳۹
۸۳۳۷	۸۳۴۸	۸۳۴۷	۸۳۴۲
۸۳۵۱	۸۳۳۸	۸۳۴۱	۸۳۴۴

طریقہ نمبر 32

اگر کوئی شخص اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور ہر نماز کے بعد ورد کرے گا۔ اگر کسی شخص نے اس پر جادو کیا ہوگا۔ تو کرنے والے پر لوٹ جائے گا اور تمام جنات، شیاطین اور انسانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ یہ عمل قادر یہ سلسلہ کا ہے اور بے حد مؤثر ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم. بسم اللّٰہ سَدَدتُ اِخوَان الجِنّ وَ الْاِنسِ و الشَّیَاطِینِ والسَّحرَۃِ وَاِلّا بِالسِّتَّۃ مَ الْجِنّ وَالْاِنسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَیَلُوْذُ بِھِمْ با اللّٰہ الْعَزِیْز اَلَا عزّ با اللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ بِرَحمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِ مُحَمَّدٍ وَّالِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

طریقہ نمبر 33

ایک کاغذ پر ساعتِ عطارد میں جب چاند چڑھ رہا ہو اور بُرج عقرب سے

محفوظ ہولکھ کر مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل عزیمت ڈال دیں۔ ان شاء اللہ جادو باطل ہوجائے گا۔ یہ عمل علامہ سیوطیؒ سے منسوب ہے۔

اُبـطُلُـوْهُ اُخرُ جُوْهُ اَخرَجُوهُ حُلُوْه حُلُوْه اِفتَحُوهُ اِفْتَحُوهُ شرَاهِيًا بِـعِزَّةِ اللّٰه يَزُوْلُ بِقُوَّه اللّٰه يَزُوْلُ كُلَّ بَاسٍ وَبقُدُ رة الله يَحُلُ كُلُ مَعْقُوْدٍ مَعَ اِطْلِسْم۱۰۱، ۲۱۱، ۱۱۱، ۲۱۱۔

طریقہ نمبر 34

سحر زدہ کے لیے ہمارے ایک بزرگ عالم دین کا طریقہ علاج یہ تھا کہ مریض کے گلے میں مندرنہ ذیل آیاتِ قرآنی لکھ کر ڈالا کرتے تھے۔ آیات یہ ہیں۔

فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْر سَيُبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ (سورۃ یونس سپارہ نمبر ۱۱)

اور پوری سورۃ فلق اور پوری سورۃ ناس اور ان ہی ایت اور سورتوں کو پانی پر دم کر کے مریض کو نہلایا کرتے تھے اور مریض بحکم الٰہی شفایاب ہوجاتا تھا۔

طریقہ نمبر 35

اگر کسی پر جادو کر دیا گیا ہو تو اس کے گلے میں قرآن حکیم کی یہ آیات لکھ کر ڈالیں۔ ان شاء اللہ اس کو شفا ہوگی۔

آیات یہ ہیں۔

يَا بَنِى اٰدَم خُذُوْ اِزِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْ ا وَاشْرَبُوْاوَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْن. قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ

اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ. قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّعْمَلُوْنَ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْى بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْمَلُوْن (سپارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۱۱)

طریقہ نمبر 36

چینی کی صاف طشتری یا پلیٹ پر کالی روشنائی سے مندرجہ بالا آیت لکھیں۔ پھر اس پر اصلی گھی گائے کا لگا کر اُسے مٹا دیں۔ اور پھر یہ مریض کو صبح و شام چٹائیں۔ ایک ہفتے لگاتار عمل کریں۔ انشاء اللہ مریض کو صحت نصیب ہوگی۔

(سپارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۱۱)

طریقہ اس کا یہ ہے کہ اسم محمدؐ کا نقش مربع مریض کے گلے میں ڈلوائیں اور نقش مثلث ۱۱ لکھ کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان پانی میں گھول کر اس میں قدرے شکر ڈال کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۱۱ دن میں مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۲	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۴	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۳۷	۳۵	۳۰

طریقہ نمبر 38

اگر جادو کے ذریعہ کسی عورت کا دل اس کے شوہر کی طرف سے پھیر دیا گیا ہو اور عورت کو اپنے شوہر سے نفرت ہو گئی ہو تو اس صورت میں سورہ یوسف کے ذریعہ علاج کرنا چاہیے۔ اس کے لیے تینوں طریقوں پر عمل کریں۔ عورت کو سورۃ یوسف کا دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ سورۃ یوسف پڑھیں اور ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور اس پانی کو روزانہ سوتے وقت عورت کی تین گھونٹ کے بقدر پلائیں۔ دوسرے یہ کریں کہ سورۃ یوسف روزانہ پڑھ کر عورت کے اوپر دم کریں۔ انشاءاللہ سات ہی روز میں اس کے دل کی کج روی درست ہو گی۔ یہی عمل اُس مرد کے لیے بھی کارآمد ہے جس کا دل بذریعہ سحر اپنی بیوی کی طرف سے پھیر دیا گیا ہو۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

طریقہ نمبر 39

اگر کوئی لڑکی بذریعہ عملِ سحر باندھ رکھی ہو تو اس کے لیے اِس طرح نقش بنوا کر اس کے گلے میں ڈالیں۔ ان شاءاللہ ایک ماہ کے اندر اندر سحر باطل ہو گا اور کہیں سے پیغام موصول ہو گا۔ یہی عمل اُس لڑکے کے لیے بھی مفید ہو گا۔ جس کے رشتے کو بذریعہ جادو باندھ دیا گیا ہو۔

دو نقش اس انداز سے بنائیں:

۷۸۶

۲۱۷۵۲	۲۱۷۵۶	۲۱۷۵۹	۲۱۷۴۵
۲۱۸۵۸	۲۱۷۴۷	۲۱۸۵۱	۲۱۷۵۸
۲۱۷۵۵	۲۱۷۴۹	۲۱۷۵۴	۲۱۷۵۰
۲۱۷۵۵	۲۱۷۴۹	۲۱۷۴۸	۲۱۷۶۰

۷۸۶

۵۷۶۷	۵۷۷۰	۵۷۷۳	۵۷۵۹
۵۷۷۲	۵۷۶۰	۵۷۶۶	۵۷۷۱
۵۷۶۱	۵۷۷۵	۵۷۶۸	۵۷۶۵
۵۷۶۹	۵۷۶۴	۵۷۶۲	۵۷۷۴

بحق اهيا اشراهيا

طریقہ نمبر 40

خوفِ خدا سے بے پروا لوگ سفلی عمل کے ذریعہ بعض عورتوں کی کوکھ باندھ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حمل ٹھہرتا ہی نہیں۔ اور اگر ٹھہر بھی جاتا ہے تو ضائع ہو جاتا ہے اور حمل پورا ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ اس لیے اکابرین نے ایسی عورتوں کے لیے ایک طریقہ عمل تجویز کیا ہے۔ وہ یہ کہ سورۃ واقعہ کا ایک نقشہ بنایا جائے اور اُس نقش کے اوپر آیت سحر کو لکھ دیا جائے۔ اس کے بعد یہ نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک بوتل پانی لیں۔ اس پر سورۃ واقعہ پڑھ کر دم کریں۔ ۹۹ اسماء الٰہی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور سو مرتبہ آیت سحر پڑھ کر دم کریں۔ اور یہ پانی ۷ دن تک پلائیں۔ ہر ہفتے اس طرح ایک بوتل تیار کریں اور صبح و شام پلا کر ختم کر دیں۔ انشاءاللہ حمل محفوظ رہے گا۔

(واضح رہے کہ پلانے والا عمل حمل ٹھہرنے کے ۲ ماہ بعد کیا جائے گا۔)

نقش یہ ہے

۷۸۶

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۹
۲۵۷۴۳	۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

طریقہ نمبر 41

اگر کسی شخص کی قوت مردانگی کو باندھ دیا گیا ہو تو اس کے لیے یہ عمل انشاءاللہ مفید ثابت ہوگا۔ یہ عمل قرآنِ حکیم کی ۳ آیات کا ہے۔

آیت نمبر ۱:

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانَ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنُ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْت وَ مَارُوْتَ. (سورۃ بقرہ سپارہ نمبر ۱)

اس آیت کو ۳۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے ۱۱ دن تک مریض کو صبح و شام پلائیں۔

دوسری آیت ہے سورۃ یٰسین کی۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيم اُس آیت کو دو سرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر رکھ لیں اور روزانہ ۱۱ دن تک پورے جسم کی مالش کرائیں۔ مریض اگر ہوش و حواس میں ہو تو وہ خود مالش کرے۔ مالش کے بعد پانی پر ۱۱ مرتبہ، يَا سَلَامٌ پڑھ کر دم کر کے مریض کو نہلا دیں۔

تیسری آیت سورۃ اسراء کی ہے۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (آیت نمبر ۸۱ سپارہ نمبر ۱۵) اس آیت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ انشاءاللہ گیارہ دن میں جادو سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ 42

جادو کو رفع دفعہ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل نقش کو چینی کے بڑے پیالے میں لکھ کر ۲۴ گھنٹے تک رکھ کر پھر اس میں پانی ڈال دیں۔ پانی ڈالنے کے ایک گھنٹے کے بعد پیالے کو دھو کر مریض کو پلا دیں۔ انشاءاللہ ۳ بار ایسا کرنے سے جادو کے اثرات

سے نجات حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یارحمٰن	یاکریم	یااللہ	یاعلی	یارحمٰن	یاکمال
ام	بلدہ	علی	علی	علی	علی
ع	ع	مجید	ح	ی	ی
لاالہ	الااللہ	محمد	رسول	اللہ	ام
علی	ولد	م	م	م	م

طریقہ نمبر 43

سات کنوؤں کے پانی پر مجبوراً ایک ہی کنوئیں کے پانی پر چاروں قل 21 مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور لگاتار 11 دن تک صبح وشام سحر زدہ کو پلائیں۔

طریقہ نمبر 44

حروفِ مقطعات کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دریا کے پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو سوتے وقت پلائیں اور پانی کے چند قطرے صبح وشام مریض کے چہرے پر ملیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ہوگی۔

طریقہ نمبر 45

مواہب لدنیہ میں کتاب مدخل سے نقل کیا ہے کہ شیخ ابومحمد مرجانی کو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر رفعِ سحر کے لیے یہ علاج

تلقین فرمایا۔ خدا کے فضل وکرم سے یہ عمل نہایت موثر ہے۔

عمل یہ ہے:

ایک مرتبہ آیت

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْم. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم. (آیت نمبر 128، 129، سورہ توبہ، سپارہ نمبر 11)

ایک مرتبہ یہ آیت وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. (سورہ اسراء، سپارہ نمبر 15)

اور ایک مرتبہ یہ آیات

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ، مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم (آیت نمبر 24، سورہ حشر سپارہ نمبر 28)

اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل لکھ کر زعفران وگلاب سے پھر یہ دعا لکھیں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُحْيِيْ وَاَنْتَ الْبَارِئُ وَاَنْتَ الْبَارِئُ وَاَنْتَ الْمُصَوِّرُ وَاَنْتَ الشَّافِي خَلَقْتَنَا مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ جَعَلْنَا فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ اِلٰى

قَدْرٍ مَّعْلُوْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآءِ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِکَ الْعُلْیَا یَا مَنْ بِیَدِہٖ الْاِبْتَلَاءُ وَالْمُعَافَاتُ وَالشِّفَآءُ وَالدَّوَاءُ اَسْئَلُکَ بِمُعْجِزَاتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَ بَرَکَاتِ خَلِیْلِکَ ابْرَاهِیْمَ وَ بِحُرْمَةِ کَلِیْمِکَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامَ اللّٰهُمَّ اِشْفِهٗ۔

متواتر یہ تمام کلمات مریض کو سات دن تک سورج نکلنے سے پہلے پہلے پلائیں جائیں۔کتنا بھی خطرناک جادو ہوگا،انشاءاللہ سات دن میں اتر جائے گا۔

طریقہ نمبر 46

یہ نقش کیمیائے حیات کی حیثیت رکھتا ہے اور کیسا بھی سخت سے سخت جادو یا جن کا اثر ہو یا کیسا بھی مہلک مرض ہو اس نقش کی برکت سے مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔یہ نقش قرآن حکیم کی ان پانچ سورتوں کا ہے جو بیماری آسیبی اثرات اور جادو ٹونے کی نحوست رفع کرنے کے لیے بیحد موثر ہیں۔یہ نقش کالے کپڑے میں تعویذی شکل کے ساتھ مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے انشاءاللہ مریض بہت جلد شفایاب ہوگا۔

نقش یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل یاَیّھا الکفرون لَآ اعبد ما تعبدون ولآ انتم عٰبدون ما اعبد ولآ انا عابدٌ ما عبدتم ولآ انتم عٰبدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین

الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مٰلک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین آمین

طریقہ نمبر 47

جادو ٹونا کو لوٹانے کے لیے سورہ عبس (سپارہ نمبر 30) کا نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک بوتل پانی پر سورۃ عبس 13 مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور صبح و شام مریض کو یہ پانی پلائیں۔مغرب کے بعد مریض کو سورۃ عبس تین مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔انشاءاللہ گیارہ دن کے اندر اندر جادو کے اثرات کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

طریقہ نمبر 48

جادو کے اثرات سے حفاظت کے لیے اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات اور جادو کے اثرات سے پوری طرح حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔ یہ نقش سورۃ علق کا ہے

۷۸۶

۵۶۳۵	۵۲۳۸	۵۶۴۱	۵۶۲۷
۵۶۴۰	۵۶۲۸	۵۶۳۴	۵۶۳۹
۵۶۲۹	۵۶۴۳	۵۶۳۶	۵۶۳۲
۵۶۳۷	۵۶۳۲	۵۶۳۰	۵۶۴۲

طریقہ نمبر 49

آیت الکرسی کا نقش آسیب وسحر کے لیے تیر بہدف ہے۔ اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اگر اس نقش کو شرف مشتری میں چاندی کی تختی پر کندہ کرا کر گلے میں ڈالیں تو ہر آفت سے حفاظت رہتی ہے۔ سحر زدہ انسان کو 11 نقوش پینے کے لیے دیئے جائیں اور ایک گلے میں ڈال دیا جائے۔ کیسا بھی سحر ہوگا۔ انشاء اللہ اس سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۵۸	۴۵۵۳	۴۵۶۰
۴۵۵۹	۴۵۵۷	۴۵۵۵
۴۵۵۴	۴۵۶۱	۴۵۵۶

طریقہ نمبر 50

قرآن حکیم کی آیت وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَام (آیت نمبر 47، سورۃ ابراہیم، سپارہ نمبر 14) جادو کے اثر کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ اس آیت کا مربع نقش آتشی چال سی بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور دو مثلث نقش آتشی چال سے مثلث بنا کر دائیں بازو پر باندھیں۔ تینوں نقش کالے کپڑے میں پیک کریں۔ اس کے علاوہ مثلث آتشی چال سے گیارہ نقش گلاب وزعفران سے بنا کر روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

نقش مربع یہ ہے

۷۸۶

۳۷۳	۳۷۶	۳۷۹	۳۴۴
۳۷۸	۳۶۷	۳۷۲	۳۷۷
۳۶۸	۳۸۱	۳۷۴	۳۷۱
۳۷۵	۳۷۹	۳۶۹	۳۸۰

نقش مثلث یہ ہے:

۷۸۶

۴۸۹	۴۸۴	۴۹۲
۴۹۱	۴۸۸	۴۸۶
۴۸۵	۴۹۳	۴۸۷

طریقہ نمبر 51

قرآن حکیم کی آیت:

﴿قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْن﴾

(آیت نمبر 51، سورہ مائدہ، سپارہ نمبر 2)

یہ آیت بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقہ بالکل طریقہ نمبر 50 جیسا ہے۔

نقش مربع یہ ہے:

۷۸۶

۲۷۷	۲۸۰	۲۸۳	۲۷۰
۲۸۲	۲۷۱	۲۷۶	۲۸۱
۲۷۲	۲۸۵	۲۷۸	۲۷۵
۲۷۹	۲۷۴	۲۷۳	۲۸۴

نقش مثلث یہ ہے:

۷۸۶

۳۷۲	۳۶۶	۳۷۴
۳۷۳	۳۷۱	۳۶۸
۳۶۷	۳۷۵	۳۷۰

طریقہ نمبر 52

قرآن حکیم کی آیت ﴿فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (آیت نمبر 173 سورۃ بقرہ سپارہ نمبر 1) طریقہ بالکل طریقہ نمبر 50 جیسا ہے۔ یہ آیت بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۶۸	۱۷۹

نقش مثلث یہ ہے:

۷۸۶

۲۳۱	۲۲۶	۲۳۳
۲۳۲	۲۳۰	۲۲۸
۲۲۷	۲۳۴	۲۲۹

طریقہ نمبر 53

قرآن حکیم کی آیت ﴿لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ﴾ (آیت نمبر 6 سورۃ حدید، سپارہ نمبر 27) یہ آیت بھی سحر کے اثرات کو زائل کرنے میں مفید و موثر ہے۔ طریقہ علاج پہلے ہی طریقے کے مطابق ہے۔

نقش مربع یہ ہے:

۷۸۶

۶۷۰	۶۷۳	۶۷۶	۶۶۳
۶۷۵	۶۶۴	۶۶۹	۶۷۴
۶۶۵	۶۷۸	۶۷۱	۶۶۸
۶۷۲	۶۶۷	۶۶۶	۶۷۷

نقش مثلث یہ ہے:

۷۸۶

۸۹۶	۸۹۱	۸۹۸
۸۹۷	۸۹۵	۸۹۳
۸۹۲	۸۹۹	۸۹۴

طریقہ نمبر 54

قرآن حکیم کی آیت ﴿ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴾ (آیت نمبر 3، سورہ فتح، سپارہ نمبر 26) یہ آیت بھی راقم الحروف کے تجربے میں سحر کے اثرات کو زائل کرنے میں آئی ہے اور تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ طریقہ علاج وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۹	۲۲۲	۲۲۵	۲۱۲
۲۲۴	۲۱۳	۲۱۸	۲۲۳
۲۱۴	۲۲۷	۲۲۰	۲۱۷
۲۲۱	۲۱۶	۲۱۵	۲۲۶

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۴	۲۸۸	۲۹۶
۲۹۵	۲۹۳	۲۹۰
۲۸۹	۲۹۷	۲۹۲

طریقہ نمبر 55

قرآن حکیم کی آیت ﴿ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ، اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴾ (آیت نمبر 45، سورۃ مومن، سپارہ نمبر 24) اس کے ذریعہ بھی سحر زدہ کا علاج راقم الحروف کے تجربے میں آیا ہے اور ہمیشہ اسے موثر پایا ہے۔ طریقہ علاج پہلے ہی طریقے جیسا ہے۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸۹	۳۹۲	۳۹۶	۳۸۲
۳۹۵	۳۸۳	۳۸۸	۳۹۳
۳۸۴	۳۹۸	۳۹۰	۳۸۷
۳۹۱	۳۸۶	۳۸۵	۳۹۷

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۱	۵۰۵	۵۱۳
۵۱۲	۵۱۰	۵۰۷
۵۰۶	۵۱۴	۵۰۹

طریقہ نمبر 56

سات بتاشوں پر مندرجہ ذیل عزیمت سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ ایک بتاشہ عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ 7روز میں مریض کو آرام ملے گا اور سحر سے نجات ملے گی۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. اَھِیًّا اَشْرَاھِیًّا بحقِ یَا بَاسِطُ وَ بِحَقِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد وَ بِحَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ بِحَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وْ بِحَقِ یَا شمعُلُوْنِی.

اگر اس عزیمت کو سو مرتبہ چالیس روز تک پڑھ لیا جائے بہ نیت زکوۃ تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

طریقہ نمبر 57

ایک چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیت گلاب و زعفران سے لکھ کر سات روز تک مریض کو پلائیں۔ روزانہ نئی پلیٹ پر لکھیں اور ایک سات پلیٹوں پر لکھوا کر رکھ لیں۔ صبح کو 9 بجے پلیٹ دھو کر پلائیں اور گلاب کے سات پھولوں پر اس آیت کو ایک پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس پھول کو مریض کے پورے بدن پر ملیں اور مندرجہ ذیل نقش سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سات ہی روز میں سحر سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَ مَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ.

(آیت 102، سورہ بقرہ، سپارہ نمبر 1)

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۳۶۱	۳۵۵	۳۶۳
۳۶۲	۳۶۰	۳۵۷
۳۵۶	۳۶۴	۳۵۹

طریقہ نمبر 58

کیسا بھی جادو علوی ہو یا سفلی، کالا ہو میلا ہو ہر قسم کے جادو کو زائل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل عزیمت کو زرد رنگ کے کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ بارش کے پانی یا نہر کے پانی پر اس عزیمت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور سحر زدہ کو صبح و شام گیارہ دن تک پلائیں اور اتنی ہی تعداد میں سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور گیارہ دن تک اس تیل سے مریض کے سر پر مالش کریں۔ انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہوگا اتر جائے گا۔ اس عزیمت کو اگر سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گیارہ دن کے درمیان 3 مرتبہ غسل بھی اگر سحر زدہ کو کرا دیں تو اور بھی جلدی جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

یَا اِلٰھِیْ بَطَلَ السِّحْرُ بِحَقِ اٰدَمَ وَبَطَلَ السِّحْرُ بِحَقِ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ ھَارُوْنَ وَبَطَلَ السِّحْرُ بِحَقِ مُحَمَّدِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَبِحَقِ اَصْحَابِ لُوطٍ وَ بِحَقِ اَصْحَابِ بَدْرٍ بِحَقِ جَمِیْعِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ بِحَقِ جَمِیْعِ الْاَوْلِیَاءِ وَ بِحَقِ جَمِیْع

الْمُؤْمِنِيْنَ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

طریقہ نمبر 59

اس نقش کو سحر زدہ کو لگا تار 7 دن تک پلائے اور ایک نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

طریقہ نمبر 60

بسم اللہ کا یہ نقش جادو سے نجات کے لیے تیر بہدف ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے۔ ایک نقش تو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ سات گلاب وزعفران سے لکھ کر سات دن تک روزانہ ایک نقش مریض کو پلائیں اور سات نقش کالے کاغذ پر کچی پنسل سے لکھ کر مریض کے بدن پر مل کر اس کو جلا دیں اور مریض کو غسل کرا دیں۔ انشاء اللہ سات دن میں جادو سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

طریقہ نمبر 61

چار سو چالیس چنے کے دانے لیں۔ ہر ایک چنے پر ایک مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر چالیس چنے ابال کر ایک دن میں کھلائیں اور لگا تار 11 دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

دوسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی پر آیت کریمہ تین سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ آٹا گوندھتے وقت تھوڑا سا پانی اس بوتل میں سے ڈالیں۔ اس طرح ایک روٹی اس پڑھے ہوئے پانی کی پکا کر مریض کو کھلائیں۔ اس عمل کو بھی 11 دن تک جاری رکھیں۔ تیسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ کریں۔ اس آیت کا نقش مثلث بنا کر 11 عدد روزانہ ایک نقش 11 دن تک لگا تار پلایا کریں اور ایک نقش اسی آیت کا مربع نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈلوا دیں۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں مریض کو سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۷۹۲	۷۸۷	۷۹۴
۷۹۳	۷۹۱	۷۸۹
۷۸۸	۷۹۵	۷۹۰

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۵
۵۹۸	۵۸۶	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۷	۶۰۱	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۸	۶۰۰

Scanned by CamScanner

طریقہ نمبر 62

آسیب اور سحر دونوں کے لیے ایک نادر عمل نقل کیا جارہا ہے۔ یہ عمل ﴿ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ﴾ کا ہے۔ یہ آیت 24ویں سپارے کے پہلے ہی رکوع کی ہے۔ ایک بوتل یا نصف پانی پر اس کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اس کے بعد ایک سفید مرغ اذان دینے والا ہونا چاہیے۔ لیکن اگر آسیب زدہ یا سحر زدہ عورت ہو تو پھر سفید مرغی لینی چاہیے اور مرغی ایسی ہونی چاہیے جس نے کم سے کم ایک مرتبہ انڈا دیا ہو۔ اس مرغے یا مرغی کو ذبح کرلیں اور اس کی دائیں ٹانگ کو جدا کردیں اور بائیں بازو کو بھی الگ کرلیں اور پھر اس کو پکالیں۔ اس کو پکاتے وقت ان چیزوں کو استعمال کریں۔

دھنیا، سیاہ مرچ، مرغی کے انڈے کی زردی، سونٹھ، روغن زیتون، ورنہ گائے کے اصلی گھی میں پکائیں۔ ان کے علاوہ ذائقہ پیدا کرنے کے لیے حسب خواہش کچھ اور بھی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن یہ چیزیں ضروری ہیں اور ان کی مقدار حسب خواہش رکھنی چاہیے۔

نمبر ایک ایسا شخص جس کی ماں ہو باپ نہ ہو۔ نمبر دو ایسا شخص جس کا باپ ہو ماں نہ ہو۔ نمبر تین ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں نہ ہوں۔ نمبر چار ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں موجود ہوں۔ کھانا کھلانے کے بعد ان چاروں حضرات کے ہاتھ اسی بالٹی میں دھلوائیں۔ جس بالٹی میں مریض کے ہاتھ دھلوائے تھے اس کے بعد ایک چینی کی پلیٹ پر سورۃ کافروں کا نقش گلاب وزعفران سے لکھیں اور دوسری پلیٹ پر سورۃ قریش کا نقش لکھیں۔ پھر ان دونوں پلیٹوں کو دھوکر آدھا پانی مریض کو پلادیں۔

اور آدھا پانی اس بالٹی میں ڈال دیں۔ جس میں مریض کے اور چاروں حضرات کے ہاتھ دھلوائے گئے تھے۔ اس کے بعد اس پانی کو نیم گرم کر کے اگر سردی ہو تو تیز گرم کر کے مریض کو نہلا دیں اور اس کے بعد مریض کے گلے میں ﴿اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ﴾ کا نقش لکھ کر ڈالیں۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

سورہ کافرون کا نقش جو چینی کی پلیٹ پر لکھنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۵	۹۴۰	۹۴۷
۹۴۶	۹۴۴	۹۴۲
۹۴۱	۹۴۸	۹۴۳

تین دن تک مریض کو عصر اور مغرب کے درمیان اس عزیمت کو لکھ کر کاغذ کو کالے کپڑے میں لپیٹ کر پھر کوئلے جلا کر اس میں یہ کپڑا ڈال دیں اور مریض کو دھونی دیں۔ کوئلوں پر 21 دانے سیاہ مرچ کے اور کچھ لوبان بھی ڈالیں۔

عزیمت یہ ہے:حم س حم س بسم س بسم س احرقنا فرعون و ثمود و صھالع ہ ع ہ ع والھ ھا انشاءاللہ تین دن ہی میں جادواورٹونکے کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ نمبر 63

آسیب زدہ مریض یا سحر زدہ مریض کے لیے ایک اور نادر عمل نقل کیا جاتا ہے جس میں قدرے محنت تو زیادہ کرنی پڑتی ہے، لیکن اللہ کے فضل وکرم سے مریض سات دن ہی میں صحت مند ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اس سحر زدہ کے لیے یہ طریقہ علاج سودمند ثابت ہوتا ہے۔ جس پر سحر جنات کے ذریعہ مسلط کیا گیا ہو۔ مریض کے گلے میں آیت الکرسی اور اور سورہ فاتحہ کا نقش مشترک لکھ کر ڈالیں۔ دائیں بازو پر یَا خَالِقَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ لکھ کر باندھیں۔ بائیں بازو پر اصحاب کہف مندرجہ ذیل طریقے سے لکھ کر باندھیں۔

یملیخا، مکسلمینا، کشفوط ط، کشا فطیونس، ازذرفطیونس، تبیونس، یوانس بوس و کَلبھُمْ قطمیر و عَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَھٰدٰا کُمْ اَجْمَعِیْن۔ یاالٰہی بحرمت اسماء اصحاب کہف ہر قسم کہ آسیب ونظرِ بد وسحر ودروجویں رادفع شور اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

آیت لکرسی اور سورہ فاتحہ کا مشترک نقش یہ ہے:

۷۸۶

۲۲۶۵ / ۱۸۷	۲۲۶۸ / ۲۹	۲۲۷۱ / ۱۱۰	۲۲۵۷ / ۱۲۷
۲۲۷۰ / ۱۰۹	۲۲۵۸ / ۱۲۸	۲۲۶۳ / ۱۸۶	۲۲۶۹ / ۵۰
۲۲۵۹ / ۱۲۹	۲۲۷۲ / ۱۱۲	۲۲۶۶ / ۴۷	۲۲۶۴ / ۱۸۵
۲۲۶۷ / ۴۸	۲۲۶۲ / ۱۸۳	۲۲۶۰ / ۱۳۰	۲۲۷۴ / ۱۱۱

مریض کو تین دن تک ان چیزوں کی دھونی دو۔

کھجور کے درخت کے ریشے، ناریل کے ریشے، گدھے اور بلی کے ناخن ایک مرتبہ میں صرف ایک ایک اور مندرجہ ذیل عزیمت کا کاغذ پر لکھ کر کوئلے دہکا کر مریض کو ان سے دھونی دیں۔ عزیمت یہ ہے۔ سامسا بعلاج منه و مله و اسقه۔

مریض کو تین دن تک روٹی شہد سے کھلائیں۔ بقیہ چار دنوں میں بکرے کا گوشت کھلا سکتے ہیں۔ ورنہ سات دنوں تک صرف روٹی اور شہد پر قناعت کریں۔ ایک بوتل پانی پر سورۃ حشر کی آخری تین آیات سو مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں اور مریض کو صبح و شام یہ پانی پلائیں تو ساتویں دن تین رانگوں کا بکرا خریدیں۔ اس کو ذبح کر کے اس کا خون مریض کے گھر کے چاروں کونوں میں ڈلوادیں اور گوشت غریبوں میں بٹوادیں۔ البتہ اس کا سر مریض کے اوپر سے 7 مرتبہ اتار کر جنگل میں دبوادیں۔

اگر جادو حد سے زیادہ خطرناک ہو تو بکرے کے گوشت کا کچھ حصہ پکا کر سات فقیروں کو کھانا کھلائیں اور ہاتھ ایک بالٹی میں دھلوا کر اس پانی سے مریض کو ساتوے دن نہلا دیں۔ سات دن کے بعد مزید 21 دن تک مندرجہ ذیل آیات اور عزیمتِ گلاب وزعفران سے لکھ کر ایک بوتل میں گھول لیں۔ 21 دن تک یہ پانی مریض کو بعد نماز عشاء مریض کو پلاتے رہیں۔

مَعُوْذَتَین، سورۃ طارق، سورۃ حشر کی آخری 3 آیات آخر میں یہ کلمات لکھیں۔

طلعس باسم الله شافی و باسم الله کافی و بحق یا صمد یا احدیا فرد برحمتک یا ارحم الرحیم۔

زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں ۔ انشاء اللہ اس طریقۂ علاج سے کتنا بھی

خطرناک جادو یا جن کا اثر ہوگا سات دن میں زائل ہو جائے گا۔ احتیاطاً 21 روز تک مزید دوسرا پانی جس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ سوتے وقت مریض کو پلاتے رہیں۔

طریقہ نمبر 64

سحر آسیب سے حفاظت کے لیے اور اگر ان میں سے کسی بھی آفت کا شکار ہو جائے تو اس کو رفع کرنے کے لیے آیت الکرسی کا نقش بے حد موثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیا جائے یا دائیں بازو پر باندھ لیا جائے تو سحر اور آسیب سے حفاظت رہتی ہے۔ اگر اس نقش کو فریم کرا کر گھر میں آویزاں کریں یا تعویذ کی شکل میں گھر میں لٹکائیں تو وبائی امراض اور آفات ارض وسماوی سے حفاظت ہوتی ہے اور جس گھر میں آیت الکرسی کا نقش وہ وہ سحر و آسیب کی نجاستوں سے بھی پاک صاف ہو جاتا ہے۔ نقش یہ ہے:

۷۸۶

۴۵۵۸	۴۵۵۳	۴۵۶۰
۴۵۵۹	۴۵۵۷	۴۵۵۵
۴۵۵۴	۴۵۶۱	۴۵۵۶

طریقہ نمبر 65

آج کے پرفتن دور میں جب کہ حسد اور جلن عام اور جادو ٹونا عا[illegible]م ہو کر رہ گیا ہے اور کسی بھی شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے۔ ضروری ہے ہر شخص پہلے اپنی ہی حفاظت کی فکر کرے۔ نماز کی پابندی رکھے اور ہر فرض نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھنے کا معمول بنائے۔ رات کو سونے سے پہلے

تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے سوئے اور اپنے گھر میں حروف مقطعات کے اس نقش کو فریم کرا کر آویزاں کر لے۔ انشاء اللہ پورا مکان جادو ٹونے سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۳۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۷	۱۱۲۴	۱۱۳۰	۴	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۱۸	۱۱۲۵

طریقہ نمبر 66

حروف نورانی کا نقش بھی سحر کو رفع کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالنے سے سحر کے اثرات رفع ہو جاتے ہیں۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۲۳۲	۲۲۷	۲۳۴
۲۳۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

طریقہ نمبر 67

سفلی اور کالے جادو کی کاٹ بعض اکابر اسم یا ممیت کے ذریعہ بھی کیا کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ اس اسم کو 7 ہزار مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے جادو زدہ کو پلائیں اور اس پر دم بھی کریں۔ اگر کوئی شخص خود ہی سحر کی لپیٹ میں ہو تو پانی خود پڑھ کر پی لے اور خود ہی اپنے اوپر دم کر لے۔ اس عمل کو سات روز تک جاری رکھے اگر جمعرات سے شروع کرے تو افضل ہے۔ انشاء اللہ سات روز ہی میں جادو سے نجات ملے گی اور صحت عطا ہوگی۔ عمل کے شروع اور اخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔

اگر جادو زدہ کے گلے میں مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ یہ نقش بھی ڈالیں تو تاثیرِ عمل اور بڑھ جائے گی اور اور فائدے کے امکانات اور زیادہ ہو جائیں گے۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۵
۱۲۷	۱۱۶	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۷	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۸	۱۲۹

طریقہ نمبر 68

اسم "یَـا قَهَّـارُ" کا ورد بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں بے حد موثر اور ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اُس کے بعد 1863 مرتبہ "یَا قَهَّارُ" پڑھیں۔ آخر میں گیارہ مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھیں اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں۔ اس عمل کو بدھ کے دن شروع کر کے گیارہ دن تک لگاتار جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی سخت سے سخت اور مضر سے مضر جادو ہوگا رفع ہو جائے گا اور مریض کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت حاصل ہوگی۔

طریقہ نمبر 69

آج کل یہ خباثت عام ہوگئی ہے کہ فتنہ پرور اور حاسد قسم کے لوگ چلتے چلاتے کاروبار کو سفلی عمل کے ذریعے باندھ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اچھا خاصا کاروبار تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور انسان کا ہاتھ تنگ ہو جاتا ہے۔ قرض بڑھنے لگتا ہے۔ گھر میں معاشی تنگی شروع ہو جاتی ہے اور انسان کی عزت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ جو شخص یہ محسوس کرے کہ اس کی اور اس کے کاروبار کی بندش کر دی گئی ہے وہ روزانہ "یَا مُنْتَقِمُ" 640 مرتبہ پڑھے گا۔ آگے پیچھے درود شریف سات سات مرتبہ پڑھے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور ایک نقش دکان میں لٹکا دے۔ انشاء اللہ 21 دن کے اندر اندر بندش کھل جائے گی اور برے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

Scanned by CamScanner

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۶۸	۱۷۹

طریقہ نمبر 70

اسم ذات کے ذریعے بھی اکابرین نے سحر زدہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش 21 عدد کو لکھ کر سحر زدہ کو پینے کے لیے دیئے جائیں اور ایک نقش مربع مریض کے گلے میں ڈالا جائے۔ پلانے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۶	۱
۴۵	۲	۷	۱۲
۳	۴۸	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۷

طریقہ نمبر 71

اگر کوئی مہلک قسم کے جادو میں مبتلا ہو اور کسی طور نجات حاصل نہ ہو رہی ہو تو چہل کاف کے ذریعے اس کا علاج کیا جائے۔ انشاء اللہ جادو سے نجات ملے گی۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ چہل کاف 21 مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت مالش کرائیں اور ساتویں دن مریض کو نہلائیں۔ انشاء اللہ سات ہی روز میں نجات مل جائے گی۔ مندرجہ ذیل نقش پہلے ہی دن مریض کے گلے میں ڈالیں۔

چہل کاف یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم . كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنَ كَانَ كَلَكَ تُكِرُّ كَرا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدِ تَجَلّٰى مُشَكْشَكَةٍ كَلَكَ كَلَكَ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ يَا كَوْكَبَ الْفَلَكَ.

جو نقش گلے میں ڈالے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

طریقہ نمبر 72.

بعض حاسد یا مخالف قسم کے لوگ لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے پیغامات آنے بند ہو جاتے ہیں اور ان کی شادی کی عمر نکل جاتی ہے۔ اگر کسی لڑکی کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ اس کے رشتوں کی بندش کر دی گئی ہے اور اس کے پیغامات موصول نہیں ہو رہے ہوں یا موصول ہونے کے بعد ختم ہو جاتے ہوں تو جمعہ کے دن ساعتِ زہرہ میں مندرجہ ذیل نقش 7 عدد لکھ کر رکھ لیں اور روزانہ گیارہ بجے دن میں لڑکی کو اس نقش سے غسل کرائیں۔ طریقہ غسل یہ ہے کہ اس نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کھولائیں۔ اس کے بعد اس کی گرمی اور حدت جب کچھ کم ہو جائے تو اس پانی سے لڑکی کو غسل کرا دیں۔ آٹھویں دن ساعتِ زہرہ میں پھر دو نقش لکھ کر ایک کسی پھلدار درخت پر باندھیں اور ایک لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ جلد ہی کسی جگہ بات پکی ہو جائے گی۔

تعویذ یہ ہے:

ط۱۱۱حاضر۱۱۱ ۱۱۹ ۱۱ ۱۱۱ ۱۱ ۹ ۱۱۱ ۵ح

۱۱ء ۱۸۸ ۸۸۸ ۱۱ ۱۱۸ ۱۱ ۶

یااللہ جل جلالہ بہ برکت ایں تعویذ پیغام نکاح موصول شد

طریقہ نمبر 73

حزب البحر کا نقش بھی جادو کا اثر زائل کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ 4 نقش لکھے جائیں۔ تین نقش کالی روشنائی سے لکھے جائیں اور ایک نقش زعفران سے لکھا جائے۔ زعفران والے نقش کو بوتل میں ڈال کر پانی بھر دیں۔ پھر مریض کو صبح و

شام 7 روز تک یہ پانی پلائیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ ایک نقش مریض کے سرہانے کی طرف باندھ دیں۔ اور ایک نقش مریض جہاں لیٹا ہوا اس کے اوپر چھت وغیرہ میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات عطا ہو گی۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

١٠٣٦٢٩٣	١٠٣٢٩٦	١٠٣٦٢٩٩	١٠٣٦١٨٦
١٠٣٦٢٩٨	١٠٣٦٢٨٧	١٠٣٦٢٩٢	١٠٣٦٩٧
١٠٣٦٢٨٨	١٠٣٦٣٠١	١٠٣٦٢٩٣	١٠٣٦٢٩١
١٠٣٦٢٩٥	١٠٣٦٢٩٠	١٠٣٦٢٨٩	١٠٣٦٣٠٠

طریقہ نمبر 74

اگر کوئی شخص علوی یا سفلی میں مبتلا ہو تو بعد نمازِ فجر 41 مرتبہ یہ آیت پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے ہاتھ بدن پر پھیرے۔ انشاء اللہ 11 دن میں سحر سے چھٹکارا ملے گا۔ اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔

آیت یہ ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ.. (آیت نمبر ۹ سورۃ یٰسین)

طریقہ نمبر 75

سفلی اور میلے علم کی کاٹ کے لیے ایک سفلی عمل بزرگوں سے یہ بھی منقول ہے
طریقہ علاج یہ ہے کہ نیچے دی گئی عبارت کو 21 مرتبہ سرسوں کے دانوں پر پڑھ کر گھر کے تمام گوشوں میں یہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت اس کی مالش مریض کو کرائیں۔ پورے جسم پر تیل کی مالش کریں۔ صبح کو مریض کو روزانہ نہلا دیں۔ 7 دن لگا تار ایسا کریں۔ نہلانے کے بعد روزانہ پڑھا ہوا پانی پلائیں۔ پانی پر بھی 21 مرتبہ یہ عبارت پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور اس عبارت کے تین نقشے پیر کے دن ساعتِ قمر میں لکھ کر ایک مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ایک گھر کی چھت پر لٹکائیں، ایک دروازے کی چوکھٹ پر گاڑھ دیں۔ انشاء اللہ سات دن میں فائدہ ہوگا اور جادو اتر جائے گا، بلکہ جادو کرنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

عبارت یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بند بند سحر بند، اثر بند، آسیب بند، کرتوت بند، دشمن کا دماغ بند، دشمن کا دل بند، دشمن کا ہاتھ بند، دشمن کا پیر بند، دشمن کا وار بند بحق حضرت علیؑ و بحق یا ولی یا علی لا الہ الا اللہ کی کھائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دھائی. العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ.

طریقہ نمبر 76

عملیات کی لائن میں ایک عمل ''عقدِ فرج'' بھی ہوتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے عورت کو بیکار کر دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے شوہر سے صحبت نہیں کرتی، بلکہ اسے صحبت سے

نفرت اور وحشت ہوتی ہے۔ اگر کسی عورت پر اس طرح کے اثرات محسوس ہوں تو اس عورت کے لیے ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل آیت ستر مرتبہ لکھ کر بوتل میں ڈال لیں اور اس بوتل میں پانی بھر لیں۔ روزانہ صبح و شام اس بوتل کا پانی کسی گلاس میں نکال کر چند قطرے شہد کے ڈالیں اور عورت کو پلا دیں۔ انشاء اللہ 7 ہی روز میں ''عقدِ فرج'' سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے:

اِمْرَاَةَ نُوْحٍ وَّامْرَاَةَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا الصَّالِحِيْن.

(آیت نمبر 9، سورۃ تحریم، سپارہ نمبر 28)

طریقہ نمبر 77

حضرت خواجہ بختیار کاکی ''سحر کو رفع کرنے کے لیے یہ نقش دیا کرتے تھے اور اللہ کے فضل و کرم سے مریض صرف ایک ہی نقش سے شفایاب ہو جاتا تھا۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۲۴۴	۲۵۸	۲۵۵	۲۵۱
۲۵۶	۲۵۰	۲۴۵	۲۵۷
۲۴۹	۲۵۳	۲۶۰	۲۴۶
۲۵۹	۲۴۷	۲۴۸	۲۵۴

طریقہ نمبر 78

حضرت مولانا نظام الدین اولیاءؒ سورہ مزمل کے ذریعے جادو کا علاج کیا کرتے تھے۔ سورۃ مزمل پانی پر دم کر کے مریض کو دیا کرتے تھے۔ صبح وشام مریض پر پانی پر دم کر کے مریض کو دیا کرتے تھے۔ صبح وشام مریض یہ پانی پینے سے جادو کے اثرات سے نجات پا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص سورۃ مزمل کو روزانہ پڑھے گا اور اس کو اپنے پاس لکھ کر رکھے گا، اس پر کوئی بلا نازل نہیں ہوگی۔ خدا کی مخلوق کی نظروں میں وہ ذی عزت ہوگا۔ اللہ اس کو اپنا ولی بنائے گا اور اس سورۃ کی پابندی سے تلاوت کرنے والے پر آسیب وسحر اثر انداز نہیں ہوں گے۔

طریقہ نمبر 79

اگر کوئی سحر زدہ شخص عشاء کی نماز کے بعد بیت اللہ کی طرح رخ کرے 11 سو مرتبہ یَا سُبُّوحُ یَا قُدُّوس یَا وَدُودُ یَا ذُوالْجلال پڑھے گا تو انشاء اللہ 21 روز میں اس کو سحر کے اثرات سے نجات نصیب ہوگی۔

طریقہ نمبر 80

سفید کاغذ پر عبارت کالی روشنائی سے لکھیں۔ یَا قَاهِرُ ذَ الْبَطْشِ الشَّدِيدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ اس کو مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ دوسرے کاغذ پر یہ عبارت لکھیں: يَا مُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانُهٗ يَا مُذِلُّ کو مریض کے بائیں بازو پر باندھیں اور یہ دونوں عبارتیں لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ دس دن کے اندر سحر کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

طریقہ نمبر 81

جو بھی یہ نقش بنا کر گلے میں ڈال لیا کرتا تھا اور بفضل خداوندی ٹھیک ہو جاتا تھا۔

الٰہی، رحم کن، کرم کن، برحال فلاں ابن فلاں

اِنَّکَ غَفُوْرُ الرَّحِيمِ. اِنَّکَ سَمِيْعٌ مُجِيْبٌ وَ اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ.

طریقہ نمبر 82

جناب محدث دہلویؒ مسحور پر 3 مرتبہ سورۃ فاتحہ، 3 مرتبہ سورۃ اخلاص اور تین تین مرتبہ معوذتین پڑھ کر دم کرتے تھے۔ لگاتار 7 دن اس عمل کی برکت سے سحر دفع ہو جاتا تھا۔

طریقہ نمبر 83

قرآن حکیم کی 33 آیات ایسی ہیں اگر ان کو روزانہ پڑھ لیا جائے تو جادو سے حفاظت ہوتی ہے اور اگر جادو کے زیر اثر ہو تو بفضلِ خداوندی جادو سے نجات مل جاتی ہے۔

وہ آیات یہ ہیں۔

الٓمٓ. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ. اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

اَللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوم لاَ تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلاَ نَوْم لَہٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلاَّ بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ
مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلاَ یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلاَّ بِمَا
شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلاَ یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ
الْعَلِیُّ الْعَظِیْم لاَ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ
یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی. لاَ
انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْم. اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْن اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیَآءُ ھُمُ الطَّاغُوْتُ
یُخْرِجُھُمْ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُوْلٰئِکَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ.

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ
تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہ فَیَغْفِرُلِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَشَاءُ
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لاَ نُفَرِّقُ بَیْنَ
اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ
الْمَصِیْرُ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلاَّ وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا
اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَانَا رَبَّنَا وَلاَ تحمِلْ
عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا
لا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا

عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْن.

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلِ النَّھَارِ یُطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ آلا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ
اللّٰہُ رَبّ الْعٰلِمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَ خُفْیَۃً اِنَّہٗ لاَ یُحِبُّ
الْمُعْتَدِیْنَ وَلاَ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلاَحِھَا وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّ
طَمَعًا اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ قَرِیْب مِّنَ الْمُحْسِنِیْن قُلْ ادْعُو اللّٰہَ
اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ . اَیَّامًا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَلاَ تَجْھَرْ
بِصَلاَتِکَ وَلاَ تَخَافِتْ بِھَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا .

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکَ فِی
الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیّ مِّنَ الذُّلِّوَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّاط فَالزّٰاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا اِنَّ اِلٰھَکُمْ
لِوَاحِد رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا
زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیا بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِب وَ حِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ
مَارِدٍ لاَ یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَ یُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ
دُحُوْرًا وَّلَھُمْ عَذَاب وَّاصِبُ اِلاَّ مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَۃَ فَاَتْبَعَہٗ
شِھَاب ثَاقِب فَاسْتَفْتِھِمْ اَھُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنَا
ھُمْ مِنْ طِیْنٍ لاَّ زِب.

یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِ … سِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا.

طریقہ نمبر 84

علامہ شیخ ابوالعباس احمد ابن علی بونیؒ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کے چار اسماء کا نقش آتشی چال سے سحر کو دفع کرنے میں بے حد مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ آتشی چال سے ان اسماء کا نقش چار طریقوں سے تیار کیا جائے ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش دائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش جہاں مریض لیٹتا ہے وہاں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ دس دن کے اندر اندر مریض کو سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

نقش اس طرح بنائیں:

بحق یا ممیت — بحق یا منتقم

الله	الكريم	الرحيم	الرحمن
الرحيم	الرحمن	الله	الكريم
الرحمن	الرحيم	الكريم	الله
الكريم	الله	الرحمن	الرحيم

بحق یا مذل — بحق یا قهار

بحق منتقم — بحق یا مذل

الرحمن	الله	الكريم	الرحيم
الكريم	الرحيم	الرحمن	الله
الرحيم	الكريم	الله	الرحمن
الله	الرحمن	الرحيم	الكريم

بحق یا قهار — بحق یاممیت

بحق یا مذل — بحق یا قهار

الكريم	الله	الرحمن	الرحيم
الرحمن	الرحيم	الكريم	الله
الرحيم	الرحمن	الله	الكريم
الله	الكريم	الرحيم	الرحمن

بحق یا ممیت — بحق یا منتقم

بحق یا قهار — بحق یا ممیت

الله	الرحمن	الرحيم	الكريم
الرحيم	الكريم	الله	الرحمن
الكريم	الرحيم	الرحمن	الله
الرحمن	الله	الكريم	الرحيم

بحق یامنتقم — بحق یا مذل

یہ عمل جلالی اور جمالی اسماءالٰہی کا مرکب اور مشترک عمل ہے اور ہر مزاج کے مریض کوراس آ تا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی جادو میں مبتلا ہوتو اس عمل کے ذریعہ علاج کرکے فائدہ اٹھائیں۔

طریقہ نمبر 85

نقش حروف نورانی کے ذریعہ بھی سحر کورفع کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور بفضل

خداوندی موثر ثابت ہوتا ہے۔ ان حروف کا مزاج مربع نقش گلے میں ڈالنا چاہیے۔

مربع نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳	۱۷۶	۱۷۹	۱۶۵
۱۷۸	۱۶۶	۱۷۲	۱۷۷
۱۵۷	۱۸۱	۱۷۴	۱۷۱
۱۷۵	۱۷۰	۱۶۸	۱۸۰

اور پینے کے لیے مثلث کے 9 نقش بنا کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو پلوائیں۔ انشاءاللہ 9 دن میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

نقشِ مثلث یہ ہے۔ اس کو گلاب وزعفران سے لکھیں۔

۷۸۶

۳۳۲	۲۲۷	۳۳۴
۳۳۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

طریقہ نمبر 86

سات سچے موتی لیں ہر ایک موتی پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرکے ایک بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر دیں۔ یہ پانی مریض کو صبح وشام سات دن تک پلائیں۔ آٹھویں دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بنوا کر مریض کو

پہنا دیں اور چھ موتی الگ الگ کنوؤں میں ڈال دیں۔ کنواں مسجد کا ہوتو بہتر ہے۔ انشاءاللہ جادو کے اثرات زائل ہو جائیں گے اور آئندہ جب تک یہ انگوٹھی انگلی میں رہے گی۔ جادو نہیں ہو سکے گا۔

طریقہ نمبر 87

جست کے ٹکڑے میں حروف مقطعات کندہ کرا کر اسے کسی برتن میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں، پھر یہ پانی صبح وشام سحرزدہ کو پلائیں۔ انشاءاللہ 92 دن میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ نمبر 88

ایک نیلے رنگ کی بوتل لیں، اس میں پانی بھر دیں۔ پھر اس پر کسی بھی دن نمازِ فجر کے بعد سورۃ رحمٰن پڑھ کر دم کر دیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر یہ بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ صبح 8 بجے سے شام 5 بجے سورج چھپنے تک اسے دھوپ میں رکھیں۔ یہ پانی سحر جادو ٹونے اور پاگل پن کو رفع کرنے میں انشاءاللہ مفید اور موثر ثابت ہوگا۔ یہ پانی دن میں تین تین مرتبہ پلائیں اور صبح کو نہار منہ رات کو سونے سے پہلے اور دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد انشاءاللہ ایک ماہ میں پوری طرح سحر کے اثرات سے اور جنوں کی کیفیت سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ نمبر 89

اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی جادو زدہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ اسمِ مبارک کا مربع نقش گلے میں ڈالیں اور مثلث نقش 9 دن تک لگاتار بعد نماز فجر پلائیں۔ انشاءاللہ جادو سے نجات ہوگی۔ نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۴	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۲۷	۳۵	۳۰

طریقہ نمبر 90

سورہ یٰسین کی آیت جسے سورہ یٰسین کا دل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ راقم الحروف کا تیس سالہ تجربہ بتاتا ہے کہ جادو پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بہت ہی محتاط انداز ے کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اس آیت کریمہ کے نقوش کے ذریعہ میں نے اب تک دس ہزار سے زیادہ لوگوں کا علاج کیا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے اکثر لوگوں کو جادو کے اثرات سے نجات مل گئی ہے۔ اس آیت کریمہ کی تاثیرات سے پوری طرح مستفیض ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی جمعرات سے زکوٰۃ کی

شروعات کی جائے اور 3125 مرتبہ روزانہ پڑھ کر 40 دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ چالیس دن میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد روزانہ سو مرتبہ اس آیت کو ورد میں رکھیں۔ آیت یہ ہے۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ۔

جب کسی جادو زدہ کا علاج کرنا ہو تو سات چھوارے لے کر 25 مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کریں اور سات کنوؤں کا پانی لیں یا سات مسجدوں کے حوضوں کا پانی لیں یا سات ایسی مسجدوں سے پانی لائیں جہاں کنواں بھرہوا۔ یہ ساتوں پانی ایک بوتل کے اندر ہوں۔ اس ایک بوتل پانی پر دو سو مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں کر سات سات مرتبہ شروع اور آخیر میں درود شریف بھی پڑھیں اور پانی پر دم کردے۔ یہ پانی سات دن تک نہار منہ اور سونے سے پہلے مریض کو پلائیں۔ چھوارہ عصر کے بعد مریض کو کھلائیں اور اس کے فوراً بعد مذکورہ آیت کا نقش مثلث پانی میں گھول کر پلا دیں۔ اس نقش کو پلانے سے ایک گھنٹے پہلے پانی میں گھول دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

اس طرح کے سات نقش گلاب وزعفران سے لکھے جائیں۔ سات دن میں چھوارے بھی نمٹ جائیں گے اور نقش بھی اور بوتل والا پانی بھی جس دن علاج شروع کریں، اسی دن سرسوں کے تیل پر دو سو مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر دم کر دیں اور

روزانہ سوتے وقت مریض کے جسم پر اس تیل کی مالش کریں۔ پوشیدہ مقامات کو چھوڑ کر جسم کے ہر ہر حصے پر تیل لگائیں۔ سات راتوں تک ایسا کریں جس دن چھوارے پانی اور نقوش ختم ہو جائیں، اس دن مریض کو غسل کرادیں اور غسل کے بعد مذکورہ آیت کا مربع نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ کتنا بھی خطرناک جادو ہوگا ایک ہفتے میں ختم ہو جائے گا اور مریض تندرست ہو جائے گا۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۶	۲۱۵	۲۱۸	۲۰۴
۲۱۷	۲۰۵	۲۱۱	۲۱۶
۲۰۶	۲۲۰	۲۱۳	۲۱۰
۲۱۴	۲۰۹	۲۰۷	۳۱۹

طریقہ نمبر 91

اگر کسی شخص پر سفلی عمل کرادیا گیا ہو اور اس کی جان خطرے میں ہو تو بعد نماز مغرب اس کے سامنے بیٹھ کر عامل کو چاہیے کہ حصار قطبی بآواز بلند پڑھے اتنی آواز سے کہ مریض سنتا رہے اور یہ عمل صرف تین دن لگاتار کرے۔ انشاء اللہ جادو ٹونے سے نجات مل جائے گی۔

حصار قطبی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ یَا میکائیل یا میکائیل

یا میکائیل مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا یَغْشٰی طَائِفَةً مِنْکُمْ وَ طَائِفَةٌ یَا رَفْتَمَائِیل رَفْتَمَائِیْل قَدْ اَهَمَّتْهُمْ انفسهم یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرِ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ یَا سَرْطَائِیْلُ یَا سَرْطَائِیْل یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا قُتِلْنَا یا امرائیل یا امرائیل یا امرائیل هٰهُنَا قُلْ لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ یَا اسرَافِیْل یا اسرَافِیْل یا اسرَافِیْل اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ یَا دردَائیلُ یَا دردائِیلُ یا دردائیل وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر. اَهْیَا اِشْرَاهِیَا علیقًا ملیقًا تلیقًا خَالقًا مَخْلوقًا بحقک هایا عین صادو بحق حامیم عین سین قاف وبحق اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن. بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْن.

اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کریں اور سات مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں۔ اوّل وآخر ایک ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھیں۔ لگا تار چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔ 41 ویں دن دودھ کی کھیر بنائیں اور گیارہ نمازیوں کو کھلائیں۔ انشاء اللہ زکوۃ ادا ہوگی۔ چونکہ حصار قطبی باموکل ہے۔ اس لیے چالیس دن تک ترک جمالی کو ملحوظ رکھیں اور دوران پڑھائی سستی اور غفلت کو قریب نہ بھٹکنے دیں۔ یہ حصار قطبی اور بھی بے شمار چیزوں میں کام آئے گا اور سب سے بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ اس کے عامل سے جنات اس طرح

ڈرتے ہیں جس طرح عوام الناس جنات سے ڈرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص حصار قطبی کا عامل ہوگا وہ روحانی طور پر بادشاہ کہلانے کا حق دار ہے۔

طریقہ نمبر 92

کیسا بھی سفلی علم ہو اور کیسا بھی خطرناک سے خطرناک جادو ہو۔ انشاء اللہ رفع ہوگا۔ یہ جادو اگر جنات کے ذریعہ بھی کرایا گیا ہوگا تب بھی انشاء اللہ اس کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے مریض کے گلے میں اسمائے الٰہی اَلْغَنِی، اَلشَّافِی، الکافی کا نقش مربع آتشی چال سے تیار کر کے ڈال دیا جائے۔

جو اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۹۰	۳۹۳	۳۹۶	۳۸۳
۳۹۵	۳۸۴	۳۸۹	۳۹۴
۳۸۵	۳۹۸	۳۹۱	۳۸۸
۳۹۲	۳۸۷	۳۸۶	۳۹۷

دوسرا کام یہ کریں کہ سات حروف وای وال گلاب وزعفران سے لکھ کر آبِ زمزم، آبِ بارش یا سفید گائے کے دودھ میں تحلیل کر کے 3 دن تک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔ اس طرح ان حروف کو 9 کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر رکھ لیں۔

تیسرا کام یہ کریں کہ کالی گائے کا سینگ تقریباً ایک انچ حاصل کریں۔ اس کا برادہ بنالیں۔ دس گرام نئی روئی لیں۔ 25 گرام بنولہ، 25 گرام لوبان لیں، 25

Scanned by CamScanner

گرام سیاہ کمیونی لیں، اگر سیاہ کمیونی حاصل نہ ہو تو 25 گرام سیاہ مرچ لیں۔ ان سب چیزوں کو ملا کر ان کے 3 حصے کرلیں اور 3 دن تک مریض کو بعد نماز عصر ان سے دھونی دیں۔ دھونی کا طریقہ عام فہم ہے۔ کوئلے کسی برتن میں دہکا کر اس میں یہ چیز ڈال کر جو دھواں نکلے وہ مریض کے جسم سے گزاریں۔ انشاء اللہ تین ہی دن میں جادو کا اثر ٹوٹ جائے گا۔

طریقہ نمبر 93

جادو کے اثرات کو زائل کرنے کا ایک نادر طریقہ یہ ہے کہ اللہ محمد ؐ کے مشترک اعداد سے ایک نقش مربع تیار کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔

مشترک نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹	۴۲	۴۵	۳۲
۴۴	۳۳	۳۸	۴۳
۳۴	۴۷	۴۰	۳۷
۴۱	۳۶	۳۵	۴۶

ان ہی اسماء مبارکہ کے مشترک نقش مثلث 14 عدد تیار کیے جائیں اور مریض کو سات دن تک صبح و شام دو نقش روزانہ دودھ میں گھول کر پلائیں

مشترکہ نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴	۴۸	۵۶
۵۵	۵۳	۵۰
۴۹	۵۷	۵۲

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ کریں، کہ ایک بوتل ایک چھٹانک نیا لوہا، ایک تولہ نیل کھیتوں میں سے ایک ہی طرح کے اناج و گندم، جو، چنا باجرہ وغیرہ میں سے ایک ایک شاخ توڑ لیں۔ پھر ان سب چیزوں کو آدھے میٹر کالے کپڑے میں پوٹلی بنا کر مریض کے سر سے پیر کی طرف 7 مرتبہ اتار کر جنگل میں دبا دیں۔ اس کے بعد مذکورہ علاج کریں۔ انشاء اللہ جادو کے برے اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ نمبر 94

مریض سے 3 کوری ہانڈی ڈھکن سمیت منگائیں اور تین پاو ارد ثابت منگائیں۔ الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤ ارد پر سات مرتبہ یہ آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔

فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرَ اِنَّ اللّٰهُ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهُ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ بطل السحرُ بِاِذْنِ اللّٰه بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰه

اور ہر تھیلی میں یہ نقش بھی لکھ کر ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے 3 مرتبہ اتاریں۔ یا مریض کے ہاتھوں سے ارد اور تعویذ ہانڈی میں ڈلوائیں۔ ایک دن میں ایک ہانڈی درمیانی آنچ پر پکائیں۔ ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگا دیں۔ ہانڈی میں ارد اور تعویذ کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں۔ 45 منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چولہے سے اتار دیں۔ اور جب یہ ٹھنڈی ہو جائے تو اس کو لے جا کر جنگل میں دفن کر دیں۔ لگا تار 3 دن یہ عمل کریں۔ تیسرے دن ہانڈی کے دن ہونے کے بعد مریض کو غسل دیں اور یہ تعویذ اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۱	۶۸۴	۶۸۸	۶۷۴
۶۸۷	۶۷۵	۶۸۰	۶۸۵
۶۷۶	۶۹۰	۶۸۲	۶۷۹
۶۸۳	۶۷۸	۶۷۷	۶۸۹

طریقہ نمبر 95

ایک بوتل پانی پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ، سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح و شام یہ پانی سات دن تک پلائیں۔ سورۃ فاتحہ کے چار چالوں سے چار نقش تیار کر کے رکھ لیں۔ نمبر 1 نقش مریض کے گلے میں ڈلوائیں، ۲۴ گھنٹے کے بعد اس کو اُتار کے آٹے میں گولہ بنا کر ڈور سمیت پانی میں پھینک دیں۔

پھر نمبر 2 نقش مریض کے گلے میں ڈالیں چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو اُتار کر کہیں جنگل میں دبا دیں۔ اور تیسرا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو اُتار کر کسی بیری کے درخت پر باندھ دیں۔ اور چوتھا نقش گلے میں ڈال دیں۔ اس نقش کو چالیس دن تک کم سے کم باندھے رکھیں۔ انشاء اللہ سحر رفع ہو گا۔

تمام نقوش کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں۔

طریقہ نمبر 96

''ہفت سلام'' کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ سات دن کا علاج ہوتا ہے۔

پہلے دن سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ الرَّحِیْمٍ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

دوسرے دن۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْن کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

تیسرے دن۔ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْم کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

چوتھے دن۔ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهَارُوْن کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

پانچویں دن۔ سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔

چھٹے دن۔ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِین کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور

مغرب کے درمیان۔

ساتویں دن۔ سَلامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں عصر اور مغرب کے درمیان۔

بالترتیب ان کے نقوش یہ ہیں۔ ہفت اسلام کا دوسرا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۱ ۸۷۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

۲ ۸۷۶

۲۰۷	۲۰۲	۲۰۹
۲۰۸	۲۰۶	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۰	۲۰۵

۳ ۸۷۶

۱۶۵	۱۶۰	۱۶۷
۱۶۵	۱۶۴	۱۶۲
۱۶۱	۱۶۴	۱۶۳

۴ ۸۷۶

۲۲۱	۲۱۲	۲۲۳
۲۲۲	۲۲۰	۲۱۸
۲۱۷	۲۲۴	۲۱۹

۵ ۸۷۶

۱۳۳	۱۲۷	۱۳۵
۱۳۴	۱۳۲	۱۲۹
۱۲۸	۱۳۶	۱۳۱

۶ ۸۷۶

۲۲۱	۲۱۶	۲۲۳
۲۲۲	۲۲۰	۲۱۸
۲۱۷	۲۲۴	۲۱۹

۷ ۸۷۶

۱۹۹	۱۹۴	۲۰۱
۲۰۰	۱۹۸	۱۹۶
۱۹۵	۲۰۲	۱۹۷

اس کے بعد ان ساتوں سلام کا مجموعی مربع نقش سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

مجموعی مربع نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵۶	۱۰۶۰	۱۰۶۳	۱۰۴۹
۱۰۶۲	۱۰۵۰	۱۰۵۵	۱۰۶۱
۱۰۵۱	۱۰۴۵	۱۰۵۷	۱۰۵۴
۱۰۵۹	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۶۴

طریقہ نمبر 97

سورہ جن کے نقش کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے، اانقش پلیٹ پر لکھ کر، پلیٹ کو دھو کر، مریض کو صبح آٹھ اور دس بجے کے درمیان پلائیں اور ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

طریقہ نمبر 98

آیت سحر کے ذریعہ علاج کا ایک اور طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ سب سے پہلے بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں، جہاں بارش کا پانی جمع ہوتے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

طریقہ جمع کرنے کا یہ ہے کہ جب بارش ہو تو برتن ایسے مقام پر رکھ دیں کہ وہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ کسی ایسے کنوئیں سے پانی نکالیں کہ جو کنواں آباد نہ ہو۔ یا عام طور پر استعمال میں نہ آتا ہو۔ ایسا کنواں نہ ہو تو پھر اس تالاب کا پانی مجبوراً لے لیں، جس میں دھوبی کپڑے نہ دھوتے ہوں۔ ان دونوں پانیوں کو ایک جگہ کر لیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل نقش جو دراصل آیتِ سحر کا نقش ہے کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور اس میں ۱۴ پتے کسی ایسے درخت کے ڈال دیں۔ جس کے پھل کھانے میں نہ آتے ہوں۔ جب اس میں کھدے پڑ جائیں تو پانی کو چولہے پر سے اُتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے بعد سحر زدہ انسان کو جنگل لے جائیں، اور کسی تالاب کے کنارے میں لے جائیں، اور اس کو پانی میں کھڑا کر دیں۔ پانی اس کے گھٹنوں تک آ جانا چاہیے۔ اس کے سر پر پانی ڈالیں۔ غسل کے بعد گھر آ کر اس کے گلے میں یہی نقش کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور بوتل پانی پر آیتِ سحر سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات دن تک صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاءاللہ سات دن مکمل آرام مل جائے گا۔ اور جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۹۷۶	۹۷۹	۹۸۳	۹۶۹
۹۸۲	۹۷۰	۹۷۵	۹۸۰
۹۷۱	۹۸۵	۹۷۷	۹۷۴
۹۷۸	۹۷۳	۹۷۲	۹۸۴

آیت سحر یہ ہے۔ فَلَمَّا جَآءَ السَّحرۃُ قَالَ لَھُمْ مُوْسٰی اَلْقُوْا مَآ اَنْتُم مُلْقُوْنَ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُم بِہِ السِّحرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَایُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفسِدِیْنَ.

طریقہ نمبر 99

اکابرین سے ایک یہ طریقہ سحر کو اُتارنے کا منقول ہے کہ ۱۴۱ اگربتی لیں۔ ہر ایک اگربتی پر وَاِذَ بَطَشْتُم جَبَّا رِیْنَ. گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ صبح و شام ایک اگربتی مریض کے سرہانے جلائیں۔ اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ جس وقت اگربتی جل کر ختم ہو جائے اس وقت اس پانی کا ایک دو گھونٹ مریض کو پلا دیں۔ اگربتی کے نیچے کوئی مٹی کا برتن رکھیں، تاکہ راکھ محفوظ کی جا سکے۔ ۱۴۱ اگربتیاں ۲۰ دن میں ختم ہو جائیں گی۔ ان سب کی راکھ جمع کر کے رکھ لیں۔ اور ۲۱ ویں دن مریض غسل کانہ میں جا کر اس کی راکھ اپنے پورے بدن پر ملے۔ پوشیدہ مقامات چھوڑ دے۔ راکھ زیادہ سے زیادہ سینے اور دل پر لگائے۔ چند منٹ کے بعد غسل کر لے۔ انشاءاللہ جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

آیت کریمہ کا نقش یہ ہے:

۷۸۶

۳۶۶	۳۶۹	۳۶۲	۳۵۹
۳۷۱	۳۶۰	۳۶۵	۳۷۰
۳۶۱	۳۷۴	۳۶۷	۳۶۴
۳۶۸	۳۶۳	۳۶۲	۳۷۳

Scanned by CamScanner

طریقہ نمبر 100

آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ کا نقش ہر مشکل ہر دشواری اور ہر طرح کے سحر کو رفع کرنے کے لیے اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ ایک نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں۔ پھر صبح وشام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ ایک نقش کالے کپڑے میں لپیٹ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ بہت جلد سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۶
۵۹۸	۵۸۷	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۸	۶۰۱	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۹	۶۰۰

دفعیہ سحر کے لیے چند دعائیں

تہذیب آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں علامہ مجلسیؒ لکھتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کو کسی جادوگر یا ظالم کا خوف ہو تو نماز تہجد اور نماز صبح سے پہلے اُس شخص کے مکان کی طرف منہ کر کے سات مرتبہ یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللہ سنشد عصدک باخیک و نجعل لکما سلطانا فلایصلون الیکما بایاتنا انتما ومن اتبعکما الغالبون یعنی اللہ تعالیٰ کے نام

سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ذات پر بھروسہ سے بہت جلد ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعہ سے قوت پہنچائیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عنایت کریں گے، کفار تمہاری گرد کو بھی نہ پہنچیں گے، تم دونوں اپنے پیروکاروں سمیت ہماری نشانیوں کی وجہ سے غالب رہو گے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت جبرائیلؑ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ لبید عاصم یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر المومنینؑ کو حکم دیا کہ فلاں کنویں پر جا کر وہ جادو نکال لائیں حضرت علیؑ حسب الحکم وہاں تشریف لے گئے، کنویں میں اترے اور پانی کی تہہ سے ڈبہ نکال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا، اس ڈبے میں ایک کمان کا چلہ تھا، جس پر گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں اس وقت حضرت جبرائیلؑ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق منجانب پروردگار پہنچائیں، حضرت پرسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ یا علیؑ! ان دونوں سورتوں کو ان گرہوں پر پڑھو، حضرت علیؑ نے بالتعمیل ارشاد پڑھانا شروع کیا، جب ایک آیت پڑھ چکتے تھے ایک گرہ خود بخود کھل جاتی تھی۔ دونوں سورتوں کا ختم ہونا تھا کہ گرہیں کھل گئیں اور جادو کا اثر جاتا رہا۔

- بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نظر بد بھی تاثیر رکھتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نظر بد لوگوں کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کسی کی کوئی چیز پسند آئے تو اللہ اکبر کہے۔
- ایک اور روایت ہے حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ میری نظر کسی چیز میں اثر کرے گی تو اسے چاہیے کہ تین مرتبہ کہے

مَاشَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِیِّ الْعَظِیْم

- فرمایا جب کوئی خوبصورت شخص گھر سے باہر جانا چاہے تو سورۃ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر جائے: نظر نہیں لگے گی۔
- ایک اور روایت میں فرمایا کہ جس شخص کو نظر لگ گئی ہو دونوں ہاتھ منہ کے برابر بلند کر کے سورۃ الحمد' سورۃ اخلاص' سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے اور منہ پر پھیرے
- جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص شیطان اور جادوگروں سے ڈرتا ہوا سے چاہیے کہ یہ آیت پڑھ لیا کرے، ہر طرح کا سحر دور ہوگا۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَ خُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تَغْدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِیْب مِّنَ الْمُحْسِنِیْن

ترجمہ:

"بلاشبہ تمھارا پروردگار اللہ ہے، جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر تمام اشیائے عالم سے یکساں فاصلہ اختیار، کیا رات کو وہ دن سے ڈھانپ دیتا ہے جو اس کے پیچھے مسلسل آتا ہے۔ سورج، چاند اور تارے اس کے حکم کے مطیع ہیں۔ عالم اجسام اور عالم ارواح اس کی ملکیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام عالموں کا پروردگار، صاحب

برکت ہے، تم اپنے خدا سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کرو، کیونکہ وہ چیخ چیخ کر اور فضول دعا مانگنے والوں کو دوست نہیں رکھتا، بعد اس کے کہ خدا اپنی محبتوں کے ذریعہ سے زمین میں اصلاح کر چکا ہے۔ تم اس میں فساد نہ کرو اور خدا سے بیم و امید میں دعا مانگو، بلاشک خدا کی رحمت نیکوکار لوگوں کے قریب ہے۔"

دفع سحر کے لیے ایک اور دعا

طب الائمہ میں حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ سحر زدہ کے لیے ہرن کی کھال پر یہ دعا لکھ کر لٹکاؤ تو سحر کا اثر جاتا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِاسمِ مَاشَاءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانقلبوا صاغرین.

جادو کا اثر زائل کرنے کے لیے

مکارم الاخلاق میں ہے کہ یہ تعویذ ہرن کی کھال پر لکھ کر سحر زدہ شخص کو پہناتے تو سحر کا اثر فوری طور پر زائل ہو جائے گا۔

وَقَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانقلبوا صاغرین.

جادو سحر کے اثر کو دور کرنے کا عمل

اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت ننگے پیروں زمین پر کھڑے ہو کر تین تین مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پوری پڑھیں اور پڑھ کر اپنے پیروں کے نیچے مٹی لے کر ایک انگیٹھی میں جو پہلے سلگا دی گئی ہو جلا دیں انشاء اللہ العزیز کیسا ہی سحر وغیرہ کا اثر ہوگا جاتا رہے گا، مگر اعتقاد قلبی اور یقین شرط ہے۔

اور عمل کے وقت تصور کیا جائے کہ جو اثرات جادو وغیرہ میرے جسم میں وہ سب پیروں کی جانب جذب ہوتے جا رہے ہیں۔ گویا علم ہیت کی رو سے عمل معوذتین کا مطلب یہ ہوگا کہ نوری اور جلالی آیات شمس کی جلالی عزیمت میں جب پڑھی جائے گی تو جلال خداوندی کی دونوں کیفیتیں مل کر انسان کی قوت متخیلہ اور قوت طبیعہ میں جو روگ لگ گیا ہے۔ اس میل اور کثافت کو ایسی ہی طرف صاف کر دیں گے جیسے بھٹی میں سونے کو تپانے، سونے کا تیل صاف ہو جاتا ہے انسان کو روح اور اس کے قوت متخیلہ آثار شیطانی سے اس طرح نکھر جائے گی جس طرح سونا بھٹی سے نکل کر نکھر جاتا ہے

جادو کے دفعیہ کے لیے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ان آیات کو کاغذ پر لکھ کر (یا لکھوا کر) اور تعویذ بنا کر کسی سحر زدہ کو پہنائے گا تو سحر کو باطل کر دے گا۔

(آیات سورہ یونس، رکوع 8 یہ ہیں)

و قال موسى ما جئتم به السحر ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين ويحق الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون ء انتم اشد خلقا ام السماء بنها رفع سمكها فسوّٰها (آخر آیات تک) فوقع الحق و بطل ما كانوا يعملون فغلبوا هنالك وانقلبوا صاغرين والقى السحرة ساجدين قالوا امنا برب العالمين رب موسى و هارون. (فوائد القرآن، ص ۴۰۱)

جادو کا توڑ

زیادہ تر حالات میں جادو کا خیال وسوسہ سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا لیکن جادو سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جادو ایک علم ہے جو قرآن پاک سے ثابت ہے۔ فی الواقع اگر کسی شخص پر جادو کا اثر ہو اور کوئی جاننے والا اس کی تصدیق بھی کر دے کہ جادو کیا چیز ہے۔ تب بھی یہ علاج کیا جائے، صبح سویرے اٹھ کر فجر کی نماز پڑھے اور سورہ قل اعوذ برب الفلق پڑھتے، دریا یا ندی پار کرے، دوران سفر بات کرنا منع ہے۔ ندی دریا پار کرنے کے بعد پانی کے کنارے مشرق رخ (منہ) کر کے اکڑوں بیٹھ جائے اور انگشت شہادت سے ہامان، ہاروت، ماروت لکھ کر ہاتھ سے مٹا دے، لکھنے اور مٹانے کا یہ عمل ہر حال میں سورج نکلنے سے پہلے کیا جائے گا، کسی جگہ دریا، ندی نہ ہو وہاں آبادی سے باہر کنویں کے پانی میں اپنے چہرہ کا عکس دیکھیں۔

جادو سے شفاء کا عمل

کھانے والے نمک کو باریک پیس کر اس پر باوضو درج ذیل آیت ایک ہزار

ایک (1001) بار پڑھ کر پھونکیں۔ کھاتے وقت صرف یہی نمک ملا کر دیا کریں۔

واذ قتلتم نفسا فادرائتم فیھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون فقلنا اضربوہ ببعضھا کذالک یحی اللہ الموتی و یریکم ایاتہ لعلکم تعقلون

نقشِ سحر

درج ذیل نقش موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں پہنا دیجئے۔ جادو ٹونہ سے نجات ملے گی، انشاءاللہ۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۲۱۵۶۹	۲۱۵۶۲	۲۱۵۶۸
۲۱۵۶۴	۲۱۵۶۶	۲۱۵۶۸
۲۱۵۶۵	۲۱۵۷۰	۲۱۵۶۳

جادو گڑا ہوا معلوم کرنا

جو شخص حرف شین کے حروف ہی کو تکسیر کر کے مثلث ہی ریشم پر لکھے اور لوبان کی دھونی دے اور اس کے اطراف یہ آیت لکھے۔

الا یسجدو اللہ الذی یخرج الخب فی السموات والارض

پھر اس کو سفید مرغ کی گردن میں باندھ کر اس مکان میں چھوڑے جہاں دفعیہ کا گمان ہو یا جادو کے گڑے ہوتے خیال ہو تو وہ مرغ کھڑے ہو کر اسی جگہ 3 بار

بانگ دے گا اور پنجوں سے کرید ے گا۔ شین کے حروف کے بما کی تکسیر یہ ہے:

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

دعا یہ ہے:

اللھم انی اسئلک یا شاکر یا شکور یا شھید یا شدید بما اودعتہ حرف الشین من الاسرار المخزونۃ والانوار المکنونۃ ان تسخر لی ملائکتیک الکرام وخدام ھذا الحرف انک علی کل شئی قدیر۔

سورۂ فلق

اس کے کل اعداد 8677 ہیں۔ اگر کوئی چاہے کہ اس پر سحر کا اثر نہ ہو تو وہ باوضو حالت میں ایک مرتبہ سورۂ فلق پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور دو نقش تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے یا اپنے پاس رکھے۔ انشاءاللہ، سحر کا اثر نہ ہوگا۔ اگر کسی پر جادو کیا گیا ہو تو عامل کو چاہیے کہ اس کا نقش لکھ کر پینے کے لیے دے اور ہر روز اکیس 21 مرتبہ سورہ فلق پڑھ کر دم کر لے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جادو کا اثر جاتا رہے گا۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۶	۲۱۷۱

سورۂ ناس

اس کے کل اعداد 5296 ہیں۔ سحر کے اثر کو دور کرنے کے لیے باوضو حالت میں ایک سو گیارہ مرتبہ سورہ ناس پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور اس سورہ کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاءاللہ سحر کا اثر جاتا رہے گا۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۲۳	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

جادو سے شفاء کا عمل

کھانے کا نمک پیس کر اس پر باوضو مندرجہ ذیل آیت ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر پھونکیے اور کھانے میں صرف یہی نمک ملا دیا کریں۔ چالیس دن تک متواتر ایسے کھانا کھایا کریں جس میں یہی نمک ڈالا گیا ہو۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ یا تو اس کا کھانا علیحدہ پکایا جائے اور اس میں یہ نمک ڈالا جائے یا گھر میں جو سالن پکے اس میں ابتداء سے نمک نہ ڈالا جائے۔ جب پک جائے مریض کے لیے کھانا علیحدہ نکال کر پڑھا ہوا نمک ملا دیں اور گھر کے کھانے میں پڑھا ہوا نمک حسب عادت ڈالا جائے۔ آیت یہ ہے:

واذ قتلتم نفسا فادراتم فیھا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون.

یہ تعویذ بھی سحر زدہ کے لیے اکسیر ہے۔

جادو کا اثر زائل ہو

مفیدی قمری جس باغ میں ہو وہاں جادو کا کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا بلکہ قمری کی آواز کو سن کر سانپ بھی بھاگ جاتا ہے۔

دفعیہ سحر

روزانہ ایک مرتبہ سورہ یٰسین پانی پر دم کر کے گھر کی دیواروں پر چھڑک دیں اور کچھ پانی مسحور کو پلائیں۔ چالیس دنوں تک ایسا کرتے رہیں۔ انشاءاللہ بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔

جادو ٹونے اور طلسم کے اثر کو زائل کرنا

بزرگ علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص نماز، روزہ اور تلاوت قرآن مجید کی پابندی کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت غسل کرے تو اس پر جادو، ٹونہ، نظر بد اور آسیب وغیرہ اثر نہیں کرے گا وہ جو دعا مانگے گا خدا اسے قبول کرے گا اور اسے کسی کی بددعا نہیں لگے گی۔

ردِ سحر کا عمل

جس شخص پر جادو کر دیا گیا ہو، اس پر قل یا ایھا الکافرون، قل ھواللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پھونک ماریں یا دم کیا ہوا، پانی پلائیں

Scanned by CamScanner

یا انھیں کسی کاغذ پر تحریر کرکے تعویذ بنا کر مسحور کے گلے میں ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جادو کا اثر باطل ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص صحت کی حالت میں یہ چاروں قل پڑھ کر، ہاتھوں پر پھونک مارتے ہوئے جسم پر پھیرے اور ہمیشہ ایسا کرتا رہے تو جادو ٹونے وغیرہ سے بچا رہے گا۔

کافروں نے ساز باز کرکے بعض عورتوں سے جو سحر میں ماہر تھیں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کرادیا تھا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج مبارک علیل رہنے لگا اور ردسحر کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورہ فلق اور سورہ الناس نازل فرمائیں، ان کی آیتوں کی تعداد بھی گیارہ ہی ہے۔ حضرت جبرائیلؑ کے اطلاع دینے پر وہ گنڈا کنویں سے نکالا گیا اور ان گیارہ آیتوں کی برکت سے اس کی گیارہ گرہیں کھل گئیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکل صحت یاب ہوگئے۔

جادو کا اثر باطل کرنا

جب کسی پر جادو کردیا گیا ہو یا اسے نظر لگ گئی ہو تو حسب ذیل کلام پڑھ کر جادوگر یا نظر لگانے والے نام لے کر پکاریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان دونوں چیزوں کا اثر باطل ہو جائے گا، آزمودہ ہے۔

خلق السموات والارض اکبر من خلق الناس ولکن اکثر الناس لا یعلمون فارجع البصر هل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسعا و هو حسیر

جادو کا علاج

حسب ذیل آیت کسی پاکیزہ برتن میں تحریر کرکے اسے گھی سے دھوڈالیں۔ پھر وہ شخص جس پر جادو کیا گیا ہو اسے زبان سے چاٹ لے اور سارے دن تک یہی عمل جاری رکھیں۔ (انشاءاللہ) جادو کا اثر ٹوٹ جائے گا اور زندگی بھر اس پر جادو وغیرہ کا اثر نہیں ہوگا۔

وَمَن يَخْرِج مِن بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ثُمَّ يُدرِكْهُ الْمَوتُ فَقَد وَقَعَ اَجرُهٗ عَلَى اللّٰهِ.

گڑا ہوا جادو نکالنا

اگر کوئی شخص سورہ کوثر کثرت سے پڑھے تو اسے القاء کے ذریعہ معلوم ہوجائے گا کہ جادو کہاں گڑا ہے۔ بس اسے فوراً نکال لے، کسی قسم کا ضرر یا گزند نہیں پہنچے گا۔

جادوگر کو سزا دینا

اگر کسی شخص پر جادو کردیا گیا ہو یا اسے نظر لگ گئی ہو تو وہ چھری سے دائرہ بنائے اور آیۃ الکرسی اور یہ آیتیں پڑھے:

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ویحق الله الحق بکلمته ولو کره المجرمون و یرید الله ان یحق الحق بکلمته و یقطع الدابر قوم الکافرین یحق الحق و یبطل الباطل ولو کره المجرمون و یمحوالله الباطل و یحق الحق بکلماته

انه عليم بذات الصدور.

پھر پڑھیں:

اعوذ بكلمات الله التامات من شر كل شيطان وهامة و عين لامة يا حفيظ يا رقيب يا وكيل فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم.

پھر چھری کو دائرے کے اندر گاڑیں۔ اکر مهافی قلب العافیه اس کے بعد اسے رکابی یا کسی پلیٹ کے نیچے ڈھک دیں۔ انشاء اللہ جادو گر یا نظر لگانے والا کیفر کردار تک پہنچ جائے گا۔

جادو اور لا علاج بیمار کے لیے

چینی کا ایک سفید برتن لے کر اس میں حسب ذیل اسم تحریر کریں۔ پھر اسے پانی سے دھو کر مسحور یا لا علاج مریض کو چالیس دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ جادو کا اثر اور مرض کافور ہو جائے گا۔

يا حي ديمومة ملكه و بقائه يا حي

سفلی جادو کا علاج

مواهب لدنیه میں ہے کہ شیخ ابو محمد مرجانی کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر یہ علاج تلقین فرمایا۔ خدا کے فضل سے عمل انتہائی موثر و مجرب ہے۔ ایک آیت ﴿لَقَد جَاءَ كُم رَسُولٌ﴾ آخر سورت تک ایک ایک مرتبہ آیت ﴿و تنزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنين﴾ ایک

مرتبہ ل﴿س وَ اَنزَلنَا هَذَا القُرآنَ عَلَى جَبَلٍ﴾ آخر سورۃ تک قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، کاغذ یا چینی کی پلیٹ پر لکھ کر یہ دعا لکھے:

اللهم انت المحي وانت المميت وانت الخالق وانت البارى وانت الشافي خلقتنا من ماء مهين جعلنا في قرار مكين الى قدر معلوم اللهم انى اسئلک باسماء ک الحسنى وصفاتک العليا يامن بيده البلاء والمعافات والشفاء والدواء بمعجزات نبيک محمد و بركات خليلک ابراهيم و حرمة كلميک موسى عليه السلام اللهم اشفه.

پلیٹ کے نقش و حروف گھول کر مریض کو پلائے جائیں، پھر متواتر سات دن سورج نکلنے سے پہلے یہ عمل کیا جائے۔ انشاء اللہ کیسا ہی جادو ہوگا، اتر جائے گا ۔مریض تندرست ہو جائے گا، عمل نہایت متبرک خود فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تلقین فرمایا ہوا ہے۔

جادو کے دفعیہ کے لیے

اگر کسی قسم کے جادو کے اثرات ہوں وہ اس کلام الٰہی کے پڑھنے سے دور ہو جائیں گے۔ تین مرتبہ اعوذ باللہ کمل کے ساتھ بسم اللہ مکمل پڑھنے کے بعد 21 بار قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ نصیب ہوگی۔

براۓ سحر (یعنی جادو)

عمل براۓ دفع سحر

ترکیب:

اگر کسی پر جادو کا اثر ہو گیا ہو اور کوئی چیز جادو کی پڑھ کر کھلائی گئی ہو تو اس کے لیے اس کو لکھ کر گلے میں جادو والے کے ڈالا جائے۔ بفضلہٖ تعالیٰ شفاء ہوگی۔ مجرب المجرب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم o مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَد o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَد o وَلَمْ يَكُن لَّهٗ كُفُوًا اَحَد o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ o لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ o

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى. لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيَآءُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o

وَمَا عَمِلَ لَكَ الْوَاحِدُ يَا حَامِلِ هٰذَا الْكِتَابِ اَبْطَلْتُهٗ بِالْوَاحِدِ الْاَحَدِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ مَا جِبَتَهٗ وَلَا وَلَدًا وَّمَا عَمِلَ لَكَ الْاِثْنَانِ اَبْطَلْتُهٗ عَنْكَ الْاِثْنَيْنِ اٰدَمَ وَ حَوَّا وَمَا عَمِلَهُ الثَّلَاثَةُ اَبْطَلْتُهٗ عَنْكَ بِالثُّلُثِ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمَا عَمِلَهٗ لَكَ الْاَرْبَعَةُ اَبْطَلْتُهٗ عَنْكَ بِاَرْبَعَةِ كُتُبَ التُّوراه وَالْاِنْجِيْلَ الزَّبُوْرَ

Scanned by CamScanner

وَالْفُرْقَانَ الْعَظِيْم وَمَا عَمِلَهُ لَکَ الْخَمْسَةَ بَطَلْتُهُ عَنْکَ بِخَمْسِ صَلٰوةٍ وَمَا عَمِلَهُ لَکَ السِّتَّةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْکَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمَا عَمَلَهُ لَکَ الثَّمَانِيَةُ اَبْطَلَتَهُ عَنْکَ ثَمَانِيَةَ حَمْلَةَ الْعَرْشِ وَمَا عَمِلَهُ لَکَ الْعَشَرَةُ الْکِرَامِ لَبَرَرَةٍ لَکَ عَشَرَةٌ کَامِلَة فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوٓا اَعْيُنَ النَّاس اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُ وا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرَ انَّ اللّٰهَ يُبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ الْفَاسِدَاتِ وَالسَّاحِرَاتِ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِهٖ وَلَو الْکَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَاِذَا هُوَ فَاهِق وَلَکُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ٥ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ٥

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ نكدرت وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وِاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ وَ اِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا النفوش زُوِّجَت وَ اِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قَوْلُهُ الْحَقُّ ٥ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ٥ فَاللّٰهُ خَيْر حَافِظ ٥ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم

جب جادو سے جان کا خطرہ ہو، تب یہ مندرجہ بالا عمل لکھ کر گلے میں ڈالا جائے اور کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہ آتی ہو تو اس عمل کو مشتری کی ساعت میں لکھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ کسی چیز کا اثر باقی نہیں رہے گا۔

دیگر برائے جادو

ترکیب:

جس شخص کو جادو کے ذریعے پڑھ کر کوئی چیز کھلائی ہو تو اس کے اثر کو زائل کرنے کے لیے اس کی طشتریاں لکھ کر مریض کو دن میں تین بار صبح، دوپہر، شام پلائے۔ نقش یہ مجرب اور آزمودہ ہے:

۷۸۶

۳۴۲۴۰	۳۴۲۴۳	۳۴۲۳۸
۳۴۲۳۵	۳۴۲۳۷	۳۴۲۳۹
۳۴۲۳۶	۳۴۲۴۱	۳۴۲۳۴

دیگر برائے جادو

ترکیب:

جو شخص جادو میں مبتلا ہو۔ اس کے دفعیہ کے لیے یہ عمل بہت مجرب ہے۔ معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دونوں سورتیں پوری اور قرآن پاک کی وہ آیتیں جن میں جادو کا ذکر ہے جو ذیل میں لکھی ہیں۔ ایک کاغذ پر لکھیں اور بہتے ہوئے دریا یا ندی کا پانی ایک برتن میں لیں۔ اس میں یہ تعویذ

ڈالیں، جب حروف پگھل جائیں تو تھوڑا سا پانی سے غسل دیں مگر پانی زمین پر نہ گرے اور مستعملہ پانی زمین میں دفن کر دیں۔ یہ عمل ہفتہ کے ہفتہ کرنا چاہیے۔ اگر چند دفعہ اس ترکیب سے کیا جائے تو انشاء اللہ جادو کا اثر بالکل جاتا رہے گا۔ وہ آیات یہ ہیں:

فَوقَعِ الْحَقُّ الْبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْن فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا الصّٰغِرِيْنَ وَالقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o رَبِّ مُوْسٰى وَ هَارُوْنَ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ o وَاِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدَا السَّاحِرُ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى.

دیگر برائے جادو۔ ترکیب)

معوذتین اور مذکورہ بالا آیتوں کو ایک کاغذ پر لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں تو یہ بھی انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

دیگر برائے سحر

ترکیب:

جس شخص پر سحر کا اثر ہو اس مریض پر یہ سب سورتیں پڑھ کر دم کرے اور پانی پر علیحدہ دوبارہ دم کر کے مریض کو پلائے انشاء اللہ صحت یاب ہوگا۔ دم کیے ہوئے پانی کو 12 گھنٹہ میں ایک ایک گھونٹ پلا کر ختم کر دے۔

(نوٹ) مریض پر پڑھ کر علیحدہ دم کیا جائے گا اور پانی پر دم کر کے علیحدہ اتنی

ہی تعداد میں پڑھا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایک بار سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) سات بار، آیۃ الکرسی، العلی العظیم تک سات بار، سورۃ قل یا ایھا الکافرون سات بار، سورۃ قل اعوذ برب الفلق سات بار، سورۃ قل اعوذ برب الناس سات بار۔ اس عمل کو اسی طرح سات روز تک مسلسل کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت کاملہ ہو جائے گی۔

برائے حفاظت:

(عمل برائے حفاظت)

ترکیب:

ایک مرتبہ جس نے اس کو روزانہ پڑھ لیا وہ باری تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ مجرب ہے۔ (گھر میں ہو یا سفر میں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم o اَنْ يَّقُوْلَ جَعَلْتُ نَفْسِي وَاِيْمَانِيْ وَ جَمِيْعَ مَا عِنْدِي مِنَ النِّعَمِ فِي حِصْنِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَفِي جَوَارِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَحْقِرُ وَ فِيْ نعيم الله التى لا تدرك وفى ستر الله الذى لا يهتك وَ فِي حُبِّ اللّٰهِ المَنِعِ وَفِيْ وَدَايِعِ اللّٰهِ الَّتِيْ لَا تَضِيْعُ وَجَوَارَ اللّٰهِ مَحْفُوْظ وَمِنْ اِعْتَصَمَ بِاللّٰهِ مَعْصُوْمٍ وَجَلَّ جَلَالُ وَلَا يَخْلُوْ مَكَانٍ مِنَ اللّٰهِ وَزُلِّلَتْ زِلاًّ كُلَّ عَيْنٍ. نَظَرْتَنِيْ بِاِذْنِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰه وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ حَسْبِيَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا سَبَقَ لِاَمْرِ اللّٰهِ شَيْءٌ اَللّٰهِ الْقَاهِرِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اَللّٰهِ الْمُذِلِّ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ نَاصِرُ الْحَقِّ حَيْثُ كَانَ بِهِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّةِ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ.

لوگوں کی مختلف ضروریات

جناب مولانا حفظ الرحمٰن صدیقی لکھتے ہیں:

انسانی ضروریات بے شمار ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ زندگی کی ہر منزل نئے تقاضے اور نئی ضروریات لے کر سامنے آتی رہتی ہے۔ ابھی ایک مقصد پورے طور پر حاصل نہیں ہو پاتا کہ دوسرا نیا مقصد، نئی ضرورت اور نئی الجھن سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔ نیز زندگی راہ میں حادثات سے دوچار ہونا بھی ایک فطری عمل ہے، جس سے مفر نہیں۔ بعض حادثے تو ایسے ہوتے ہیں کہ آدمی ان کا مقابلہ آسانی سے یا مشکل سے بہرحال کر لیتا ہے لیکن بعض حادثات میں آدمی بالکل مجبور اور بے بس نظر آتا ہے۔

لوگوں کی زندگی میں پیش آنے والے حوادثات کی نوعیت اکثر مختلف ہوتی ہے۔ اچانک آگ لگ جانا، ایکسیڈنٹ ہو جانا، زلزلوں، طوفانوں یا خطرناک امراض کا شکار ہو جانا وغیرہ۔ کچھ حادثے اپنے یا غیروں کی کرم فرمائی کا نتیجہ بھی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں پیسہ نہیں رکتا۔ کاروبار میں مسلسل گھاٹا ہوتا رہتا

ہے۔ اچھے محنتی، ذہین طلباء امتحانات میں فیل ہو جاتے ہیں یا معمولی نمبروں سے کامیاب ہوتے ہیں۔ اور فی الحقیقت جب تقدیر یاوری نہیں کرتی تو ایسا بھی ہوتا ہے۔ مگر اس صورت حال کو ہمیشہ تقدیر کی طرف موڑ دینا ٹھیک نہیں۔ تجربات شاہد ہیں کہ اس طرح کے نقصانات میں ذلیل دشمنوں، بدخواہوں اور حاسدوں کے بدبختانہ کردار کا بھی دخل ہوتا ہے۔ ان ناعاقبت اندیش لوگوں کا دائرہ عمل صرف ہمارے مقاصد کو فیل کر دینے اور کاروبار کو تباہ کر دینے تک ہی محدود نہیں رہتا، بلکہ وہ جسمانی لحاظ سے بھی ہمیں ناکارہ بنا دینے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہمارے دماغ کو سوچنے سمجھنے کی اعلیٰ صلاحیتوں سے محروم کر دیں، ہمارے ذہنوں کو صحیح سمتوں سے ہٹا دیں اور ہمارے اعصاب اور قوت عمل کی سرگرمی کو ختم کر دیں۔ ان کی خواہش بلکہ ہمہ تن کوشش ہوتی ہے کہ ہم دنیا میں اگر زندہ ہیں بھی تو ایک دائم المریض کی طرح ایک بے کار مفلوج انسان کی طرح رہیں۔ اور ان کے گندے عملیات کے ذریعے پیدا کردہ امراض یا سحر، ہماری قیمتی زندگی کا چراغ گل کر دیں۔ ایسے حالات میں اچھے عاملین کی طرف رجوع کرنا نہ صرف یہ کہ ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہے قدرت کا نظام ہے۔ اس نے اپنی اس دنیا میں مختلف امراض پیدا کئے ہیں۔ مگر اسی خاص مرض میں مبتلا بعض لوگوں کے حق میں وہ دوا کامیاب ثابت نہیں ہوتی، بیکار ثابت ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ الٹی مضر ثابت ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے مریض کی بے چینی اور تکلیف میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ طبی دنیا کے یہ روزمرہ کے تجربات ہیں۔

چند عجیب واقعات

ذاتی طور پر بہت عجیب واقعات میرے سامنے آئے ہیں۔ان پر جب غور کرتا ہوں تو بخدا میری حیرانی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیا ہے؟ کیوں ہے؟

ایک صاحب ہیں جب بھی سیب کی ایک قاش کھا لیتے ہیں تو ان کے پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے۔ایک صاحبہ ہیں۔کسی بھی شکل میں جب وہ انڈا استعمال کرتی ہیں تو درد شکم اور سخت بے چینی میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔جبکہ طبی نقطہ نظر سے انڈے یا سیب میں کوئی ایسی خاصیت نہیں ہے جس سے پیٹ میں یا سر میں درد پیدا ہو جائے۔

ایک صاحب ہیں جن کی ناک میں لیموں کی خوشبو پہنچ جاتی ہے تو انہیں نزلہ وکھانسی کی سخت شکایت ہو جاتی ہے اور کئی کئی دن تک رہتی ہے۔

میرے ایک عزیز شاگرد ہیں۔چائے کے بے حد عادی ہیں۔صبح سے شام تک کتنی ہی چائے پی جاتے ہیں۔مگر اس قدر عادی ہونے کے باوجود غروب آفتاب کے بعد چائے کو چھونا بھی گوارہ نہیں کرتے۔میں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ رات کو چائے پینے سے مجھے شدید زکام ہو جاتا ہے۔مجھے یہ بات عجیب سی لگی۔میں نے اس کو ان کا وہم قرار دیا۔ایک مرتبہ جب وہ عشاء کی نماز کے بعد میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔چائے آ گئی۔میں نے اصرار کر کے انہیں چائے پلا دی،کیونکہ رات میں چائے پینے کا ان پر جو خاص اثر ہوتا ہے اور جو میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔میں اس کی تصدیق چاہتا تھا۔ابھی چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ ان کو یکے بعد

دیگرے چھینکیں آنی شروع ہو گئیں۔اور جب صبح کو ان سے ملاقات ہوئی تو بھائی کی آواز بیٹھی ہوئی تھی۔اور تقریباً ایک ہفتہ بیچارے شدید نزلہ و زکام میں مبتلا رہے۔مجھے ندامت کے ساتھ اپنی زبردستی پر معذرت کرنا پڑی۔

ایک حکیم صاحب جب کبھی بھی مچھلی چکھ لیتے ہیں تو انہیں قے اور دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے۔جب کہ مچھلی کی طرف ان کی طبیعت راغب بھی رہتی ہے اور مشہور یہ ہے۔مشہور ہی نہیں اطباء کا کہنا بھی ہے کہ جو چیز مرغوب ہوتی ہے وہ نقصان نہیں کرتی۔مگر اس سے بھی قے اور دست شروع ہو گئے۔

ایک صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نزلہ کا مریض تھا۔اور دائم المریض۔مگر جب سے بالوں میں خضاب کرنا شروع کیا ہے،نزلہ ختم ہو گیا۔جب بھی خضاب کو کچھ زیادہ ٹائم گزر جاتا ہے تو نزلہ کے آثار شروع ہونے لگتے ہیں۔میں خضاب کر لیتا ہوں تو ٹانکا لگ جاتا ہے۔

طبی دنیا کے لیے یہ واقعات حیران کن بھی ہیں اور عجیب وغریب بھی۔ان تجربات ومشاہدات کی روشنی میں لازماً ماننا پڑے گا کہ مؤثر حقیقی صرف ذات خدا ہے اور اصلاً اسی کا حکم اسی ہر ہر چیز میں اثر انداز ہے قدرتِ خداوندی مختلف صورتوں میں طرح طرح کے کرشمے دکھاتی رہتی ہے۔

قدرت کا معجزانہ انداز

اس دنیا میں جس رخ سے منتشر ڈالیے انواع واقسام کا سلسلہ نظر آتا ہے۔انسانوں کو دیکھیے ان سب کے اعضاء ہاتھ پاؤں،ناک،کان،چہرہ اور سر وغیرہ

شخص کے حق میں نقش کی ایک قسم موافق ہے دوسرے کے حق میں وہ مفید ثابت نہیں
ہوتی۔ نقش مثلث کی ایک قسم ایک مریض کے لیے نہایت زود اثر ثابت ہو رہی ہے۔
دوسرے کے لیے نہیں ہوتی بلکہ نقش مربع کی کوئی قسم موثر و مفید رہتی ہے، دوسرے کے
لیے نہیں ہوتی۔ پھر کسی معاملہ میں مثلث اور مربع نقوش سے بات نہیں بنتی تو نقش مخمس
استعمال کرانا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ مسدس، مسبع ثمن وغیرہ سے کام لینے پر مجبور ہونا پڑتا
ہے۔ اس لیے اب ہم حروف مقطعات کے مزید اعدادی نقوش پیش کر رہے ہیں۔ ان
میں سے ہر نقش بجائے خود انہی تاثیرات کا حامل ہے جو حروف مقطعات کی بنیادی
خصوصیت ہے۔ مگر نقش کی قسم بدل جانے سے اگر اس کا زور کسی ایسے پہلو کی طرف ہو
گیا ہے جو مقصود نہیں ہے۔ اس کے لیے عامل کو ہوشمندی سے کام لینا پڑے گا۔ اور
اس میں مناسب تبدیلی کر کے بہتر نتائج پیدا کرنے ہوں گے۔

عاملوں کے لیے ضروری ہدایات

عملیات اور وظائف کے عاملین کے لیے ضروری ہے کہ وہ مومن، متقی،
پرہیزگار، ہمدرد بنی نوع انسان، ثابت قدم اور نماز روزہ کا پابند ہو۔ ہمیشہ سچ بولنا،
حلال کھانا، انتہائی پاکیزہ رہنا اور بے غرض ہونا ضروری ہے۔ عامل حُسن عقیدت والا،
قوی حوصلہ، مضبوط قوت ارادی کا حامل ہو۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ اور اُس کی امداد
پر اعتقاد رکھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہر قدرت پر قادر ہے۔ اور وہی ہر طرح کی قوت،
طاقت اور توفیق دینے والا ہے۔

کسی عمل، وظیفہ یا نقش کے استعمال سے پہلے اس کی زکوٰۃ نصاب دینی
سب اپنی مخصوص جگہوں پر بنے ہوئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی کے جسم میں کان کی

جگہ ہونٹ اور ہونٹوں کی جگہ آنکھیں بنائی گئی ہوں۔ اس شدید ترین بنیادی
موافقت کے باوجود کروڑوں اربوں انسانوں میں دو آدمی بھی بالکل ایسے نہیں ملیں
گے کہ ایک کی جگہ دوسرا اس کے گھر میں چلا جائے اور گھر کے لوگ اس کو پہچان نہ
سکیں۔ کہیں کہیں معمولی سی مشابہت ضرور مل جاتی ہے مگر اس سے ان کی باہمی
شناخت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اسی طرح جسم کے اندرونی حصوں کی اور ان کے خواص کی بات ہے ہر شخص
عادت مزاج پسند و ناپسند کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہے۔ سب کے جذبات
واحساسات جدا ہیں، سوچنے سمجھنے کے انداز جدا ہے۔ مختصر یہ کہ طبائع اور مزاج کے
اعتبار سے تمام انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان سب کی الگ الگ اپنی
ایک حیثیت ہے یہی وجہ ہے کہ ایک شخص کو ایک غذا مرغوب ہے۔ دوسرا اس کو ناپسند
کرتا ہے ایک آدمی کے نزدیک ایک چیز حسین ترین ہے دوسرا اس کو ناپسند کرتا ہے
ایک دوا ایک ہی بیماری میں کسی کو ساز کرتی ہے اور کسی کو نہیں کرتی۔ یہ سب دراصل جسم
کے اندرونی نظام اور اس کی مخصوص کیفیات پر مبنی ہے۔ معالجین اور عاملین کا فرض ہے
کہ وہ اپنے مریض کے مزاج کو اور اس سے پیدا ہونے والے تقاضوں کو پوری طرح
سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایسی صورت میں کامیابی کے امکانات زیادہ روشن رہتے ہیں۔

تعویذات میں موافقت کا مسئلہ

تعویذات میں بھی آئے دن اس قسم کے تجربات ہوتے رہتے ہیں۔ ایک
ضروری ہے۔ ورنہ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ نیز ہر عمل کے لیے کسی عامل کامل کی اجازت کا
حاصل کرنا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ عملیات، وظائف اور نقش ایک قسم کے روحانی اسلحہ

یا ہتھیار ہیں۔ جس طرح ظاہر میں اسلحہ کے لینے میں لائسنس دینے والی شخصیت لینے
والے کی استعداد وقوت حوصلہ اور صلاحیت کو مدِ نظر رکھ کر اجازت دیتی ہے، اسی طرح
باطنی ہتھیاروں کا معاملہ ہے۔ بغیر اجازت اور اذن کے کسی عمل کا کرنا نقصان رساں
ہوتا ہے۔ اسی لیے مرشد کامل کا اتباع ضروری ہے۔ عمل کی زکوٰۃ با قاعدہ اور شرائط کے
مطابق ادا کرنا ضروری ہے۔ عمل کی زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کے لیے ادا کرے۔ کسی
دنیاوی فائدے یا نقصان کا خیال ہرگز نہ کرے۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عمل کو قابو
میں رکھنے کے لیے روزانہ مشق کے طور پر مقررہ تعداد کے مطابق عمل کرنا ضروری
ہے۔ عمل کرتے وقت یا زکوٰۃ ادا کرتے وقت، وقت اور ستاروں کی گردش کی نحوست یا
سعادت کا خیال رکھنا ضروری ہے، ورنہ کچھ اثر نہ ہوگا۔ عمل یا زکوٰۃ کے متعلقہ الفاظ،
حروف یا اعداد کی درستی اور صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہر قسم کی غلطی عامل کے
لیے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ عمل کے لیے باقاعدگی اور ترتیب ضروری ہے۔ نقل کر
دینے سے کچھ فائدہ نہیں۔

بطور زکوٰۃ یا حصول مقصد تسبیح کے دانوں پر ترتیب ضرور ملحوظ رکھنی چاہیے۔
ستاروں کے مؤکلات، برجوں کی گردش اور لوگوں کے طالع وغیرہ کی بابت معلومات
ضروری ہیں تاکہ عمل کے وقت حسب عمل ان سے امداد لی جاسکے۔ ماہ نجوم کی منزلوں،
ان کی دوستی و دشمنی کا خیال رکھنا، برجوں اور اُن کے باہمی تعلقات، ستاروں اور
مؤکلات کی خاصیوں سے آگاہ رہنا بھی ضروری ہے۔ حروف کے اعداد، خواص اور
طبائع سے پوری طرح واقفیت لازم ہے۔ ان ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے سے
مراد بر آنا یقینی ہے۔

وظائف، عملیات اور نقوش کے لیے سب سے بڑی شرط عامل کامل ہے۔ اگر

عمل کرنا ضروری ہو اور عامل کامل نہ ملے تو پھر استخارہ کریں۔ تین یوم یا سات یوم
کریں، اگر دوران زکوٰۃ ممانعت ہو جائے، تو پھر بھی ترک کر دیں۔ چند یوم کے بعد
استخارہ کر کے دوبارہ شروع کریں۔ صاحب عمل سے اجازت مل جانے کی صورت میں
استخارہ کی ضرورت نہیں۔

یہ اعمال اُن کے لیے آسان اور سہل ہوتے ہیں۔ جو رزق حلال کھاتے
ہوں۔ اور غیبت، چغلی نہ کرتے ہوں، مخلص اور خلوص نیت ہوں۔ اُن کا دل حسد،
بغض، تکبیر، کینہ وغیرہ سے پاک ہو۔ اور ہر وقت اپنے گناہوں سے بخشش مانگتے
ہوں، جس شخص کو یہ باتیں حاصل نہیں ہیں۔ وہ اس وادی میں قدم نہ رکھیں۔ ورنہ اس
کی محنت رائیگاں جائے گی۔

اثناء دعوت میں اسماء کے اعتبار سے جلالی اور جمالی پرہیز کرے۔ اہل فن نے کہا
ہے کہ حیوان جلالی ہے۔ اور جو اس سے نکلے، وہ جمالی، ہمارے حضرت صاحب قبلہؒ
فرماتے تھے کہ اہلِ دعوت کو ایسی ہر چیز سے میل جول اور ان کا دیکھنا، گھر داری کرنا اور
بدبودار چیزوں کا سونگھنا۔ ان ہر عمل میں پرہیز لازمی ہے اور جب دعوت کے لیے خلوت
میں بیٹھے، تو اپنے دل کو حسد وغیرہ سے پاک کرے۔ اور مخالفوں سے صلح کر لے۔

مشائخ فن نے فرمایا ہے کہ عامل دعوت تسخیر، ارواح، جنات، ملائکہ،
مؤکلات، کواکب اور دعوت جلالیہ مثلاً دشمن قتل کرنے وغیرہ میں اگر گھر داری کرے
گا، تو ہلاک ہو جائے گا، نیز فرماتے ہیں، دعوت جمالی میں جمالی چیزوں کا استعمال
جائز ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ جمالی میں بھی تمام شرائط کو پورا کرے، تاکہ مطب جلد
حاصل ہو، عامل کو لازم ہے کہ ہر وقت باوضو رہے۔ روزانہ غسل کرے۔ لباس پاکیزہ
اور معطر رکھے۔ تقویٰ، پرہیز گاری لازم رکھے۔ حسب توفیق صدقہ، خیرات کرنا

رہے۔کبھی کبھی جاری پانی کی طرف بھی جائے۔ایام شریفہ میں روزے رکھے۔فضول باتوں جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، بکواس سے پرہیز کرے۔اور خلقت سے میل جول کم رکھے۔والدین کی زیارت کرے (اگر زندہ ہوں) ورنہ ان کی قبر پر جاکر فاتحہ پڑھے، مرشد اُستاد کا ادب، احترام اور زیارت کرے۔دوران عمل اگر دہشت ناک خواب نظر آئے، تو اُس میں خرابی کا اندیشہ ہے۔ایسی حالت میں کسی عامل بزرگ کی امداد حاصل کیے بغیر کوئی اہم تاثیر والا عمل نہ کیا جائے۔اگر خدانخواستہ کسی عمل میں ناکامی ہو تو مایوس نہ ہوں، بلکہ وجہ ناکامی معلوم کرکے پھر دوبارہ عمل کریں۔جملہ تعویذات کے لکھنے اور اعمال پڑھنے کے لیے طہارت بدنی اور باوضو ہونا نہایت ضروری ہے اور خوشبو لگانا بھی ضروری ہے۔ہر تعویذ لکھنے اور پڑھنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور تعویذ کی پیشانی پر اس کے اعداد ۷۸۶ ضرور لکھیں اور اللہ لا الہ الا ھو تین مرتبہ اور یا حَافِظُ یا حَفِیظُ یا رَقِیْبُ یا وَکِیْلُ یارقیب یاوکیل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔اس سے رجعت قطعاً نہ ہوگی۔عمل پڑھنے سے پیشتر سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، معوذتین تین مرتبہ پڑھ کر انگشت شہادت پر پھونک کر اپنے گرد حصار کھینچ کر عمل شروع کریں، دوران عمل کسی سے کلام نہ کریں، عمل پڑھنے اور تعویذ لکھنے کے وقت ناپاک عورت اور غیر محرم کا سایہ نہ پڑے۔عمل شروع کرنے سے پہلے درود شریف گیارہ مرتبہ الحمد شریف، آیۃ الکرسی، چاروں قل شریف بمع بسم اللہ تین مرتبہ پڑھیں، اور ان کا ثواب حضرت جناب محمد مصطفیٰ اور دیگر بزرگانِ دین کی ارواح کو بخش کر اپنے کام میں امداد اور اعانت چاہیں۔

عالم میں اثر کرنے والی اشیاء

جناب محدث دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

حکماء کے نزدیک جو چیزیں عالم میں مؤثر ہیں، وہ یا آسمانی ہیں، یا ارضی۔ جب مؤثرات سماوی کو مؤثرات ارضی کے ساتھ مخلوط کرتے ہیں تو عجیب عجیب افعال صادر ہوتے ہیں۔اس میں علم نجوم وغیرہ کی بھی ضرورت بہت پڑتی ہے۔مثلاً شیر کے تسخیر کی حاجت ہے۔تو اب دیکھیں گے کہ مریخ اسد طالع میں ہے یا نہیں۔جب مریخ اس طالع میں ہو۔اس وقت شیر کا تصور کریں۔جلد تابع ہو جائے گا۔اسی طرح مناسبات کے ساتھ مثل طلا وغیرہ کو طلسم کہتے ہیں، ان سب میں علم نجوم اور علم حال از بس ضروری ہے۔پس دیکھنے والے جاننے والے کو علم نجوم اور اوقات معین، شکل معین کی روایت رکھنا ضروری ہے اور جب قوائے ارضی کو قوائے ارضی کے ساتھ ملاتے ہیں تو اس کو مریخ کہتے ہیں، چنانچہ چارپائی میں جب کھٹمل مر جاتے ہیں۔یا اس جگہ سے باہر چلے جاتے ہیں، آزمایا ہوا ہے۔ذخیرہ اسکندر یہ علم طلسم میں ایک بڑی کتاب ہے۔لیکن طلسم کا امتحان کم ہوتا ہے۔طلسم اس کپڑے کو کہتے ہیں، جس پر جادو کی عبارت لکھی ہوتی ہے۔یا وہ تختیاں جس پر کسی معبود باطل کو تصویر یا جادو کی عبارت کندہ ہوتی ہے لیکن طلسم کا امتحان کم ہوتا ہے، اور مریخ کا امتحان زیادہ ہوتا ہے، اکثر کتابوں میں اشیاء کے خواص لکھے ہوئے ہوتے ہیں، جب ان کو باہم مخلوط کرتے ہیں تو مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔سحر کی تین قسمیں ہے۔اور یہ کہ کواکب کی روحانیت اور ان کی دعوات اور مناجات اور ہیاکل وغیرہ کی تسخیر، اس کو علم دعوت کہتے ہیں، مریخ اور زہرہ میں سے ہر ایک کی دعوت جدا جدا ہے۔دھونی و تجورات، بھی ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ ہیں، کسی کی دھونی لوبان ہے، کسی کی گوگل ہے۔یہ یونانی سحر ہے۔شریعت ئیں ان ئیں سے اکثر ممانعت ہے۔کیونکہ یہ شرک کے قریب ہے؛ دوسرے سحر ہندی ہے۔اس کو تسخیر بیر کہتے ہیں۔اور اس بیرے سے مراد مردوں کی

روحیں ہیں۔لیکن وہ مردے جو قوی القلب، شرارت پیشہ، خباثت، تیز وتند ہوتے
ہیں۔شیاطین کے ناموں افسون پڑھتے ہیں۔اسی سے روح حاضر ہوجاتی ہے۔یہ
تدبیر سابق تدبیر سے زیادہ مؤثر اورزود اثر ہے۔پس وہ تابع ہوجاتی ہے۔اورزیادہ
دیرپا ہے۔اس میں شدت اورظلمت ہے اور کفروشرک ہے اور تسخیر قلب محبوب اور
دشمن کا قتل جس کو موٹھ کہتے ہیں۔وہ بھی اس قبیل سے ہے۔تیسری قسم وہ ہے جو تاثیر
میں دونوں سے کمزور ہے۔لیکن مباح جگہوں پر جائز ہے۔اور وہ از قبیل طلسم ہے۔
اور تعویذات وغیرہ دوسری چیز ہیں۔ جو ہندوؤں نے بھی ہم سے سیکھے ہیں اور
شعبدات بھی جادو کی ایک قسم ہیں اور ایک قسم سحر بابل ہے جو نادرالوجود ہے۔اس کی
حقیقت یہ ہے کہ ایک قوی التاثیر شخص طالب کے نفس میں ایک قوت پیدا کرتا ہے اور
اس قوت کی تاثیر سے عالم تصرفات کرتا ہے۔جو ظلمت وخباثت کے ساتھ مقرون
ہوتا ہے، جو قوت کے طالب کے نفس میں نورانیت اور طہارت میں تبدیل نہیں
ہوتی۔اور یہ سحر ہاروت وماروت سے حاصل کیا ہوا ہے۔اور ان میں قوت خبیثہ پیدا
ہوئی تھی۔اسی سے جس میں چاہتے تھے۔اپنا اثر ڈالتے تھے۔آخرکار ان کو اس سے
نجات حاصل ہوگئی۔لیکن اس نمونہ ڈائن میں آج بھی موجود ہے۔ڈائن کو فارسی میں
نظر کفار کہتے ہیں۔اگرچہ ان میں خباثت وتاریکی پائی جاتی ہے۔لیکن برے اس کا
سیکھنا جائز ہے۔جیسے بعض وقت سحر کا سیکھنا۔

پہلی قسم کے جادو کی اصلاح ان ہی کی دعوت ہے، جو مطالب جزئیہ کے ساتھ
مناسبت رکھتے ہیں۔اس دعوت میں چند شرائط ترک حیوانات وغیرہ بھی ہیں اور کبھی
ستاروں کی روحانیت کی تسخیر بھی اس دعوت میں کرتے ہیں۔لیکن اس تسخیر اور دوسری
تسخیر میں صرف اتنا فرق ہے، کہ اس تسخیر میں ستاروں کی ارواح کی طرف التجا ہوتی

ہے، اور اس تسخیر میں حق سبحانہ، اور اس کے اسماء کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اور ان
اسما الٰہیہ کی مدد سے ارواح کواکب پر تسلط وغلبہ حاصل کیا جاتا ہے۔اور پھر ان سے
استمداد کی جاتی ہے۔البتہ اس دعوت کے اسماء کی مناسبت بعض کواکب کی روحانیت
کے ساتھ معلوم کرنا ضروری ہے اور دعوت کی شرائط میں اس کوکب کے موافق عمل کرنا
چاہیے۔اور کوکب کی ساعت میں بیٹھنا اور معل پڑھنا چاہیے۔اور اسی تسخیر کے نمونہ
پر دوسری قسم کی اصلاح اسماء کے مؤکلات کی تسخیر کا عمل ہے۔اور ان اسماء کے ذریعے
جنات کو تابع کرنا ہے۔اور یہاں دونوں تسخیر (عمل) میں وہی فرق ہے۔کہ یہ تسخیر
سلیمانی تسخیر کے مشابہ ہے۔جیسا کہ اول الذکر تسخیر اور اسی کے نمونہ پر تھی۔تیسری قسم
کی اصلاح نقوش اعداد، اسماء، آیات یا مربع جات، مثلثات حرفی، تعویذات کے
خانوں کو پُر کرنا اور کسی قدر مناسب اور مطالب سے موافق اسماء وآیات کو لکھنا اور بعض
ارضی غذاؤں مثل قند وآند وغیرہ کو اس میں ملانا چاہیے۔جو از قبیل نیز نجات ہیں۔اور
اس میں شامل ہیں۔

چوتھی قسم کی اصلاح انبیاء واولیاء، ائمہ، اہل بیتؓ، کی ارواح سے توسل حاصل
کرنا ہے۔کیونکہ یہ بزرگ اس باب میں بڑی تاثیر رکھتے ہیں۔اور ائمہ، مسترہ لازمہ
قوت کا فائدہ حاصل کرنا جس سے عالم میں تصرف کیا جاسکتا ہے۔جیسے کہ امراض کا
سلب کرنا، درد کو تسکین دینا، جمادات وحیوانات کو مسخر کرنا اور اس باب میں امداد حاصل
کرنا۔ان بزرگوں کی ارواح طیبہ سے اور فاتحہ پڑھنا اور اس کا ثواب اُن کی رواح کو
بخش کررات کے آخری میں مجرب ہے۔

۞ ۞ ۞